خیالستانِ خالدؔ

مجموعہ حمد و نعت شریف

	منظوم	اشعار
1- مجموعہ حمد باری تعالیٰ	16	70
2- مجموعہ نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم	63	600
3- مجموعہ نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم (عرفانی)	39	380
4- مجموعہ نعت (کلام فارسی)	10	150
Total	128	1200

سلسلہ اشاعت لطیف اکیڈیمی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

اسمِ تصنیف	:خیالستانِ خالدؔ......(باب اول) مجموعہ حمد و نعت شریف
اسمِ مصنف	:مولانا ابوالفیض شاہ محمد خالدؔ وجودیؒ المعروف خالد بن جانثار یار جنگ خالدؔ
فن	:شعر و سخن
تاریخ اشاعت	:طبع اول جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ مطابق مئی ۲۰۱۱ء
ترتیب و اہتمام	:سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری خالدی القدیری
رسمِ اجراء	:بہ موقعہ عرس شریف مرشدی و مولائی حضرت خالدؔ وجودی علیہ الرحمۃ بہ دست مبارک حضرت خواجہ معین الدین خالدی القادری سجادہ نشین و متولی درگاہ خالدؔ وجودیؒ
صفحات	:200
ہدیہ	:Rs. 65/-
ناشر	:لطیف اکیڈیمی اینڈ پبلیشرز

ٹولی چوکی حیدرآباد۔انڈیا فون 040-23568160

کمپیوٹر ٹائپنگ: ٹرائی اسٹار گرافس۔16-3-992/5/A چنچل گوڑہ۔حیدرآباد Ph.9247890253

۔:ملنے کے پتے:۔

1- Lateef Academy
Quadri Manzil,H.No. 9-4-135/A/5,
Raghawa Colony, 7-Tombs Road, Toli Chowki, Hyderabad
Ph: 040-23568160 Mob: 9490754160, 9912543340

2- Aastan-e- Khalid, Barkas , Hyderabad
Ph: 9885781786

3- Hyder & Sons, Publisher.Machli Kaman. Hyderabad Ph.24578494

ویب سائٹ: www.lateefacademy.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

الحمد للہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی

امابعد! ہمارے پیرومرشد حضرت خالد وجودی القادری علیہ الرحمۃ المعروف خالد بن جانثار یار جنگ کا کلامِ بلاغت نظم ’’ خیالستانِ خالدؔ ‘‘ کے نام سے موسوم ہے۔ یہ ایک ضخیم کلام ہے جو تقریباً (800) آٹھ سو صفحات پر مشتمل ہے، جس کو حضرت قبلہ علیہ الرحمۃ کی ہدایت کے مطابق انتخاب، اشعار اور ترتیب و تزئین کے ساتھ طباعت و اشاعت کے متبرک کام کو ہمارے والدِ بزرگوار حضرت سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری مدظلہ عالی نے تکمیل فرمایا ہے۔

’’خیالستانِ خالدؔ‘‘ کے اشعار کی تعداد (4500) تک پہنچتی ہے اور جس کا ہر شعر عشق کی وارفتگی، مئے الست کا کیف اور علمی و ادبی چاشنی کو اپنے میں سموئے ہوئے ہے۔ یہ سامعین و قارئین کے مشامِ جاں کو معطر اور روح کو معنبر کردیتی ہے۔ اور اکثر اشعار فنائیت و بقائیت کی گتھیاں سلجھاتے ہیں۔

اس کلام کو چار جلدوں میں: (۱) حمد و نعتِ شریف (۲) مناقب اہل اللہ (۳) تعلیماتِ خالدؔ (۴) غزلیات و رباعیات کا رسمِ اجراء مصنف حضرت قبلہ علیہ الرحمۃ کے 22 ویں عرسِ مبارک کے موقع پر درگاہ شریف بارکس میں بفضل تعالیٰ عمل میں آرہا ہے جو ہماری دیرینہ تمنا تھی۔

کلام میں مشکل ذو معنی الفاظ کے لفظی اور مرادی معنی کی تشریح صفحات کے حاشیہ میں درج کردی گئی ہیں تاکہ قارئین کو اصل مفہوم سمجھنے میں سہولت ہوسکے۔

آخر میں لطیف اکیڈیمی کی جانب سے ہم جناب میر رفیق علی خان صاحب کے ممنوں و مشکور ہیں جنہوں نے کمپیوٹر کتابت کے مشکل کام کو بخوبی انجام دیا۔

لطیف اکیڈیمی
ٹولی چوکی۔ حیدرآباد-8
جمادی الثانی 1432ھ م 2011ء

معتمدین لطیف اکیڈیمی
1- میر رحیم اللہ شاہ قادری (اقبال پاشاہ)
2- میر کریم اللہ شاہ قادری (خواجہ پاشاہ)

انتساب

میں اپنی اس ادنیٰ سعی و کوشش کو !

☆ والدی و مرشدی خواجہ ابوالخیر ڈاکٹر
حضرت میر مومن علی شاہ قادری علیہ الرحمۃ والرضوان

☆ مرشدی و مولائی خواجہ ابوالفیض
حضرت شاہ محمد خالد وجودی القادی علیہ الرحمۃ الرضوان

☆ دادا پیر خواجہ ابوالرضا
حضرت سید محمد بادشاہ محی الدین شمسی القادری وجودیؔ علیہ الرحمۃ والرضوان
کی خدمت بابرکت میں پیش کرتا ہوں۔ جن کے خرمنِ علم و عرفان کی خوشہ چینی نے مجھے دانش و آگہی کا فیضان بخشا۔

خاکپائے حضرت خالد وجودیؒ
سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری، قادریؔ کان اللہ لہٗ

فہرست

S.No	عنوان	P.No
	عرضِ ناشر	3
	انتساب	4
	فہرست	5
	تعارف	13
	حمد باری تعالیٰ	24
01	شانِ محمدؐ کا نشان ذاتِ محمدؐ بے گمان	25
02	سرِ کون و مکان جلال تیرا	27
03	دونوں عالم میں نُور رہے اُس کا	28
04	تمہاری فکروں سے ہوتا ہے کیا، جو منشا حق کا ہے پورا ہوگا	29
05	حقیقت میں حقیقت ہی ہے خود لبریز ہر رنگ میں	30
06	ہر طرف یار جلوہ گر ہے تُو	31
07	عرش نگر میں صورت تیری	32
08	ہے مقامِ گنجِ مخفی خوب خلوت آپ کی	33
09	تیرے رازِ نہفتہ کو مولا، کوئی کیا سمجھے کوئی کیا جانے	34
10	نکل کر گنجِ مخفی سے وہ جب وحدت میں آیا ہے	35
11	ان کی خوشی پر فدا سب قیل و قال ہے	36
12	ہر تعین تو تیرے مظہرِ آیات میں ہے	37
13	ہر ایک تعین میں جب وہ ہی وہ آیا ہے	38
14	باطنِ نُورِ محمد مصطفیٰ تُو ہی تُو ہے	39
15	جمالِ حُسنِ یکتائی کہیں کچھ ہے کہیں کچھ ہے	40
16	میرا دل ہے والا و شیدا تمہارا **خمسہ**	41

S.N0	عنوان	P.No
	نعتِ شریف	42
01	اُمتی ہم ہیں تمہارے اس طرف بھی دیکھنا	43
02	رحمتِ عالم شان تمہاری شافع محشر نام تمہارا	44
03	میں پلکوں سے جھاڑوں گا روضہ تمہارا	45
04	قسمت سے محمدؐ ہم کو ملے ہیں اچھے مقدر صلِّ علےٰ	46
05	ہو تُم محبوب حق کے تُم سا اچھا ہو نہیں سکتا	47
06	مظہرِ ہر دو جہاں ہو یا محمدؐ مصطفیٰ	48
07	نُورِ مطلق کبریا ہے نُورِ احمد مصطفیٰ	50
08	وہ شانِ اطہر کیا کہنا	51
09	کونین کا سجدہ گاہ بنا ایوانِ مدینہ کیا کہنا	52
10	کسی کی جلوہ فرمائی سے سب کچھ ہے یہاں پیدا	54
11	میری اب لاج رکھ لیجئے سگِ دربار ہوں تیرا	55
12	ظہورِ دو جہاں ہے جلوۂ یکتا محمدؐ کا	56
13	بندہ ہوں آپ کا محمدؐ بندہ ہوں آپ کا	57
14	بندہ ہوں ازل ہی سے رسولِ عربی کا	58
15	بندہ ہوں محمدؐ کا دیوانہ محمدؐ کا	59
16	نُورِ مطلق بخدا ساقیٔ کوثر ہیں آپ	60
17	ظہورِ خدا ہے جمالِ محمدؐ	61

S.N0	عنوان	P.No
18	دو عالم کے مطلوب پیارے محمدؐ	62
19	ہیں آنکھیں میری جلوہ گاہِ محمدؐ	63
20	نورِ خدا ابشر نما صلِ علیٰ محمد	64
21	تیری ذات ہے شمع وحدت محمدؐ	65
22	نُورِ مطلق رُوئے احمد ہی میں پیدا دیکھ کر	66
23	یا رسولِ عربی کون ومکاں کے مالک	67
24	یا محمدؐ مصطفیٰ صل علی روحی فداک	68
25	نُورِ مطلق تیرا جلوہ سیدِ عرب وعجم	70
26	مظہرِ خدا ہیں کون آپ ہیں خدا کی قسم	71
27	شفاعت کے حامی رسولِ خدا ہیں	73
28	جان ودل ایماں ودیں سرکار کے قابل نہیں	74
29	اے نورِ خدا محبوبِ خدا میں کیا ہوں ہیں دونوں جہاں قربان	75
30	محمدؐ باعثِ خلق آفریں ہیں یعنی سب کچھ ہیں	76
31	میں اپنی ذات میں خیرالوریٰ کو دکھ کر خوش ہوں	77
32	محمدؐ مصطفیٰ صل علیٰ نُورِ خدا تم ہو	78
33	محمدؐ سرورِ عالم شفیع المذنبین تم ہو	80
34	تیرے دربار میں کس کی کمی ہے یا رسول اللہ	81
35	ہو نُورِ خدا محبوبِ خدا یا رسول اللہ یا حبیب اللہ	83

P.No	عنوان	S.No
84	خدا کا گھر ہے ساجد تیرے در پر یا رسول	36
86	کونین کے مالک سرورِ دیں سرکار میرے مکی مدنی	37
87	نُورِ مجسم جلوۂ یکتا روحی فداک بابی و اُمّی	38
88	ہوں بندۂ ادنیٰ رسول عربیؐ	39
89	ساغرِ عشق پلا دیجئے طیبہ والے	40
90	خود خدا سے ہو چکی ہے آشنائی آپکی	41
91	محمدؐ مصطفیٰ صلِ علیٰ ہیں روزِ اول سے	42
92	خدا کے ہیں دلدار سرکار میرے	43
93	دل دردآشنا قربان میری جانِ حزیں صدقے	44
94	میری آنکھوں میں ایسے جم گئے نقشے محمدؐ کے	45
95	اک نظر مجھ پہ بھی وہ تاجِ شفاعت والے	46
96	ہیں لامکاں والے عرش آشیاں والے	47
97	ہے حال ابتر طیبہ والے	48
98	زبوں حال ہے میرا وہ کملی والے	49
99	یا محمدؐ میرے دل میں تیری حسرت چاہیئے	50
100	تُو نُورِ خدا ہے نُورِ مبین تُو نُور فشانِ عالم ہے	51
101	گنہگار و نہ ہو مایوس حضرت کی شفاعت ہے	52
103	جمالِ مصطفیٰ پیشِ نظر ہے	53

S.No	عنوان	P.No
54	نہ پوچھو نہ پوچھو حقیقت کہ کیا ہے	104
55	میں گنہگار رہوں بالیقین میری لاج تیرے ہی ہاتھ ہے	105
56	مدینے میں مجھ کو بلا کملی والے	106
	مناجات در بارگاہِ رسالت مآب	
	خمسہ	110
57	پریشان حال ہے اُمت کرم کر کملی والے آ	111
58	آپ ہیں نُورِ خدا ذاتِ خدا خیرالوریٰ	115
59	نورِ ربّ العلیٰ ہے خدا کی قسم	117
60	ہے اطہر ہر اک سے تیری شانِ عالی	120
	مسدس	121
61	باعثِ خلق آفریں چشم کم سے دیکھنا	122
62	عجب شان ہے مالکِ بحر و بر کی	127
63	تصدق میں تجھ پر میرے کملی والے	129
	نعتِ رسول ﷺ عرفانی	131
01	اے نورِ محمدؐ نورِ خدا سرکارِ دو عالم روحی فدا	132
02	نور سے تیرے سب کچھ ہے پیدا تو جو نہ ہوتا تو کچھ بھی ہوتا	133
03	مجھے گر عشق ہو خیرالوریٰ کا	134
04	ظہورِ خدا ہے ظہور اکسی کا	135
05	دل کی کیا ہستی ہے میری اُن پہ میری جان فدا	136

S.No	عنوان	P.No
06	جس یار کے جلوہ سے طور جلا اس یار کا جلوہ کیا کہنا	137
07	خدا خود حبیبِ خدا بن کے آیا	138
08	وہ میمِ احمدی کا ڈالے نقاب نکلا	139
09	رازدارِ خدا میاں ہیں آپ	140
10	پردے میں عبدیت کے تو گنجِ خفا ہیں آپ	141
11	تیری جو تصور میں سما جاتی ہے صورت	143
12	اے نورِ ذاتِ مطلق اے جلوۂ حقیقت	145
13	مکانِ لامکاں میں مکیں ہیں محمدؐ	146
14	کونین کا ہے جلوہ شانِ خدا محمدؐ	148
15	مکینِ ہر مکاں ہیں وہ مقیمِ لامکاں ہو کر	150
16	عاشقِ مصطفیٰ ہوں میں کون و مکاں سے کیا غرض	151
17	زیرِ نگیں ہیں میرے جہاں میں امام ہوں	152
18	کیوں ہوں میں فلک کا مشقِ ستم، کیوں تیرِ جفا کا مرکز ہوں	154
19	محبوبِ خدا کہ نورِ خدا وہ یار نہیں تو کچھ بھی نہیں	155
20	لوح و قلم عرش و زمیں گر وہ نہیں تو کچھ بھی نہیں	157
21	جز تمہارے دونوں عالم میں عیاں کوئی نہیں	158
22	ہے عرش خدا کا یہی ایوانِ مدینہ	159
23	گنجِ مخفی نورِ حق ذاتِ خدا تم ہی تو ہو	161

S.No	عنوان	P.No
24	حضرت کے اک اشارۂ معجز اثر کو دیکھ۔	163
25	ہوں ادنیٰ تمہارا غلام اللہ اللہ۔	164
26	تو مخفی اک خزانہ ہے، کیا شان بیان کروں تیری۔	165
27	جب چشمِ محمدؐ بندے پہ نگاہ ڈالی۔	167
28	نہ پوچھو نہ پوچھو حقیقت کیا ہے۔	168
29	یا محمدؐ جو گدا آپ کے در کا ہو جائے۔	169
30	سراپائے احمد ہے جو کبریا ہے۔	171
31	یہ ناز یہ انداز و ادا اور ہی کچھ ہے۔	172
32	تصدق محمدؐ کا کیا مل گیا ہے۔	173
33	محمدؐ مصطفیٰ خود جلوہ فرما ہیں خدائی میں۔	174
34	مظہرِ کون مکاں مرشدِ پاکان تُو ہے۔	176
	مسدس	
35	تُو تو نورِ خدا ہے خدا سا قیا	177
	مثلث	
36	جن سے پیدا ہو گیا کُل عالمِ امکان ہے	179
	خمسہ	
37	میرے اللہ میاں تم ہو میرے اللہ میاں تم ہو	182
38	بس ازل ہی سے بھرا ہے سر میں سودا آپ کا	185
39	ابر کے مانند آنکھیں ہیں زار زار	187

S.No	عنوان	page

کلامِ فارسی

S.No	عنوان	page
	کلامِ فارسی	188
01	بدیدہ روئے انور بیقرارم یارسول اللہ	189
02	دوعالم زیرِ قدمت تو قیام لامکاں داری	190
03	چوں نظر بہ بدرالدجیٰ کردم ایں چشم پشیماں می بینم	191
04	خیالِ کس نہ دروں بود شب جائیکہ من بودم	192
05	بقایابی فدا کن زندگی مستعار اینجا	193
06	بدیدم چوں منم آں چشمِ مستِ یار می رقصم	195
07	کہ اندر چشمِ حق بیں عالمِ اظہار کے مانند	197
08	صلِ علیٰ محمدؐ ذیشاں برآمدہ	198
09	منم ہر لحظہ از ذاتے چو بستم	199
	کلام فارسی حضرت بیکس نواز شاہ ابوالرضا سید محمد بادشاہ محی الدین وجودیؔ شمسی علیہ الرحمۃ	
10	مردنم بہتر بجز مردن چوا کنوں کارِ نیست	200

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''خیالستانِ خالدؔ''

(مختصر تعارف)

از: شاہ محمد خواجہ معین الدین خالدی چشتی القادری۔ خلیفہ و جانشین حضرت خالد وجودیؒ

متولی: بارگاہ خالدؒ وجودیؒ۔ بارکس، حیدرآباد۔ صفر ۱۴۳۲ھ مطابق جنوری ۲۰۱۱ء

الحمد للّٰہ و اصلوٰۃ و السلام علی رسولہٖ سیدنا محمدؐ المصطیٰ و علیٰ الہٖ و اصحابہ علیٰ اولیاء امتہٖ اجمعین . امابعد!

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے ''الشرعتۃ اقوالی و الطرقۃ افعالی و الحقیقۃ احوالی ''یعنی شریعت میرے اقوال ہیں، طریقت میرے افعال ہیں اور حقیقت میرے احوال ہیں۔ لہذا خلوص اور استقامت کے ساتھ شریعت پر عمل پیرا رہنے سے تزکیۂ نفس (نفس کی پاکیزگی) اور طریقت کی راہِ سلوک سے تصفیۂ قلب (دل کی صفائی) اور حقیقت کے مشاہدہ سے تجلیۂ روح (روح کی لطافت اور معرفتِ الٰہی) کا حصول ممکن ہے۔ غور کرنے سے معلوم ہوگا انسان کی پیدائش کا اصل مقصد عبادتِ الٰہی ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہوا !

خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (ذاریات -56) یعنی جن اور انسان کو محض عبادت کے لئے پیدا فرمایا۔ عبادتِ الٰہی بغیر معرفتِ حق (پہچان حق تعالیٰ) کے ممکن نہیں۔ لیکن اس دولتِ سرمدی کا حصول ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں بلکہ اس کے لئے ایک ہادی و پیر و مرشد یا شیخ کامل کا وسیلہ ضروری ہے۔ جس کے بغیر خدا شناسی ممکن نہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ''وابتغو الیہ الوسیلۃ ''میں اسی وسیلہ کی تلاش کا حکم دیا گیا ہے۔ جس کی صحبت و فیضان برکات سے تزکیہ نفس (شریعت)، تصفیہ قلب (طریقت) اور تجلیۂ روح (حقیقت) کے منازل طے ہوسکیں اور خدا کے فضل و کرم سے معرفتِ حق کے سمندر سے کچھ بوند چکھ سکیں اور صحیح

معنی میں عابد و عارف کہلائیں۔

دیکھو! اہل اللہ کے قلب عشقِ رسول ﷺ میں اِس قدر صاف شفاف ہو جاتے ہیں کہ وہ سراپا حق کا آئینہ ہوتے ہیں۔تجلیاتِ حق ان سے نمایاں ہوتے رہتے ہیں۔

مصنف ''خیالستانِ خالدؔ'' میرے پیرِ کامل مرشدی و مولائی ذرہ نواز حضرت خواجہ ابوالفیض شاہ محمد خالد وجودی علیہ الرحمۃ المعروف خالد بن جانثار یار جنگؒ کا شمار اُن اہل اللہ دکن میں ہوتا ہے جن کا مرتبہ و مقام اللہ اور رسول ﷺ ہی جانتے ہیں۔اپنی دانش سے اتنا ہی کہا جاسکتا ہے کہ آپؒ میدانِ شریعت کے شہسوار اور آسمانِ طریقت کے شہباز ہیں۔آپؒ اپنی حیاتِ پاکیزہ میں ہزاروں مریدین و معتقدین کو اپنے علمی و روحانی فیوض و برکات سے مالا مال فرمایا اور بعد وصال بھی آستانہ و بارگاہِ خالدؒ سے روحانی فیض کا سلسلہ جاری و ساری ہے۔آپؒ کا کلام صاحبانِ ذوق کے لئے آج بھی سرچشمۂ وجدان و ہدایت ہے۔

اللہ رب العزت نے اپنے فضل سے مجھ ناچیز کو حضرت قبلہ خالد وجودی علیہ الرحمۃ کے نواسہ کی حیثیت سے آپؒ کے گود و گہوارے میں آپؒ کی خاص نگرانی میں پروان چڑھنے کی سعادت سے مشرف فرمایا اور زندگی کے ہر موڑ پر آپؒ کی رہنمائی اور اِمداد آج بھی حاصل ہے۔

الحمد اللہ میرے برادرِ طریقت مکرمی سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری خالدی قابلِ تحسین و مبارک باد ہیں جنہوں نے بہ اجازت پیر خالد علیہ الرحمۃ آپؒ ہی کے منشے کے مطابق ''خیالستانِ خالدؔ'' کی جدید انداز میں ترتیب و تزئین کے ساتھ بفضلِ تعالیٰ اشاعت کے متبرک کام کو سرانجام دیا۔اِس سے قبل آپ ہی کے چھوٹے بھائی مکرمی میر اسد اللہ شاہ قادری خالدی نے ''خیالستانِ خالدؒ'' کو اپنے طور پر ترتیب دے کر مخطوطے کی شکل میں تیار کر کے مجھے دیا تھا۔

بہر حال اِن دونوں بھائیوں کی خدمات پیر خالد علیہ الرحمۃ سے نسبت بہ درجہ عشق ہونے کا اور خود پیر کی توجہ خاص کا آئینہ دار ہے۔قارئین اِس کلام کو ویب سائیٹ www.Lateefacademy.com پر بھی ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف

صاحبِ تصنیف ''خیالستانِ خالدؔ'' کا تعارف مجھ ہیچمدان کے دائرہ امکان سے بالاتر ہے۔قلم عاجز ہے اور میں حیران ہوں کہ اس مقدس شخصیت کا تعارف کن الفاظ میں بیان کروں،بس یہ اشعار وردِ زبان ہیں۔

آقا کہوں یا مالک و مولا کہوں تمہیں یا باغِ وجودیؒ کا گُلِ زیبا کہوں تمہیں
گلزارِ شمسؔ کا گُلِ رنگیں ادا کہوں یا خواجگانِ چشت کا سہرا کہوں تمہیں
اللہ رے یہ حُسن تخیل کی رفعتیں حیران ہوں میرے شاہ کیا کیا کہوں تمہیں
لطیفؔ قادری

نام و نسب:۔

مرشدی و مولائی حضرت قبلہ کا اسمِ گرامی خالد ابی اللیل المعروف خالد بن جانثار یار جنگ ہے آپ کو سلطان الاسرار، شیخ الکامل، ذرہ نواز محبوبِ رحمانی بدرالدین، خواجہ ابوالفیض شاہ محمد خالد وجودی قادری الچشتی علیہ الرحمۃ جیسے القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔اور آپؒ کے والدِ بزرگوار حضرت عوض ابی اللّیلؒ نواب جانثار یار جنگؒ ہیں۔آپؒ کے والدِ ماجد ملک یمن (جزیرۃ العرب) سے حیدرآباد دکن تشریف لائے اور بادشاہِ وقت آصف جاہ ششم نواب میر محبوب علی خان نے اپنے اے۔ڈی۔سی کے باوقار عہدہ پر فائز فرمایا۔حُسنِ خدمات کی بناء پر آپ کو جانثار یار جنگ کے خطاب سے بھی سرفراز کیا گیا۔حضرت خالدؒ بن جانثار یار جنگ کی ولادت 6/ رجب 1297ھ مطابق 6/ڈسمبر 1879ء حیدرآباد دکن میں ہوئی۔آپ شافعی المسلک، قادری، چشتی، سہروردی، رفاعی مشرف وحدت الوجود مذہب کے حامل تھے۔آپؒ کا نسبی سلسلہ پدری عرب کے مشہور امراء قبیلہ ابی اللّیل الہاشمی سے ہے اور سلسلہ مادری سید جلال الدین

جہانیان جہاں گشت بخاریؒ سے ہوتا ہوا حضرت سید احمد کبیر رفاعیؒ سے جاملتا ہے ۔

مقام و مرتبہ:۔

حضرت خالد میاں قبلہ علیہ الرحمۃ کو اپنے پیرومرشد حضرت شاہ ابورضا سید بادشاہ محی الدین حسینی وجودیؔ القادری علیہ الرحمۃ اور دادا پیر حضرت خواجہ شمس الدین علیہ الرحمۃ اورنگ آبادی سے راست تربیت اور فیضان وتوجہ خاص حاصل رہی۔ جو آپؒ کو ایک امیر سے فقیرِ کامل بنادیا آپؒ کو اپنے پیرؒ سے نسبت اور فنائیت کا اندازہ خود آپؒ کے اس شعر سے ہوتا ہے ۔

نام کو بھی نہیں رہا خالدؔ ہیں وجودی پیا وجودی پیاؒ

آپؒ کی پیر پرستی اور خود پیرؒ کی توجہ خاص نے آپؒ کو فنافی الرسول وفنافی اللہ کی منزلیں طے کرادیں۔ آپؒ اپنے کلام میں اِس جانب اشارہ فرماتے ہیں کہ ۔

گو خالدؔ نام ہے میرا مگر بندے کا بندہ ہوں محمد مصطفیٰ کے فضل سے میں سب میں دائرہوں

کچھ ایسا مرتبہ فضل کرم سے ہوگیا حاصل نہ ہم اپنے کو پاتے ہیں نہ اب اُن کو پاتے ہیں

بخدا ! مجھ خادم کا وجدان کہتا ہے کہ آپؒ ولایت کے درجہ کمال پر محمدی مشرف ہوکر احدیت کے مکیں وتمکین ہیں واللہ اعلم ورسولہٗ۔ اس کے باوجود آپؒ کی عاجز مزاجی اور خوش خلقی کا یہ عالم ہے کہ ایک جگہ فرماتے ہیں!

دھوکا مت کھا تو رب کو رب ہی سمجھ خالدؔ انساں نہیں تو پھر کیا ہے

حضرت خالدؔ وجودیؒ

بیسیوں خلفاء اور سالکانِ راہِ خدا آپؒ کے فیضِ بابرکت سے بہرہ مند ہوئے اور ولایت کے اعلیٰ مقامات پر فائز ہوئے۔ آپؒ کے ہزاروں مریدین ملک و بیرونِ ممالک میں موجود ہیں۔ آپؒ کا کلام میرے پیر بھائی حضرت محمد اشرف خالدی صاحب نے ایک رجسٹر میں محفوظ کرلیا تھا، جس کو حضرت قبلہؒ ہفتہ وارانہ مجلس میں ہر اتوار کو خود پڑھ کر تعلیم دیا کرتے تھے یہ مجلس شام تک جاری رہتی اور دوپہر کے کھانے کا اہتمام فرماتے یہ سلسلہ تاحیات چلتا رہا۔

مجھ سگِ در پر خاص نظر کرم ہوا کرتی اور آپؒ اپنی علالت میں وصال مبارک سے ایک ماہ قبل رات دن اپنی خدمت میں رہنے کا شرف عطا فرمایا۔ فدوی اُس آفتابِ ولایت کی کیفیات کے پُرسوز اثر سے' حیران سا رہتا تھا اور خدمت میں مشغول رہتا تھا بالآخر آپؒ نے بعمر 111 سال 11/جمادی الثانی 1408ھ مطابق 30/جنوری 1988ء کو بوقت فجر رحلت فرمائی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

آپؒ کا مزارِ مبارک بارکس حیدرآباد میں آپؒ کے پیرومرشد حضرت ابورضا سید بادشاہ محی الدین وجودیؔ القادری علیہ الرحمۃ کی گنبدِ مبارک کے جوار میں زیارتِ گاہ خاص و عام ہے۔ آپؒ کے وصال کے بعد حضرت پیرانی ماں صاحبہ کے منشے اور مریدین کی اتفاقِ رائے سے آپؒ کے نواسے حضرت خواجہ معین الدین خالدی القادری کو آپؒ کا جانشین وسجادہ نشین مقرر کیا گیا۔ آج بھی ہر ماہ 11/تاریخ کو محفلِ سماع' تناولِ طعام' سالانہ اعراس کی تقاریب آستانہ خالدؔؒ پر اُسی طرح جاری ہیں جیسے آپؒ کے حینِ حیات میں تھے اور حضرت وجودیؔ پیا علیہ الرحمۃ کی گنبدِ مبارک کی تعمیر کا اہم کام حضرت خالد میاں علیہ الرحمۃ کے منشے کے مطابق حضرت معین پاشاہ سجادہ نشین کی نگرانی میں حال ہی میں تکمیل پایا۔ اللہ تعالیٰ حضرت معین پاشاہ سجادہ نشین کو سلامت و باکرامت رکھے۔ آمین۔

خوش نصیبی سے مجھ مرید و خادم کو حضرت قبلہ علیہ الرحمۃ کی صحبت بابرکت اور فیضان خاص کی سعادت ایک طویل عرصہ تک حاصل رہی اور آج بھی جاری و ساری ہے۔

علم و فضل:۔

حضرت قبلہ علیہ الرحمۃ کو قرآن وحدیث پر گہری بصیرت حاصل تھی۔ اصولِ فقہ' ادب اور تصوف پر خاص دسترس کے حامل رہے ہیں۔ آپؒ استادِ سخن اور باصلاحیت شاعر بھی رہے ہیں۔ آپؒ کا کلام ''خیالستانِ خالدؔ'' حمدِ باری تعالیٰ نعتِ رسولِ مقبول ﷺ، مناقبِ اولیاء کرام، غزلیات و رباعیات علوم عرفانی وتصوف، عشقِ رسول ﷺ سے بھرا ہوا اُردو و فارسی زبان میں 800 صفحات پر مشتمل ضخیم مجموعہ کلام ہے۔

حضرت قبلہ علیہ الرحمۃ کو زبان و بیان پر غیر معمولی قدرت حاصل تھی چنانچہ آپؒ کے کلام میں فن کی پختگی، طرزِ ادا کی شگفتگی، اظہار میں بے ساختگی، لب و لہجہ کی پُر اثر آفرینی، تشبیہات و استعارات کی بوقلمونی جا بجا نمایاں ہے اور اشعار کی تلفیظ کا دائرہ بہت وسیع ہے جس کی ترکیبیں متنوع اور منفرد ہیں۔ اکثر مترنم اور نغمہ ریزی، بحروں کا انتخاب کلام کو سماع کے لئے نہایت موزوں بنا دیتا ہے۔

اہل قال شعراء کا کلام جو صرف زبان سے واہ واہ نکلوا دے معتبر نہیں اہل حال حضرات کا کلام جو روح کو گرما دے' دل پر اثر انداز ہو اور جس سے عشقِ رسول ﷺ میں آفرینی ہو اور آنکھ نم ہو جائے اور قلب مضطرب ہو جائے وہ کلام معتبر ہوتا ہے۔ حضرت قبلہ علیہ الرحمۃ کے کلام میں یہ خصوصیت صاف نمایاں ہے۔ بلکہ یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ یہ شعری مجموعہ (خیالستانِ خالدؒ) سخن و ادب کا ایک بحرِ بیکراں ہے جس کی غواصی کرنے والے ہر بار معرفت و حقیقت کے آبدار موتیوں سے اپنے دامنِ مقصود کو بھر لیتے رہیں گے۔ بلاشبہ یہ کلام نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔

خیالستانِ خالدؒ (640) منظومات اور (41) رباعیات پر مشتمل ہے۔ جس میں متعدد مسدس، مثلث اور خمسہ بھی شامل ہیں۔ جملہ اشعار کی تعداد (4500) تک پہنچ جاتی ہے۔

سببِ اشاعتِ کلام:۔

حضرت قبلہ علیہ الرحمۃ نے اپنے حینِ حیات کے آخری سال 1987ء دادا پیر حضرت خواجہ شمس پیاؒ کے عرس کے موقع پر اورنگ آباد شریف میں مجھ خادم سے فرمائے کہ ''بیٹا میرے اس کلام (خیالستانِ خالدؔ) کے منظومات میں ہر منظوم کے کم از کم گیارہ اشعار کو اور اگر منظوم طویل ہو تو زیادہ مناسب اشعار کا انتخاب کر کے اس کی طبع و اشاعت کر دینا''۔ چنانچہ دوسرے ہی سال آپؒ کے وصال کے بعد میں اس اہم کام میں جُٹ گیا اور اشعار کے انتخاب اور اصنافِ سخن کے لحاظ سے ترتیب دینے کا اہم کام طویل عرصہ تک جاری رہا۔ بالآخر بفضل تعالیٰ ''خیالستانِ خالدؔ'' کو حضرت قبلہ علیہ الرحمۃ کے منشے کے مطابق چار ابواب (حصوں) میں

تقسیم کیا گیا۔ پہلا باب حمد و نعتِ شریف ۔دوسرا باب مناقب اہل اللہ۔تیسرا باب تعلیماتِ خالدؔ۔چوتھا باب غزلیات و رباعیات پر مشتمل قارئین کے پیشِ خدمت ہے۔ ہر باب تقریباً 200 صفحات پر مشتمل ہے۔

زیرِ مطالعہ کلام ''خیالستان خالدؒ'' حمد و نعتِ شریف کا باب اول (128) منظومات پر مشتمل ہے معزز قارئین اس کلامِ عشق و معرفت کو قلبی سکون و تسکین کا مظہر پائینگے انشاءاللہ۔

میں اپنی اس ادنیٰ سعی کو مرشدی و مولائی حضرت ابوالفیض شاہ محمد خالدؒ وجودی القادری علیہ الرحمۃ کی نذر کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے طفیل میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔آمین۔

قارئین کے استفادہ کے لئے حضرت قبلہ خالدؔ وجودی علیہ الرحمۃ کے چند ارشادات جن کا آپؒ اکثر تذکرہ فرمایا کرتے تھے پیشِ خدمت ہے۔

چند ارشادات وخطاب

حضرت خالد وجودی علیہ الرحمۃ

1- آپؒ کی نگاہ حقیقت میں دنیوی زندگی کی اہمیت نہ تھی۔آپ اکثر فرمایا کرتے ''میگزرد'' (یہ دنیا ہے گزر جاتی)۔

2- اسلام صرف سادہ زندگی کی تعلیم دیتا ہے' کسی لہو ولعب میں مبتلا ہونے نہیں دیتا۔صرف اللہ اور رسول ﷺ کے احکامات پر چلاتا ہے۔

3- غور کرو! ''لا'' سے ''اِلٰـہ'' کی نفی ہورہی ہے۔ الّا سے ''اللہ'' کا ثبوت ملتا ہے۔ جو ثابت ہوتی وہی چیز قائم رہے گی۔جس کی نفی کی جاتی ہے وہ باقی نہیں رہتی۔ جیسے میں نے کہا '' آپ نہیں ہیں آدمؑ ہیں''۔کیا میں جھوٹ بولا؟ نہیں! میں نے آپ کی نفی کردی تو آپ کے تقید (شخصیت) کی نفی ہوگی اور آپ کی حقیقت سامنے آگئی۔ ویسا ہی یہاں، تقیداتِ کائنات کی نفی کی جاتی ہے تو حقیقتِ

کائنات سامنے آتی ہے۔ حقیقتِ کائنات سامنے آنے کے بعد اب آپ اس حقیقت کو نہ دیکھیں، نہ مشاہدہ کریں، نہ پہچانے تو یہ آپ کی غفلت ہے۔

اثباتِ حق کے ساتھ ہی کر دے جو سب کی نفی
باقی خدا ہی رہ گیا ' تیری خودی رہی نہیں
حضرت خالدؔ وجودیؒ

4- کوئی تقید اپنے منشے کے موافق صورت میں آ نہیں سکتا۔نفی کے بعد وہ تقید اسی صورت میں رہے گا، صرف اس کی حقیقت (حق تعالیٰ) سامنے آ جائے گی۔تقیدات کثیر ہیں۔انسان ایک کی نفی کرتا ہے تو دوسری صورت سامنے آ جاتی ہے اور بولتی ''میں ہوں نا'' گویا ہر تقید اپنے کو منواتا ہے یہ اس کی ''انانیت'' ہے۔ اس کی انانیت ''مقیدہ'' ہے۔ جب اَناء مقیدہ کی نفی کی جاتی ہے تو اَناء ''مطلقہ'' سامنے آ جاتی ہے۔وہ کون ہے؟ ''اللہ'' ہے۔جب ''اللہ'' ہی باقی رہنے والا ہے تو اس کو ہی باقی رکھو۔''میں نہیں ہوں حق موجود ہے''۔نفیٔ شئے کے بعد شئے معدوم نہیں ہوتی صرف آپ کا خیال معدوم (ختم) ہوتا ہے۔مثلاً میں نے کہا ''آپ نہیں ہیں آدمؑ ہیں'' تو آپ معدوم نہیں ہوئے، بلکہ موجود ہیں، بجائے آپ کے میں آدمؑ کو دیکھ رہا ہوں۔

نہ کر ترکِ صورت' ترکِ رویت کر ہر اک شئے کی
وہی بے صورتی تجھ کو نظر آ جائے گی اپنی

5- جو اول و آخر' ظاہر و باطن، حاضر و ناظر ہے۔آپ سمجھے بھی تو آپ کا ظاہر ''اللہ'' ہے آپ کا باطن بھی ''اللہ'' ہے۔اگر نہیں سمجھے تو آپ خسارے میں ہیں، جو کچھ ہے ''فہم'' ہے!

مَنْ فَهِمَ فَهِمَ (جو سمجھا سمجھا)۔مَنْ فَهِمَ سَكَتَ (جو سمجھا وہ خاموش ہو گیا)۔مَنْ سَكَتَ سَلِيْمَ (جو خاموش ہو گیا وہ سلامتی میں آ گیا)۔مَنْ سَلِيْمَ نَجَاتَ (جو سلامتی میں آ گیا وہ نجات پا لیا)۔ارے بھائی سمجھے بھی تو اللہ ہے نہ سمجھے بھی تو اللہ ہی ہے تو پھر اللہ ہی کو دیکھو نا رے۔

خدا کو دیکھ وہ اللہ والے نظر اپنی تقید سے ہٹالے
جمالِ یار پیشِ نظر اور اُس میں گم ہیں ہم سراپا اپناہی اس کو بنا کر خاموش بیٹھے ہیں

حضرت خالدؔ وجودیؒ

6- اللہ کے مظہرِ اتم کون ہیں؟ سرکارِ دو عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اللہ رب العزت کا مرتبہ ''احدیت'' ہے وہ تنزل فرما کر مرتبہ ''وحدت'' میں آ کر جو مرتبہ اجمال یعنی حقیقت محمدی ہے، حقائق اشیائے کائنات کو جو مرتبہ ''واحدیت'' میں نمایاں ہیں ''حُکمِ کُــن'' فرماتا ہے تو تمام چیزیں کائینات میں پیدا ہو جاتی ہیں یعنی ظہور میں آتی ہیں۔

منور ہوا جن کے نور سے عالم محمدؐ کو نورِ خدا جانتے ہیں

7-اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَاللہ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْ ضِ یعنی زمین وآسمان (کائنات) کا نور اللہ تعالیٰ ہے۔ اب ظہورِ اول کون ہے، مظہرِ اتم (مجمع جامع صفات الٰہیہ) سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اگر کوئی سرکار دو عالم ﷺ کو اور اُن کی عظمت و مرتبہ کو نہ مانے تو وہ مسلمان ہی کب ہے۔ (صرف لا الہ الا اللہ کہنے سے مسلمان نہیں ہوتا)۔

تو پھر'' محمد رسول اللہ ﷺ کہہ کر ہی مان لو۔ محمد رسول اللہ ﷺ ہی دل سے بولو اور زبان سے تصدیق بھی کرو''۔

کوئی کیا راز جانے وحدت کا میمِ احمدؐ کا پڑ گیا پردہ

8- دیکھو اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ارشاد ہے قُلْ یـٰا عِبَادِیَ الَّذِیْ (آپ ﷺ فرما دیجئے اے میرے بندو) اِسْرِفُوْ فِیْ اَنْفُسِکُمْ (اسراف کروا پنے نفسوں پر) لَا تَـقْنَقُوْ مِنْ رَّحْمَتِ اللہِ (اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو)۔ اللہ کی رحمت کون ہیں؟ رحمت اللعالمین سرکارِ دو عالم ﷺ ہیں۔ اِنَّ اللہ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعَ (تحقیق کہ اللہ تعالیٰ جملہ گناہوں کو بخشنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہی ہے)۔

شفاعت جب کریں گے ہم گنہگاروں کی محشر میں بخش دیگا خدا انکا اشارہ ہو جدھر دیکھو

دیکھو ! امتیازِ رسالت کے لحاظ سے آپ ﷺ یہاں پر اُمّی آئے اور حقیقت کے لحاظ سے وہاں ''عبد'' ہیں ۔تمام کائنات کی تخلیق جو ہوئی ہے وہ سرکارِ دوعالم ﷺ کے نور سے ۔(اَنَا مِنْ نُوْرِ اللہِ وَ کُلِّ مِنْ نُّوْرِ)۔(حدیث)

نبی کریم کے اشارہ کو ہم خدا کی صدا و ندا جانتے ہیں

اب جب کہ اِسْــــرِفُــــوْ اکہا گیا یعنی (میرے بندو) اپنے نفسوں کو ایسا اسراف (نفی) کرو کہ اپنی اَنا باقی نہ رہے۔جب اپنے کو اسراف کریں گے اسرفو علی النور تو ہم باقی نہیں،اب اِلَّا اللہ کا مفہوم پورا ہوا۔

9- یادرکھو!عطا،قابلیت کونہیں دیکھتی بلکہ نسبت کودیکھتی ہے۔قابلیت توعطا کی جاتی ہے۔

10- نظر کے دو جہتیں ہیں ،ایک ہے ''بصارت'' جسے ظاہری نظر کہتے ہیں اور دوسری ہے ''بصیرت'' جسے باطنی نظر یا دل کی آنکھ کہتے ہیں۔انسان اپنی بصارت سے اللہ کے مظاہر کو یعنی تقیدات (مخلوق) کو دیکھتا ہے اور بصیرت سے اُن کی حقیقت کو یعنی اللہ کو دیکھتا ہے۔(مشاہدہ کرتا ہے)جب تک صرف ظہور پر نظر رہتی ہے،اللہ سے غفلت ہوتی رہتی ہے اور جب حقیقت پر نظر ہوتی ہے تو غفلت ہٹ جاتی ہے۔ اور حضوری رہتی ہے۔لہذا نظرایک ہے اس کی دو جہتیں ہیں۔اب آپ چاہے بصارت سے دیکھیں،چاہے تو بصیرت سے دیکھیں ۔

خالدؔ کی پڑی جس پہ نظر حق نظر آیا اِن جملہ نظریات میں اللہ کے سوا کیا ہے

11- بصارت کے لئے ظاہری آنکھ کی ضرورت ہوتی ہے بصیرت کے لئے نہیں۔بصیرت والا اللہ کا رازداں ہوتا ہے اور راز الٰہی (اپنے احوال و انکشافات) کو اس طرح چھپاتا ہے جس طرح ایک عورت اپنے آپ کو چھپاتی ہے۔بعض اوقات بصارت اور بصیرت کی لکیر (حد) اس قدر باریک ہوجاتی ہے کہ آدمی سمجھ نہیں پاتا کہ آیا وہ بصارت سے دیکھ رہا ہے یا بصیرت سے۔خلط ملط

ہوتا ہے۔ یہ مقامِ جذب یعنی مقامِ فنا ہے۔

12- انسان اپنے فہم سے، خیال سے استفادہ کرتا ہے۔ اگر فہم میں اللہ ہے تو اس کے ہر عمل میں اللہ ہے اور خیال میں اللہ نہیں تو عمل میں بھی اللہ نہیں۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَاتُ (حدیث)۔ مثلاً اگر سامنے کھانا ہو اور صرف منہ سے ''کھانا، کھانا'' کہے جاؤ تو پیٹ نہیں بھرتا، کھانے کو دیکھ کر، سمجھ کر، ملا کر ہاتھ سے، پھر چبا کر کھانے سے پیٹ بھرتا ہے، اور کھانے سے استفادہ ہوتا ہے۔ اُسی طرح صرف ''اللہ اللہ'' کہنے سے استفادہ نہیں ہوتا۔ اللہ کے فہم کے ساتھ عمل ہو تو استفادہ (فائدہ) ہوتا ہے۔

13- ارشادِ حق تعالیٰ ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ یعنی ''ہم نے جن اور انس کو نہیں پیدا کیا مگر اپنی عبادت کے لئے''۔ جب ہماری تخلیق مختص بہ عبادات (صرف عبادت ہی کے لئے) ہو تو پھر ہم سے غیر عبادت ہو نہیں سکتا۔

14- غور کریں، اللہ کہنے میں ایک حرکت اور ایک سکون ہے۔ اسی طرح ہمارے ہر عمل میں بھی ایک حرکت ایک سکون ہوتا ہے۔ خواہ ہم چلیں، ہاتھ اُٹھائیں، پاؤں ڈالیں، زبان چلائیں وغیرہ گویا اس طرح ہم سرتاپا ''عابد'' ہیں، شرط صرف یہ کہ اُس (اللہ) کا خیال رہے ورنہ غافل ہیں یعنی ''غیر عابد'' ہیں۔ مقصدِ حیات کے خلاف ہیں۔

15- یاد رکھو! اللہ کے خیال میں، اُس کی حضوری میں گزارا کرو۔ غفلت سے بچو اللہ کا فضل ہو جائے تو یہ سب کچھ آسان ہے۔ ہمیشہ اُس کے فضل کے طالب رہا کرو تو پھر خیر ہی خیر ہے۔ انشاء اللہ۔

آخر الدعوانا الحمد للّٰہ رب العلمین، والصلوۃ والسلام علی رسولہٖ و الہٖ و اصحابہ اجمعین

تو جس دم اپنے کو عاجز بنالے اُسی وقت فضلِ حق ہوجائے گا دیکھو

ازخاکپائے خالدؔ

سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری خالدی

سابق مہتمم۔ پولس حیدرآباد

حمد باری تعالیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

1

تمہید

اللہ ہی اللہ ہے

شانِ محمدؐ کا نشاں، ذاتِ محمد بے گماں
جانِ محمدؐ میں نہاں، روئے محمد سے عیاں
اللہ ہی اللہ ہے اللہ ہی اللہ ہے

جو ہے مکینِ لا مکاں، نورِ زمین و آسماں
جو ہے محیطِ دو جہاں، وہ ساتھ ہے تم ہو جہاں
اللہ ہی اللہ ہے اللہ ہی اللہ ہے

اول ہے جو آخر ہے جو، باطن ہے جو ظاہر ہے جو
حاضر ہے جو ناظر ہے جو، سائر[1] ہے جو دائر[2] ہے جو
اللہ ہی اللہ ہے اللہ ہی اللہ ہے

ہر سو زمیں ہر ساز میں، ہر رنگ میں آواز میں
ہر اک تجلی راز میں، ہر اک نیاز و ناز میں
اللہ ہی اللہ ہے اللہ ہی اللہ ہے

۱ محرک (جاری) ۲ نافذ

دل میرا اُس کا آئینہ ہے عکس اس میں رُونما
ہے چشم میں جلوہ نما میں دیکھتا ہوں جا بجا
اللہ ہی اللہ ہے اللہ ہی اللہ ہے

خود بندگی میں عشق کی وابستگی میں عشق کی
وارفتگی میں عشق کی دیوانگی میں عشق کی
اللہ ہی اللہ ہے اللہ ہی اللہ ہے

کیوں کر رہے ہو جستجو کیوں پھر رہے ہو کوبکو
دیکھو وہی ہے چار سُو تم میں بھی ہے اور روبرو
اللہ ہی اللہ ہے اللہ ہی اللہ ہے

آنکھوں میں جو ہے جلوہ گر دل میں بھی ہے وہ خوب تر
جو تیرا ہے سودائے سر خود ہے وہ تجھ میں سر بسر
اللہ ہی اللہ ہے اللہ ہی اللہ ہے

خالدؔ سگِ در ہے تیرا خادمِ بد تر ہے تیرا
تو لاج رکھ اسکی پیا کہتا ہے ہر دم بر ملا
اللہ ہی اللہ ہے اللہ ہی اللہ ہے

②

سرِکون و مکان جلال[1] تیرا جلوہ گاہِ جہان جمال[2] تیرا
بے خیالی میری خیال تیرا مری معراج ہے وصال تیرا
کردیا مجھ کو سب سے مستغنی[3] مجھ پہ طاری ہوا جو حال[4] تیرا
تجھ سے واقف جو ہوگیا تو پھر پیدا ہوتا نہیں سوال تیرا
بچنا مشکل ہے حُسن[5] کی زد سے بچھ گیا ہر طرف ہے جال[6] تیرا
میری بیگانگی[7] فراق تیرا میری وابستگی[8] وصال تیرا
مجھ میں کچھ بھی نہیں سوا تیرے جان[9] میری ہے یہ تو مال[10] تیرا
ہر زمانے میں جلوہ گر[11] ہے تو کردیا ظاہر اس کو قال[12] تیرا
پا رہا ہوں ہر اک میں اپنے کو ہوگیا جس سے پائمال[13] تیرا
عاصی بندہ پہ اتنا فضل و کرم یہ تو احسان ہے ذوالجلال تیرا

تجھ کو خالدؔ کوئی سمجھ نہ سکا
ہے کچھ ایسا عجیب حال تیرا

[1] دبدبہ (خشیہ وخوف) [2] حسن وعشق [3] بے غرض (بیگانہ) [4] کیفیت فنا [5] مشاہدہ حق [6] جلوہ [7] غفلت (غیریت) [8] حضوری (عینیت) [9] قلب (دل) [10] مسکن (ٹھکانہ) [11] تجلی ریز [12] ارشاد (قرآن) [13] فنائے دید

(3)

دونوں عالم میں نُور ہے اُس کا — یہ جہاں سب ظہور ہے اُس کا
میرے دل میں مقام اُس کا ہے — میری آنکھوں میں نُور ہے اُس کا
نحن اقرب کہانہ ہو غافل — جلوہ نزدیک و دُور ہے اُس کا
دیکھتا ہوں عیاں بیان اُس کو — ہر حجاب[1] خود حضور ہے اُس کا
طُور پر ہی نہیں تجلی ریز — ہر تجلی تو طُور ہے اُس کا
دیکھ کر اُس کو ہوش کھو کر بھی — بیخودی میں شعور ہے اُس کا
اللہ پن کیا ہے جامہ ہستی[2] کا — بندہ پن کیا ظہور[3] ہے اُس کا
ہے محمدؐ کا نُور نُورِ خدا — جملہ اعیان[4] میں نُور ہے اُس کا
میں ہوں عاجز نواز کا خادم — عجز[5] میرا غرور[6] ہے اُس کا
عفو کردیں تو ہے یہ اُن کا کرم — بندہ یہ پُر قصور ہے اُس کا

دیکھ خالدؔ کو حق کی نظروں سے
حق کا یہ حق ضرور ہے اُس کا

[1] پردہ (تعین یا شئے) [2] حقیقت عبد [3] ظہورہ حق **(Manifestation)**
[4] حقائق اشیاء [5] فنا [6] بقا

④

تمہاری فکروں سے ہوتا ہے کیا، جو منشا حق کا ہے پورا ہوگا
خدا جو چاہے گا وہ کرے گا، جو منشا حق کا ہے پورا ہوگا

ہے فکر بے سود سب تمہاری، ہے سوچنا بھی عبث تمہارا
ہیں رنج وغم سب تمہارے بے جا، جو منشا حق کا ہے پورا ہوگا

ارادہ اُس کا ہے سب پہ غالب، کرے گا جو چاہے وہ ہے مالک
تمہارا پورا نہ ہوگا منشا، جو منشا حق کا ہے پورا ہوگا

وہی ہے آمر[1] وہی ہے فاعل[2] اُسی میں سب حول وقوتیں ہیں
تمہارا تم میں ہی پھر رہا کیا، جو منشا حق کا ہے پورا ہوگا

تم اپنی سب حسرتیں مٹا کر، تمنا اُس کی ہی دل میں رکھو
تو نا اُمیدی کا غم نہ ہوگا، جو منشا حق کا ہے پورا ہوگا

سپرد کردو اُمور[3] اپنے، خدا سے بہتر نہیں ہے کوئی
تمہیں وہ خود ہی سنوار دے گا، جو منشا حق کا ہے پورا ہوگا

تمہاری قدرت میں ہے دھرا کیا، کروگے جو چاہوگے بھلا کیا
جو ہوگا قادر وہی کرے گا، جو منشا حق کا ہے پورا ہوگا

خودی کو نذرِ خدا کرو تم، سپرد اپنے کو کردو خالدؔ
تو تم پہ پھر رازِ حق کھلے گا، جو منشا حق کا ہے پورا ہوگا

۱ حاکم ۲ مکلّف (محکوم) ۳ کام (افعال)

5

حقیقت میں حقیقت ہی ہے خود لبریز ہر رنگ[1] میں
وہی بے صورتی[2] ہے سب کی دل آویز ہر رنگ میں

نظر آنے لگیں ہر اک میں رنگ آمیزیاں اُس کی
کسی کا حسن بے رنگی ہے رنگ آمیز ہر رنگ میں

بتاؤں کیا کچھ ایسی ہوگئیں حیران اب نظریں
عجب اندازِ جلوہ ہے تحیر خیز ہر رنگ میں

کمالِ حُسنِ یکتا یہ سراپائے دو عالم ہے
اُسی شانِ یکتائی ہے لطف انگیز ہر رنگ میں

کسی کا آستانِ پاک ہے پیشِ نظر میرے
اُسی کے در پہ سر رہتا ہے سجدہ ریز ہر رنگ میں

نرالی شان والے ہیں انوکھی آن والے ہیں
نئے انداز سے وہ ہیں تجلی ریز ہر رنگ میں

دلِ درد آشنا میرا کسی کا رازداں نکلا
غم و آفت میں رہتا ہوں تبسم ریز ہر رنگ میں

کچھ ایسا تیز نکلا توسنِ رزم[3] خیال اپنا
لگانا ہی نہیں پڑتا کبھی مہمیز[4] ہر رنگ میں

کچھ ایسا ساغرِ عرفاں پلایا میرے ساقی نے
نظر آنے لگا مجھ کو مرا رنگ ریز ہر رنگ میں

حقیقت بیں نگاہیں دیکھ لیتی ہیں اُسے خالدؔ
وگرنہ دیکھنا اُس کو ہے مشکل خیز ہر رنگ میں

[1] مشرب، طریق، جہت، شئے [2] سغت اللہ (اللہ کا رنگ) [3] تیز رفتار جنگی گھوڑا (خیال کی بے ساختگی) [4] ایڑی لگانا (تیز رفتاری کے لئے) (غور و خوص کی حاجت نہیں)

6

ہر طرف یار جلوہ گر ہے تو، دیکھتا خود ہے خود نظر ہے تو
دونوں عالم میں ہے تیرا جلوہ کیا بتاؤں کہاں کدھر ہے تو
بلبل و گُل کہیں کہیں گُلشن پھل کہیں ہے کہیں شجر ہے تو
خُود زمیں تُو ہے آسماں تُو ہے نورِ کون و مکاں مگر ہے تو
کہیں بُستان کہیں بیاباں ہے مظہرِ جملہ بحر و بر ہے تو
لاکھ پنہاں رہے تو مطلق میں ہر تقید سے جلوہ گر ہے تو
بس گیا ہے تُو ایسا آنکھوں میں دیکھوں میں جس طرف اُدھر ہے تو
کور چشموں کو خاک نظر آئے اُن کی آنکھوں میں خود نظر ہے تو
بادشاہ تُو ہے جملہ عالم کا مانگتا بھیک در بدر ہے تو
گو میں رہتا ہوں بے خبر تجھ سے مجھ سے ہر وقت با خبر ہے تو

ہے حقیقت تو اور کچھ خالدؔ
سب خدائی میں گو بشر ہے تو

(7)

عرش نگر میں صورت[1] تیری خیرا لبشر میں صورت تیری
دل میں نظر میں صورت تیری سودائے سر میں صورت تیری
دردِ دل میں سوزِ جگر میں آہِ شرر میں صورت تیری
عشق میں تُو عاشق میں تُو ہے معشوقِ بر میں صورت تیری
کعبہ تیرا گھر تُو عرشِ منزل اسود حجر میں صورت تیری
انس و جاں میں دونوں جہاں میں بحر و بر میں صورت تیری
عشق کا دریا حُسن کی موجیں آب و گُہر میں صورت تیری
بلبل و گُل بستاں و ثمر میں برگ و شجر میں صورت تیری
مستِ شرابِ عشق ہیں جو بھی اُن کی نظر میں صورت تیری
جنت و دوزخ حُور و مَلک میں خیر و شر میں صورت تیری
زُلف و رُخِ زیبا کے ہیں پَر تو شام و سحر میں صورت تیری
حالِ زُبوں کیوں کر ہو بیاں اب لب کی مہر میں صورت تیری
مفلس و عاجز بیکس میں تُو بندۂ زر میں صورت تیری
جلوہ گاہِ کون و مکاں کے ہر جلوہ گرمیں صورت تیری
جملہ مظاہر کے مظہر ہیں خیر البشر میں صورت تیری

خالدؔ خستہ ادنیٰ سگِ دَر
عاصی بشر میں صورت تیری

[1] منشا (حکمت، شکل)

(8)

ہے مقامِ گنجِ مخفی خوب خلوت آپ کی
یہ نمائش گاہِ عالم کیا ہے جلوت آپ کی
شرق سے تا غرب تک ساری حکومت آپ کی
آپ جو چاہیں کریں ہے سب یہ قدرت آپ کی
ہے ازل سے ہی میرے دل میں محبت آپ کی
آنکھ کی پُتلی میں ہر وقت صورت آپ کی
لاکھ اپنے کو چھپاؤ، میں اُٹھا کر ہر نقاب
دیکھ ہی لیتا ہوں میں ہر اک میں صورت آپ کی
اب کوئی مظہر حجابِ دید ہوگا کس طرح
چشمِ حق بیں جبکہ پالی ہے حقیقت آپ کی
آپ ہی کے نُور سے پُر نُور ہے سارا جہاں
جلوہ گر ہر اک میں ہے پیاری صورت آپ کی
نا اُمیدی مجھ کو کیوں ہو اور مایوسی ہو کیوں
ہے میرے پلہ پہ جب وہ شانِ رحمت آپ کی
روزِ محشر میرے عصیاں کا مجھے کیوں کر ہو غم
آپ کا جب ہے وسیلہ اور شفاعت آپ کی
خالدِؔ عاصی کو مستغنیِ عالم کردیا
فضل ہے ہر حال میں قائم ہے نسبت آپ کی

9

تیرے رازِ نہفتہ[1] کو مولا، کوئی کیا سمجھے کوئی کیا جانے
ہے ذات تیری بے چوں و چرا[2]، کوئی کیا سمجھے کوئی کیا جانے

تو سب سے نرالا سب سے جُدا، عالم میں نہیں ہمسر تیرا
ہے شان تیری سب سے اعلیٰ، کوئی کیا سمجھے کوئی کیا جانے

تیری ذات احد ہے تُو ہے صمد، نہیں تیرا مقابل دنیا میں
تُو سب سے منزّہ سب سے سِوا، کوئی کیا سمجھے کوئی کیا جانے

تیرا نقشہ عجب ہے بے نقشہ، تیرا جلوہ سب سے پاک رہا
تُو جلوہ گہ کونین بنا، کوئی کیا سمجھے کوئی کیا جانے

تیرا نور ہی کا ارض وسماں میں ہے، ذراتِ دو عالم تیرا ظہور
تُو سب میں نہاں سب سے پیدا، کوئی کیا سمجھے کوئی کیا جانے

ہے سب سے مطہر ذات تیری، اور تیرا وجود مقدس ہے
نہیں کون ومکاں میں تیرے سِوا، کوئی کیا سمجھے کوئی کیا جانے

تو جو آیا احد سے احمد میں، اسی میم سے سارا ظہور ہوا
تو نہ ہوتا تو کچھ بھی نہ ہوتا تھا، کوئی کیا سمجھے کوئی کیا جانے

میں کون ہوں میری عقل ہی کیا، جو کُنہہ[3] ذات کو پا سکتی
خالدؔ ہے فقط اک بندہ تیرا، کوئی کیا سمجھے کوئی کیا جانے

[1] چھپا ہوا [2] منزہ [3] حقیقت

10

نکل کر گنجِ مخفی سے وہ جب وحدت میں آیا ہے
تو کہہ کر کُن دو عالم میں کثرت ہی کو لایا ہے

عجب انداز سے وہ جلوہ گر ہیں دل میں آنکھوں میں
نہ کوئی غیر دِل میں ہے نہ آنکھوں میں سمایا ہے

وہ آیا رُوبرو میرے اُٹھا کر سارے پَردوں کو
نقابِ رُخ کے اُٹھتے ہی نظر وہ مجھ کو آیا ہے

مجھے اغیار کا وہم و گماں ہوگا بھلا کیوں کر
یقیں مجھ کو ہوا اُس کا اُسے ہر شئے میں پایا ہے

وہی حاضر ہے ناظر ہے، وہی باطن ہے ظاہر ہے
وہی اول ہے آخر ہے، وہی سب بن کے آیا ہے

نہ پوچھو کچھ نشان اُس کا، ازل سے بے نشان جو ہے
تماشائی بھی ہے اپنا، تماشہ خود دکھایا ہے

نظر خالدؔ محو ہوچکی دیدِ یار میں ہر دم
جدھر وہ دیکھتا ہے، اُس کو موجود پاتا ہے

11

ان کی خوشی پر فدا سب قیل و قال ہے
لاکھوں صفات میں انہیں حاصل کمال ہے

صدقے ہزار جان سے سارا جہان ہے
دیکھو تو کیسے حُسن کی بے مثل چال ہے

دیکھا تو جُوشِ عشق نے بیخود بنادیا
میں کیا بتاؤں کون ہوں کیا میرا حال ہے

ہم جو تعینات کے دھوکے میں آگئے
مجوب حق سے ہوگئے اس کا مآل ہے

بد قسمتی کا کس سے کہو ہم گلہ کریں
جو کچھ بھی ہو چکا میری قسمت کی چال ہے

سمجھاؤ لاکھ ایک بھی سنتے نہیں کبھی
کر بیٹھتے ہیں وہ جو کچھ اُن کا خیال ہے

ماضی گزر چکا ہے، تو مستقبل آئے گا
کر تو حفاظت حال کی یہ تیرا حال ہے

محبوبِ حق سے دعوائے الفت، کدھر ہو تم
کیا تم ہو تمہاری بھی بھلا کیا مجال ہے

قسمت سے اپنی اپنے مقدر نصیب سے
خالدؔ مِلا وجودی پیا با کمال ہے

(12)

ہر تعین تو تیرے مظہرِ آیات میں ہے
ہر صفت تیری تو موجود تیری ذات میں ہے
کملی والے میں ہے پنہاں تیرا جلوہ یا رب
نُور پوشیدہ تیرا پردۂ ظلمات میں ہے
خاک[1] جس طرح ہے ہر صورتِ گِل[2] میں موجود
اس طرح ذات عیاں جملہ شیونات[3] میں ہے
دیکھ لیتے ہیں تجھے دیکھنے والے تیرے
نُور ظاہر تیرا سب ارض و سماوات میں ہے
جلوہ تیرا ہے عیاں شمس و قمر میں ہر آن
رُونما نُور تیرا دن میں ہے اور رات میں ہے
قُم تیرے کہنے سے ہو جاتے ہیں مُردے زندہ
کیا مسیحائی محمدؐ کی ہر اک بات میں ہے
نُور ظاہر ہے تیرا ہر بشر و ہر شئے میں
تیرا جوہر تو نباتات و جمادات میں ہے
شُکر خالدؔ کو بصارت و بصیرت بخشی
خود نظر آتا ہے جلوہ جو شیونات میں ہے

[1] مٹی [2] کیچڑ (Mud,Clay) [3] تجلیات اسماء وصفات الٰہیہ

(13)

ہر ایک تعین میں جب وہ ہی وہ آیا ہے
تُو نے ہی تو غفلت، سے اس کو نہیں پایا ہے
وہ سامنے آ کر بھی، پردے ہی میں رہتے ہیں
کیا خوب کیا پردہ، آنکھوں میں سمایا ہے
کیا خوب تماشہ ہے عالم کی نمایش میں
وہ خود ہے تماشائی، خود جلوہ دکھایا ہے
وہ سب میں نہاں ہو کر، ہر اک سے نمایاں ہیں
آپ اپنا بنا پردہ، اپنے کو چھپایا ہے
جب جان لیا اُس کو، پہچان لیا اُس کو
وہ لاکھ کرے پردہ، ہم نے اُسے پایا ہے
وہ سرِ گنجِ مخفی، وہ رازِ ذاتِ وحدت
افشا ہوا کثرت میں اپنے کو چھپایا ہے
دل اس کی بنی خلوت ہے چشم اُس کی ہی جلوت ہے
پوشیدہ عیاں ہو کر خالدؔ میں وہ آیا ہے

14

باطنِ نُورِ محمدؐ مصطفیٰ تُو ہی تُو ہے
حاصلِ ذاتِ علی مرتضیٰ تُو ہی تُو ہے

کہہ رہا ہے ربِّ اِرنی خود لبِ موسیٰ سے تُو
طور پر خود لَنْ تَرَانِیْ کی صدا تُو ہی تُو ہے

قیس بن کر شکلِ لیلےٰ پر فدا تُو ہی تُو ہے
فی الحقیقت ذاتِ لیلیٰ میں چھپا تُو ہی تُو ہے

واحدیت[1] میں بھی تُو ہے اور وحدت[2] میں بھی تُو
احدیت[3] کے لَا و اِلَّا کی بنا تُو ہی تُو ہے

اُسجدو کہہ کر ملک کو کردیا صرفِ سجود
آدمِ خاکی میں خود جلوہ نما تُو ہی تُو ہے

شمسؔ تبریزی کہیں ہے اور کہیں منصورؔ ہے
قُم باذنی و انا الحق کی صدا تُو ہی تُو ہے

ذات تیری ایک ہی ہے گرچہ اسماء ہیں کثیر
دستگیرِ دو جہاں دستِ خدا تُو ہی تُو ہے

خالدِؔ مضطر کو ہے تیرا بھروسہ یا علی
میری ہر مشکل میں خود مشکل کشا تُو ہی تُو ہے

1، 2۔ مرتبہ تعین صفات الٰہیہ 3۔ مرتبہ تعین ذاتِ الٰہیہ

15

جمالِ حُسنِ یکتائی کہیں کچھ ہے کہیں کچھ ہے
تماشہ خود تماشائی کہیں کچھ ہے کہیں کچھ ہے

ظہورِ نُورِ احمد ہی ظورِ حق تعالیٰ ہے
کمالِ جلوہ فرمائی کہیں کچھ ہے کہیں کچھ ہے

دو عالم میں وہ ہی وہ ہے، نہیں دوسرا کوئی
نظر کی حیرت افزائی کہیں کچھ ہے کہیں کچھ ہے

دلِ مضطر کسی کروٹ نہیں آرام پائے گا
یہ بے چینی کی رعنائی کہیں کچھ ہے کہیں کچھ ہے

سرِ بازار ہو کر بھی رہا کرتے ہیں پوشیدہ
پھر اس کی دیکھو رعنائی کہیں کچھ ہے کہیں کچھ ہے

کلیمی شان ہے انکی زبان زد نام ہے اُن کا
یہ اُنکی شانِ گویائی کہیں کچھ ہے کہیں کچھ ہے

زمیں سے آسماں تک نُور اسکا ہے سمایا
اسی کی نور افشائی کہیں کچھ ہے کہیں کچھ ہے

ہے تیری عبدیت کی شان خالدؔ سجدہ کر لے تُو
تیری تو رفعت آرائی کہیں کچھ ہے کہیں کچھ ہے

(16)

خمسہ

(حمد)

میرا دل ہے والا و شیدا تمہارا بھرا ہے میرے دل میں سودا تمہارا
ہے آنکھوں کو حاصل نظارہ تمہارا نہ بھولے گا ہر گز سراپا تمہارا
شناسا تمہارا شناسا تمہارا

تعین سے خود، لاتعین ہے پیدا [1] ہے جلوہ حقیقت، حقیقت ہے جلوہ
یہ کثرتِ وحدت [3] ہی کا سارا نقشہ [4] ہر اک جا پہ ظاہر تم ہی تم ہو مولیٰ
فقط طور پر کیسا جلوہ تمہارا

فضل ہو تو ذرہ، ہو خورشیدِ یکتا کرم ہو تمہارا، تو ادنیٰ ہو اعلیٰ
ہو رحمت تمہاری، تو بن جاؤں اچھا عجب کیا، بنا دے گا قطرہ کو دریا
چڑھے جوش پر جبکہ دریا تمہارا

کرو تم میرے حق میں، جو کچھ بھی چاہو ہوں راضی مجھے، جس طرح بھی نبھاؤ
بناؤ کہ بہتر، یا ابتر بناؤ بگاڑو بناؤ، جلاؤ مٹاؤ
میں بندہ تمہارا ہوں بندہ تمہارا

نہیں جز تمہارے، کوئی بھی سہارا پکارا مصیبت میں، تم کو پکارا
نہیں ہے مجھے، درد وغم اب گوارا نبھاؤ مدد میری کر کے خدارا
فقط ہوں تمہارا تمہارا تمہارا

خطاوار خالدؔ سا، کوئی نہیں ہے بد اطوار خالدؔ سا، کوئی نہیں ہے
سیاہ کار خالدؔ سا، کوئی نہیں ہے گنہگار خالدؔ سا، کوئی نہیں ہے
اسے بخش بھی دیجئے صدقہ تمہارا

[1] اعیاں (نمایاں) [2] جلوت [3] خلوت (اجمال) [4] تفصیل (واحدیت)

خیالستانِ خالدؔ

مجموعہ نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

1

تمہید

اُمتی ہم ہیں تمہارے اس طرف بھی دیکھنا
نورِ حق حق کے دُلارے اس طرف بھی دیکھنا

مالکِ کون و مکاں مختارِ دُو عالم ہو تم
در پہ اِستادہ[1] ہیں سارے اس طرف بھی دیکھنا

ہم صدائیں دے رہے ہیں دیر ے سُن لو ذرا
ہیں کھڑے در پر تمہارے اس طرف بھی دیکھنا

گو سراپا معصیت[2] میں مبتلا ہیں ہم حضور
نام لیوا ہیں تمہارے اس طرف بھی دیکھنا

بحرِ عصیاں کے تلاطم میں پڑی ہیں کشتیاں
وہ غریبوں کے سہارے اس طرف بھی دیکھنا

ہم کسی قابل نہیں لیکن ہیں محتاجِ کرم
سینکڑوں کو تم سنوارے اس طرف بھی دیکھنا

ہم بُرے سے ہیں بُرے لیکن تمہارے ہیں غلام
تم تو مُولا ہیں ہمارے اس طرف بھی دیکھنا

یا وجودیؔ خالدِؔ عاصی پہ ہو نظرِ کرم
رحمتِ عالم کے پیارے اس طرف بھی دیکھنا

1 ادب سے کھڑے ہونا 2 گناہوں میں مبتلا ہونا

(2)

رحمتِ عالم شان تمہاری شافعِ محشر نام تمہارا
عصیاں[1] کرنا عادت میری عفو کرنا کام تمہارا

سردارِ رُسل سرتاجِ شفاعت محبوبِ خدا مطلوبِ دو عالم
شان تمہاری سب سے افضل مانتے ہیں سب نام تمہارا

تم جو نہ ہوتے کچھ بھی نہ ہوتا سارے جہاں کا سب یہ ظہورا
زینتِ اکوان[2] ذات تمہاری فخرِ عوالم نام تمہارا

در پہ تمہارے حاضر ہو کر عرض یہ کرتا ساقیٔ کوثر
پیتا جائے دونوں جہاں میں خالدِ عاصی[3] جام تمہارا

[1] گناہ (غلطی) [2] دو جہاں (کائنات) [3] گناہ گار (کمتر)

(3)

میں پلکوں سے جھاڑوں گا روضہ تمہارا
میں سَر سے اُتاروں گا صدقہ تمہارا

ہے نُورِ خدا رُوئے زیبا تُمہارا
رہے گا بھلا کیسے سایہ تُمہارا

اُٹھا دوں گا ہر اک سے پردہ تُمہارا
میں سب کو دِکھا دُوں گا جلوہ تُمہارا

تجلّی سے کس کے اُڑے ہوش موسیٰ
تھا جلوہ محمدؐ کا جلوہ تُمہارا

سما جاؤ آنکھوں میں تم میری اتنا
کہ دیکھوں ہر اک میں سراپا تُمہارا

میں اپنی خودی کو مٹا دوں گا اتنا
کہ بن جائے گی وہ سراپا تُمہارا

اُنہیں پاکے رہتے خاموش جو ہے
عجب شان کا ہے دیوانہ تُمہارا

مقدر پہ شاداں ہے فضلِ خدا ہے
بنایا جو خالدؔ کو بندہ تُمہارا

4

قسمت سے محمدؐ ہم کو ملے ہیں، اچھے مقدر صلِّ علےٰ
کعبہ کا ہے کعبہ سنگِ در، کونین کے سرور صلِّ علےٰ

ہیں نورِ مجسم جلوۂ حق یکتائے زمانہ شاہِ عرب
محبوبِ خدا ہیں ختمِ رُسل کیا شان ہے اطہر صلِّ علےٰ

ہوئی زینت عرشِ بریں جن سے، پُر نُور عالم جن سے ہوئے
ہیں سایہ فگن سر پر میرے وہ، کفش[1] منور صلِّ علےٰ

ہے شان تیری فخرِ آدمؑ مسجودِ ملائک ذاتِ قدم
مؤمن و ملائک پڑھتے سدا، اللہ کی زبان پر صلِّ علےٰ

وہ جام پہ جام پلادیں گے، مستانہ خود اپنا بنالیں گے
میخانۂ محشر کے مالک ہیں، ساقئی کوثر صلِّ علےٰ

معشوقِ خدا کو خدا کے سوا کوئی کیا سمجھے کوئی کیا جانے
ہے سب سے نرالی شان اُن کی اللہ اکبر صلِّ علےٰ

سجدے میں رہی مصروف جبیں، ہم دونوں جہاں کو بھول گئے
کچھ ایسی ملی لذت اس میں، خود آیا زباں پر صلِّ علےٰ

وہ عرض میری سُن لیتے ہیں، وہ لاج میری رکھ لیتے ہیں
مستغنی[2] ہوں دونوں جہاں سے میں سرکار ہیں سر پر صلِّ علےٰ

خالدؔ کو ہو خوفِ جہنم کیا، کیوں حزن ہو روزِ قیامت کا
محشر کی ہو کیوں کر فکر اُسے ہیں شافعِ محشر صلِّ علےٰ

[1] نعلین [2] بے فکر

(5)

ہو تم محبوب حق کے تم سا اچھا ہو نہیں سکتا
دو عالم میں تمہاری شان والا ہو ہیں سکتا

کری ہو جس کے سر نے سجدہ ریزی آپ کے دَر کی
پھر اُس سَر سے کسی کے دَر کا سجدہ ہو نہیں سکتا

تیرے عاشق کو بس نظرِ مسیحائی تیری ہونا
تیرا بیمار عیسیٰ سے تو اچھا ہو نہیں سکتا

جبینِ ناز کو ہے ناز اپنی جبہ سائی[1] پر
کسی چوکھٹ پہ وہ جھک جائے ایسا ہو نہیں سکتا

بجز تیرے کسی کی دل میں اُلفت ہو نہیں سکتی
سوا تیرے کس کا سر میں سودا[2] ہو نہیں سکتا

مرا دل تیرا کعبہ ہے مکینِ لا مکاں اس میں
تو پھر یہ غیر کا مسکن[3] ہو ایسا ہو نہیں سکتا

بڑھا دو دردِ اُلفت کو مٹا دو عشق میں اپنے
کہو خالدؔ کے حق میں تم سے اتنا ہو نہیں سکتا

[1] سر جھکانا (پیشانی ٹیکنا) [2] دُھن (دیوانگی) [3] گھر

6

مظہرِ ہر دُو جہاں ہو یا محمدؐ مصطفیٰ
تُم مقیمِ لامکاں[1] ہو یا محمدؐ مصطفیٰ

عشق کی روحِ[2] رواں ہو یا محمدؐ مصطفیٰ
حُسن کی تُم جانِ جاں[3] ہو یا محمدؐ مصطفیٰ

رونقِ ہفت[4] آسماں ہو یا محمدؐ مصطفیٰ
ذرہ ذرہ میں نہاں ہو یا محمدؐ مصطفیٰ

ذاتِ اقدس کا تمہاری ہم سے کیا اظہار[5] ہو
ماورائے[6] ایں و آں ہو یا محمدؐ مصطفیٰ

باعثِ تخلیقِ آدم رحمتِ عالم ہو تُم
کار فرمائے جہاں ہو یا محمدؐ مصطفیٰ

مرجعِ ذاتِ احد نُورِ خدا محبوب ہو
حاصلِ ہر انس و جاں ہو یا محمدؐ مصطفیٰ

تُم کو دیکھا حق کو دیکھا شانِ اطہر کیا کہیں
تُم نشانِ بے نشاں ہو یا محمدؐ مصطفیٰ

۱ عرش منزل ۲ جان (اصل، منبع) ۳ محبوب اللہ ۴ سات آسمان ۵ بیان (تعریف)
۶ ادراک وفہم سے بالاتر

بس تمہارے ہی سے حاصل ہے مرادِ زندگی[1]
سب کے تُم روحِ رواں[2] ہو یا محمدؐ مصطفیٰ

آپ کا اِرشاد ہر دل میں اُتر جاتا ہے خود
کس قدر جادو بیاں ہو یا محمدؐ مصطفیٰ

نُورِ ایمان ذاتِ حق ہو مظہرِ ہر دُوسرا
منبعِ[3] ہر کُن فکاں[4] ہو یا محمدؐ مصطفیٰ

خالدِؔ عاصی کو کافی ہے سہارا آپ کا
حامئ بے چارگاں ہو یا محمدؐ مصطفیٰ

[1] مقصد [2] جان [3] اصل (حقیقت) [4] خلائق (کائنات)

7

نُورِ مطلق کبریا ہے نُورِ احمد مصطفیٰ
جلوۂ[1] ذاتِ خدا ہے نُورِ احمد مصطفیٰ

خود مقیمِ لا مکاں ہے ساکنِ ہر اک مکاں
مرکزِ ہر دُوسرا ہے نُورِ احمد مصطفیٰ

مظہرِ ہر جلوہ گر ہے عبدیت خیر البشر
بندہ صورت حق نما ہے نُورِ احمد مصطفیٰ

ساقیٔ کوثر ہے وہ اور شافعِ محشر ہے وہ
بخششِ روزِ جزا ہے نُورِ احمد مصطفیٰ

حشر میں تیرے سِوا خالدؔ کا کوئی بھی نہیں
تیرا ہی اک آسرا ہے نُورِ احمد مصطفیٰ

[1] ظہور

(8)

وہ شانِ اطہر[1] کیا کہنا — اللہ اکبر کیا کہنا
ہیں حُسن حسین محبوبِ خدا — اللہ کے دلبر کیا کہنا
جو مرکزِ ذات و صفات بنے — وہ سب میں ہیں دائر[2] کیا کہنا
جو وجہِ خلقِ عوالم ہے — وہ ذاتِ انور کیا کہنا
محبوبِ خدا سردارِ رُسل — وہ نُورِ منور کیا کہنا
میدانِ حشر کو جیت لیا — ائے ساقیِ کوثر کیا کہنا
محشر میں سب کو نجات ملی — اے شافعِ محشر کیا کہنا
جو عرش پہ جاکر حق سے ملے — پردے کے اندر کیا کہنا
ہے خُلقِ عظیم اخلاق اللہ — وہ بندہ پرور کیا کہنا
ہوئے دونوں جہاں روشن جن سے — وہ نُورِ منور کیا کہنا
بے پردہ آپ کو دیکھ کے میں — ہوں اپنے سے باہر کیا کہنا
ہے حالِ زبوں حالِ اُمت — ہو فضل اب اُن پر کیا کہنا
اک نظرِ کرم چشمِ رحمت — ہوجائے سب پر کیا کہنا

خالدؔ ہے فدا دل اور جان سے
سرکار کے دَر پر کیا کہنا

[1] پاک ذات [2] نافذ (نہاں)

⑨

کونین کا سجدہ گاہ بنا' ایوانِ [1]مدینہ کیا کہنا
احساس جہاں کا میٹ دیا' احسانِ مدینہ کیا کہنا

آزاد کیا ہر بندش سے اور قیدِ جہاں سے دُور کیا
کیوں کر ہو تیرا یہ شُکر ادا' اے جانِ مدینہ کیا کہنا

گہہ [2]عرشِ بریں گہہ جنت ہے' ہر ایک سے بڑھ کر عظمت ہے
سرکار کی ہجرت سے جو بڑھی' ہے شانِ مدینہ کیا کہنا

اِرشاد زبانِ پاک کا ہی' دنیا کے لئے قرآن بنا
یہ آپ کی شانِ اطہر ہے' سلطانِ مدینہ کیا کہنا

اک رازِ حققت پا کر بھی' کچھ ایسا رہا معصوم صفت
اللہ غنی کیا شان تیری' ہے جانِ مدینہ کیا کہنا

ہوں روزِ ازل سے تجھ پہ فدا' اور کوئی نہیں ہے تیرے سوا
ہوجائے کرم کی ایک نظر' سلطانِ مدینہ کیا کہنا

کیا مست فضائیں ہیں تیری' انوار ہیں تیرے سب سے جُدا
پھر کیوں نہ ہو آخر رُوح میری' قربانِ مدینہ کیا کہنا

[1] دربار [2] کیا

کیوں شُکرِ مقدر میں نہ کروں' کیوں تیرے کرم پہ ناز نہ ہو
ہے جبکہ ازل سے سایہ فگن' دامانِ مدینہ کیا کہنا

خادم کے لئے صدقے میں تیرے' دیرینہ تمنا پوری ہو
اب جلد مہیا ہوجائے' سامانِ مدینہ کیا کہنا

محبوبِ خدا کے صدقے میں' معراج ہمیشہ ہوتی ہے
ہر وقت تجلی ریز ہے حق' یہ شانِ مدینہ کیا کہنا

دربارِ رسالت کا صدقہ' خالدؔ کو خدارا کیجئے عطا
مدت سے جو ہے یہ دل میں میرے' ارمانِ مدینہ کیا کہنا

⑩

کسی کی جلوہ فرمائی[1] سے سب کچھ ہے یہاں پیدا
نہ ہوتے وہ نہ ہوتا یہ زمین و آسماں پیدا
سرا پائے دُو عالم بن کے وہ خود آگئے یاں پر
ان ہی قدموں کے باعث ہوگئے ہیں دو جہاں پیدا
حقیقت میں حقیقت[2] ہی کی صورت ہے محمدؐ کی
کیا آدم کو بس اس شکل پر اللہ ہی ہاں پیدا
مجسم نورِ[3] وحدت ہیں سراپا حُسنِ یکتا[4] ہیں
ہوئے ہیں حُسن سے اُن کے حسینانِ جہاں پیدا
حبیبِ کبریا ہو کر جمالِ دُو جہاں بن کر
کہے کُن ہوگئی تخلیقِ عالم لامکاں پیدا
ظہورِ دُو جہاں ہے ایک پَرتو[5] میمِ احمد کا
احد سے بن کے احمد کردئے ہیں انس و جاں پیدا
خدا کے نُور سے نورِ محمدؐ ہوگیا ظاہر
ہوئے نُورِ محمدؐ ہی سے ہیں خالدؔ میاں پیدا

[1] آمد [2] حق [3] لاثانی [4] بے مثال خوبیوں والے (اخلاق اللہ) [5] تجلی

(11)

میری اب لاج رکھ لیجئے سگِ دربار ہوں تیرا
کرم کی اک نظر کیجئے میرے سرکار ہوں تیرا
کہاں جاؤں کسے بولوں میرا ہے کون دنیا میں
سوا تیرے نہیں کوئی مرا اے یار ہوں تیرا
بجز تیرے میں کس کے آگے دامن اپنا پھیلاؤں
تصدق اپنا دے دیجئے یدِ مختار[1] ہوں تیرا
شفاعت کا بھروسہ ہے تیرا یا رحمتِ عالم
عفو کر دیجئے عصیاں سیدِ ابرار ہوں تیرا
گل مقصد سے دامن میرا بھر دیجئے خدارا اب
فضل کر اب بڑھادے دستِ گوہر بار[2] ہوں تیرا
تمنا خالدِ عاصی کی ہے تجھ پر فدا ہونا
تو پوری کردے میں تو فدائے یار ہوں تیرا

[1] قدرت والے [2] دستِ عطا

(12)

ظہورِ دو جہاں ہے جلوۂ یکتا [1] محمدؐ کا
سراپا نورِ حق ہے یہ رُخِ زیبا محمدؐ کا

زبان تعریف سے قاصر سمجھنے میں عقل عاجز
کچھ ایسا مرتبہ ہے ارفع و اعلیٰ محمدؐ کا

میرے دل میں مکیں ہیں اور میری آنکھوں میں نور اُنکا
جدھر میں دیکھتا ہوں پاتا ہوں نقشہ محمدؐ کا

کسی سے کیا غرض دارین میں اور مجھ کو کیا پروا
ہمیشہ سر پہ رہتا ہے میرے سایہ محمدؐ کا

نہ ہوتے آپ تو تخلیقِ عالم کس طرح ہوتی
ہوا کونین جو پیدا، بنا پردہ محمدؐ کا

جمالِ روئے انور سے ہویدا حُسنِ خالق ہے
مزین [2] عرش کو کرتا ہے نقشِ پا محمدؐ کا

کسی پر کس طرح پڑتی نظر جز ذاتِ اقدس کے
میرا دل ہوگیا ہے والا و شیدا محمدؐ کا

خدا کی شان والا ہے جو سودائی [3] ہے حضرت کا
ہے حق سے ربط اُس کو جو ہے دیوانہ محمدؐ کا

ہوں میں اک عبد اُن کا جو کہ ہیں عبدِ محض خالد
اسی نسبت سے مجھ کو مل گیا اللہ محمدؐ کا

[1] بےنظیر [2] زینت [3] دیوانہ

(13)

بندہ ہوں آپ کا محمدؐ بندہ ہوں آپ کا
شیدا ہوں آپ کا محمدؐ شیدا ہوں آپ کا

سارے حجاب اُٹھ گئے باقی نہ کچھ رہا
پردہ ہوں آپ کا محمدؐ پردہ ہوں آپ کا

میں جو چمک رہا ہوں تو بس ضوئے[1] یار سے
زرہ ہوں آپ کا محمدؐ زرہ ہوں آپ کا

آپ ہی تجلّی ریز ہیں سب جلوہ گاہ میں
جلوہ ہوں آپ کا محمدؐ جلوہ ہوں آپ کا

آپ ہی کا روئے زیبا ہے تخلیقِ کائینات
نقشہ ہوں آپ کا محمدؐ نقشہ ہوں آپ کا

آپ ہی ہیں سب کے مالک و مختارِ دو جہاں
منشا ہوں آپ کا محمدؐ منشا ہوں آپ کا

رُخ کو دکھا کے آپ نے بیخود بنادیا
چہرہ ہوں آپ کا محمدؐ چہرہ ہوں آپ کا

اپنے گدائے ادنیٰ کو سب کائینات دی
کیا کیا ہوں آپ کا محمدؐ کیا کیا ہوں آپ کا

خالؔد کے حالِ زار پہ کیا کیا کرم ہوا
دریا ہوں آپ کا محمدؐ دریا ہوں آپ کا

[1] نور

(14)

بندہ ہوں ازل ہی سے رسولِ عربی کا
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی کا

عاصی ہوں گنہگار ہوں مجرم بھی ہوں لیکن
مدّاح ہوں پروردہ ہوں بندہ ہوں نبیؐ کا

آنکھوں میں ہیں آنسو تو تپش دل میں نہاں ہے
ہم رنگ ہوں تابع ہوں اویسِ قرنی کا

رحمت تیری انعام تیرا عام ہے یا رب
مجھ کو بھی دکھا چہرۂ پُر نُور نبیؐ کا

جو کچھ بھی ہو ہو جائے چلوں سُوئے مدینہ
خالدؔ یہی مدت سے ہے منشا مرے جی کا

(15)

بندہ ہوں محمدؐ کا دیوانہ محمدؐ کا
میں کر چکا اپنے کو نذرانہ محمدؐ کا

محبوب خدا کے ہیں کونین کے مالک ہیں
پھر تم ہی کہو ہوگا کیا کیا ہوگا نہ محمدؐ کا

قسمت کا دھنی وہ ہے عالم کا غنی وہ ہے
فرزانوں سے فرزانہ[1] دیوانہ محمدؐ کا

اُس جام کا کیا کہنا جو ساقیؐ کوثر دے
پیمانوں سے بہتر ہے پیمانہ محمدؐ کا

یاں ساغرِ وحدت تو ہر وقت ہی چلتا ہے
یہ مرکزِ مستی[2] ہے میخانہ محمدؐ کا

دل میں میرے ہر دم ہے اُلفت شہہ بطحیٰ کی
سر میں مرے سودا[3] ہے روزانہ محمدؐ کا

جنت کی حقیقت کیا بطحیٰ کے مقابل میں
ہے عرشِ خدا[4] کا خود کاشانہ محمدؐ کا

کیوں دیکھ کے محشر میں خالدؔ تجھے حیراں ہے
کیا جان گئے تُو ہے مستانہ محمدؐ کا

[1] ہوش مند [2] بے خودی (توحید) [3] دُھن [4] تخت قدرت

16

نُورِ مطلق بخدا ساقیِ کوثر ہیں آپ
مظہرِ ذاتِ خدا سب سے مطہر ہیں آپ

آپ ہی سے ہوئی تخلیقِ عوالم کی بِنا
رحمتِ ہر دو جہاں شافعِ محشر ہیں آپ

عبدیت[1] میں بھی ہیں یکتائے زمانہ واللہ
شبِ معراج میں خود عرشِ بریں پر ہیں آپ

آپ ہی سے ہوئی دیکھو تو بِنائے اسلام
بانیِ و کعبۂ اللہ اکبر ہیں آپ

نُورِحق، نُورِ مبیں، نُورِ قمر شمس انجم[2]
نُورِ انوارِ جہاں معدن[3] انور ہیں آپ

آپکا کوئی بھی ہمسر نہیں دو عالم میں
سب کے محبوب ہیں اللہ کے دلبر ہیں آپ

آپ ہی سے تو خدا کو یہ جہاں جان لیا
سچ ہے اللہ کے نائب تو سراسر ہیں آپ

دل و جان آپ پر صدقہ ہے میرا ایمان قربان
میں سراپا ہوں فدا یہ میرا مظہر ہیں آپ

آپ کے دامنِ رحمت سے ہے یہ وابستہ
فضل کر خالدِؔ عاصی کے تو رہبر ہیں آپ

[1] بندگی [2] تارے [3] خزانہ

17

ظہورِ خدا ہے جمالِ محمدؐ فنائے خودی ہے خیالِ[1] محمدؐ
سراپائے حق[2] ہے سراپائے محمدؐ کلامِ خدا قیل و قالِ[3] محمدؐ
نہیں کوئی حضرت کا ہمسر جہاں میں دو عالم میں کب ہے مثالِ محمدؐ
جو رُتبہ ہے اِن کا بھلا کون سمجھے خدا جانے جو کچھ ہے حالِ[4] محمدؐ
کہوں گا یہ مولا ہیں میں عبد اُن کا کریں گر فرشتے سوالِ محمدؐ
محمدؐ کو تھی یاد ہر دم خدا کی خدا کو تھا از بس خیالِ محمدؐ
شفیع الامم کے تصدق میں یا رب مجھے بخش دے بہرِ آلِ محمدؐ
مجھے کیا غرض ذکر سے فکر سے اب مجھے بس ہے کافی خیالِ محمدؐ

یہ حضرت ہی خود ذاتِ مطلق[5] ہیں خالدؔ
ظہورِ دو عالم و مآلِ[6] محمدؐ

[1] تصور [2] ہونہ ہو(جلوہ) [3] ندا (ارشادات) [4] عظمت(رتبہ) [5] ذات حق
[6] جلوہ گاہ

(18)

دو عالم کے مطلوب پیارے محمدؐ
میں قربان حق کے دُلارے محمدؐ

سراپائے حق نُورِ مطلق ہیں واللہ
ہمارے محمدؐ ہمارے محمدؐ

فقط تھے سلیمان دنیا کے حاکم
دو عالم کے مالک ہمارے محمدؐ

زلیخا تھی بس ایک یوسف کی عاشق
خدا کے ہیں محبوب پیارے محمدؐ

ہوئے نُورِ احمد سے پیدا دو عالم
ظہورِ خدا ہیں ہمارے محمدؐ

میری بے کسی پر ہو نظرِ تراحم
میں زندہ ہوں تیرے سہارے محمدؐ

میری بگڑی قسمت بھی للّٰہ بنادو
ہزاروں کی بگڑی سنوارے محمدؐ

اسی وقت ہوجاتی ہے مشکل آساں
اگر دل سے کوئی پکارے محمدؐ

نہیں ہے غرض دیر و کعبہ سے خالد
میرا دین و ایمان ہیں پیارے محمدؐ

(19)

ہیں آنکھیں میری جلوہ گاہِ محمدؐ
میرا دل ہے آرام گاہِ محمدؐ

رہے گی مجھے فکرِ دارین اب کیوں
ہے کافی مجھے اک نگاہِ محمدؐ

تخیل ہے اُن کا تصور ہے اُن کا
نہیں ہوں ہیں بس مجھ میں شاہِ محمدؐ

دو عالم سے ہر دم بری مجھ کو رکھا
عطائے و قدرت و جاہِ[1] محمدؐ

فنا کرکے خالدؔ بقاء دائمی دے
وہ نظرِ شفقت و راہِ محمدؐ

[1] عظمت (وقار)

(20)

نورِ خدا بشر نما صلِ علیٰ محمدؐ
مرأتِ [1] ذاتِ کبریا صلِ علیٰ محمدؐ

رازِ حق کے آستانہ صلِ علیٰ محمدؐ
جلوۂ ربّ دُوسَرا صلِ علیٰ محمدؐ

مظہرِ رحمتِ اتم فضلِ کرامتِ اُمم
شافعِ عرصۂ [2] جزا صلِ علیٰ محمدؐ

صاحبِ عرشِ لامکاں سید و افضلِ جہاں
محبوب و دلبرِ خدا صلِ علیٰ محمدؐ

مرجعِ کائینات ہیں منبعِ نُورِ ذات ہیں
معدن و مخزنِ عطا صلِ علیٰ محمدؐ

خلق ہے آپ پر فدا آپ حبیب کبریا
عاشق ہے آپ پر خدا صلِ علیٰ محمدؐ

حمدِ خدا تیری ثنا، وصف ہو تیرا کیا ادا
پڑھتے ملک ہیں اور خدا صلِ علیٰ محمدؐ

شانِ وجود آپ ہیں حُسنِ ظہور آپ ہیں
ختمِ رُسل و مُبتدا [4] صلِ علیٰ محمدؐ

طٰہٰ و **یٰسین** نام ہے **انّا فتحنا** کام ہے
اب دستگیری ہو ذرا صلِ علیٰ محمدؐ

باعثِ خلق آفریں گنجِ خفیٰ [3] کے نازنین
خالد ہے آپ پر فدا صلِ علیٰ محمدؐ

[1] آئینہ [2] میدانِ قیامت [3] خزانہ [4] ابتداء

21

تیری ذات ہے شمعِ وحدت محمدؐ تیری شان ہے نُورِ کثرت محمدؐ
بنایا خدا تم کو محبوب اپنا کیا تُم پہ ختمِ رسالت محمدؐ
کیا سب نبیوں کا سردار تم کو خدا نے یہ دی تم کو عظمت محمدؐ
اگر تم نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا خدا کی خدائی میں شہرت محمدؐ
ہوا تم پہ قربان روزِ ازل سے جو دیکھا تیری شان و شوکت محمدؐ
بُرا ہوں بھلا ہوں مگر ہوں تمہارا نہ چھوڑوں گا دامانِ رحمت محمدؐ
مدد ہو میری بہرِ حسنینؓ اب تو میری ہوگئی پست ہمت محمدؐ
بگاڑو بناؤ میرے تم ہو مالک خدا کے ہو تم دستِ قدرت محمدؐ
تم ہی گر بناؤ تو بن جائے گی سب میری جو کہ ہے بگڑی قسمت محمدؐ
ہو نظرِ کرم حالِ خستہ پہ میرے مٹا دیجئے میری کلفت[1] محمدؐ
میرا کون ہے تم سوا دو جہاں میں کہوں کس سے میں اپنی حالت محمدؐ
کہ ہو فکر کیوں اپنے عصیاں[2] کی مجھ کو مجھے بس ہے تیری شفاعت محمدؐ
سکون قلبِ مضطر کو لِلّٰہ دیجئے تڑپتے ہوئے گزری مدت محمدؐ
خدا کے لئے لاج رکھ لے تو میری تیرے ہاتھ ہے میری عزت محمدؐ
نہ کر فکر تو کچھ بھی خالدؔ کسی کی دو عالم میں کافی ہے حضرت محمدؐ

[1] مصیبت [2] گناہوں

(22)

نورِ مطلق روئے احمد ہی میں پیدا دیکھ کر
کہہ اُٹھے صل علیٰ سب حسنِ یکتا دیکھ کر

دیکھ کر صورت کسی کی کھو دیئے ہوش و حواس
محوِ حیرت بن گئے سب روئے زیبا دیکھ کر

ارتباطِ عبد و رب کا فہم جو تھا پالیا
ذاتِ احمد میں وجودِ حق تعالیٰ دیکھ کر

لڑ کھڑا کر پائے اقدس پر نگوں سر ہوگیا
جامِ وحدت چشمِ ساقی میں چھلکتا دیکھ کر

جانتا میں کچھ نہیں کیا ہیں قیودِ بندگی
سجدہ کر لیتا ہوں بس نقشِ کفِ پا دیکھ کر

گنجِ مخفی[1] میں رہو یا حسنِ تشبیہہ میں چھپو
جانتا ہوں آپ کو میں تو رہوں گا دیکھ کر

شکر ہے خالد قدومِ پاک ہی پر سر رہا
اپنی ہستی میں محمدؐ کا سراپا دیکھ کر

[1] شانِ تنزیہ

(23)

یا رسولِ عربی کون و مکاں کے مالک
چشمِ رحمت ہو ادھر دونوں جہاں کے مالک

لاج میری ہے تیرے ہاتھ حضورِ والا
یا شفیع الامم محشر کے جناں[1] کے مالک

تیرے نعلین پہ میں کیا ہیں دو عالم قربان
فضل کر مجھ پہ بھی میرے دل و جان کے مالک

شانِ اطہر تیری معراج سے خود ظاہر ہے
صاحبِ **کُنْ فَیَکُوْنُ** عرشِ زماں کے مالک

رونقِ دہر[2] تیری ذاتِ مقدس سے ہوئی
فخرِ آدم ہے تُو اے نازِ بتاں کے مالک

آیا بے نام و نشان[3] تیرے ہی سے امکاں[4] میں
مظہرِ کُل ہے تُو اے نام و نشاں[5] کے مالک

ہوئی تخلیق عوالم کی تیرے صدقے میں
منبع نورِ خدا جلوہ کناں کے مالک

تُو ہے محبوبِ خدا ختم رُسل شانِ احد
صاحبِ لوح و قلم عرش و زماں کے مالک

اس سگِ در کو تیرا آستاں ہی کافی ہے
خالدؔ زار کے سرکار میاں کے مالک

1 جنت 2 دوعالم 3 ذاتِ حق 4 تخلیق (مخلوق) 5 اسماء وصفات

24

یا محمدؐ مصطفیٰؐ صَلِّ علیٰ رُوحِیْ فِداکَ
صاحبِ عرشِ عُلیٰ صَلِّ علیٰ رُوحِیْ فِداکَ
شانِ نورِ کبریا صَلِّ علیٰ رُوحِیْ فِداکَ
جلوۂ ذاتِ خدا صَلِّ علیٰ رُوحِیْ فِداکَ
سید و ختم رُسل و باعثِ خلق آفرین
یا شہہ خیرالورا صَلِّ علیٰ رُوحِیْ فِداکَ
نازنینِ ربِ اکبر نُورِ حق خیرالبشر
رحمتِ ہر دوسرا صَلِّ علیٰ رُوحِیْ فِداکَ
ہم کو بھی اپنا تصدق آپ دلوا دیجئے
یا حبیبِ کبریا صَلِّ علیٰ رُوحِیْ فِداکَ
آپ ہیں مختارِ کُل یا رحمت للعالمین
منبعِ جود و عطا صَلِّ علیٰ رُوحِیْ فِداکَ
اک اشارہ ہو تو بن جاتی ہیں ساری بگڑیاں
ذاتِ حق حاجت روا صَلِّ علیٰ رُوحِیْ فِداکَ

آپ کی شانِ کریمی ہے محیطِ[1] دوجہاں
آپ ہیں بحرِ سخا صَلِّ علیٰ رُوحِی فِداکَ
اک شعاعِ نُورِ انور سے ہوئے روشن جہاں
آپ ہیں شمس الضحیٰ صَلِّ علیٰ رُوحِی فِداکَ
ہے شبِ معراج کیسی دوجہاں پُر نُور ہیں
آپ ہیں بدرالدجیٰ صَلِّ علیٰ رُوحِی فِداکَ
حشر میں خالدؔ کو کافی ہیں شفیع المذنبین
شافعِ روزِ جزا صَلِّ علیٰ رُوحِی فِداکَ

[1] ادراک (سائیہ فگن)

25

نُورِ مطلق تیرا جلوہ سیدِ عرب و عجم
شانِ حق تیرا سراپا سیدِ عرب و عجم

سب سے اول سب سے آخر حاضر و ناظر ہے تُو
سب میں پنہاں سب سے پیدا سیدِ عرب و عجم

یہ زمین و آسماں عرشِ بریں لوح و قلم
نُور سے تیرے بنے یا سیدِ عرب و عجم

زینتِ کون و مکاں ذاتِ مقدس ہے تیری
فخرِ آدم تیرا چہرہ سیدِ عرب و عجم

دونوں عالم نُورِ انور سے تیرے ظاہر ہوئے
کچھ نہ تھا پہلے ہویدا[1] سیدِ عرب و عجم

جلوہ گر دونوں جہاں میں نُورِ انور ہے تیرا
سب میں ہے تیرا ہی جلوہ سیدِ عرب و عجم

وہ تو نابینا ہے گر نہ دیکھے جا بجا
جلوہ گر تیرا سراپا سیدِ عرب و عجم

دین و دنیا میں نہیں تیرے سوا کوئی نہیں
ہو عطا کچھ اپنا صدقہ سیدِ عرب و عجم

گوکہ عاصی پُر خطا ہوں پر ہوں ادنیٰ اُمتی
ناز ہے بندہ ہوں تیرا سید عرب و عجم

تیرا بندہ تیرے فضل و لطف کا محتاج ہے
رحم کر خالد ہے تیرا سیدِ عرب و عجم

[1] ظاہر

(26)

مظہرِ خدا ہیں کون آپ ہیں خدا کی قسم
شانِ مصطفیٰ ہیں کون آپ ہیں خدا کی قسم

آپ ہی سے ہے پُر نُور ذرہ ذرہ عالم کا
نُورِ کبریا ہیں کون آپ ہیں خدا کی قسم

آپ کو خدا نے خود کردیا عطا سب کچھ
نائبِ خدا ہیں کون آپ ہیں خدا کی قسم

آپ فاش ہیں لیکن ادراکِ عقل عاجز ہے
سر[1] دوسَرا ہیں کون آپ ہیں خدا کی قسم

سب ہیں آپ کے مظہر سب سے آپ ہیں اطہر
دلبرِ خدا ہیں کون آپ ہیں خدا کی قسم

سب کے اول و آخر سب کے ظاہر و باطن
آپ کے سوا ہیں کون آپ ہیں خدا کی قسم

آپ سب میں دِکھتے ہیں آپ ہی کو پاتے ہیں
چشم کی ضیا[2] ہیں کون آپ ہیں خدا کی قسم

[1] راز [2] روشنی

جام پی کے ہاتھوں سے فیض پا رہے ہیں سب
معدنِ[1] عطا ہیں کون آپ ہیں خدا کی قسم

آپ کو بتائیں کیا آپ کون ہیں کیا ہیں
سب سے ماوریٰ[2] ہیں کون آپ ہیں خدا کی قسم

میں نہیں ہوں خود ہیں آپ میرا ہیں سراپا آپ
مجھ سے رُونما ہیں کون آپ ہیں خدا کی قسم

اللہ پیر ہیں میرے شمسِ دیں وجودیؒ بھی
میرے ناخدا ہیں کون آپ ہیں خدا کی قسم

خالدِ عاصی بندہ کو فکر کیا قیامت کی
شافعِ الوریٰ[3] ہیں کون آپ ہیں خدا کی قسم

[1] کان (Mine) [2] سوا (اعلیٰ) [3] روزِ جزا (عظیم)

(27)

شفاعت کے حامی رسولِ خدا ہیں
جو سب سے آخر جو سب کی بِنا ہیں
مجھے خوفِ دنیا ہو کیوں حُزنِ[1] محشر
محمدؐ عفو پر جو روزِ جزا ہیں
عجب شانِ اقدس ہے محشر میں دیکھو
شفیع الامم رحمتِ دُوسَرا ہیں
نہ پوچھو کہ ہیں کون کیا ہے حقیقت
حبیبِ خدا مظہرِ کِبریا ہیں
عجب شان ہے ذاتِ احمد کی دیکھو
حقیقت میں حق ہو کے بندہ نما ہیں
سراپا کسی کا نظر آئے گا کیوں
میرے چشم و دل میں وہ جلوہ نما ہیں
میرا دل ہے نُورِ محمدؐ سے روشن
میری چشم کے خود وہ نُورِ ضیا[2] ہیں
یہ خالدؔ فدائی ہے اُن کا ازل سے
ابد تک جو محبوبِ ربُ العلیٰ ہیں

[1] غم [2] اجالا

28

جان و دل ایماں و دیں سرکار کے قابل نہیں
نذر ہوں میں خود اگرچہ یار کے قابل نہیں

رحم کر سب جانتا ہے تُو کروں کیا عرض حال
حالتِ خستہ[1] میری اظہار کے قابل نہیں

کر کے باتیں پیار و الفت کی لیا عاشق کا دل
پھر جلانا اس کا تو دلدار کے قابل نہیں

رحم کر طاقت نہیں مجھ میں سہوں تیرے ستم[2]
دل رہا میرا کسی آزار کے قابل نہیں

مجھ کو رکھ ثابت قدم الفت میں ہے منظور سب
گو تیرے عاشق کا یہ سرٔ دار[3] کے قابل نہیں

کر عطا چشمِ بصیرت تا کہ میں دیکھوں تجھے
چشمِ ظاہر تو تیرے دیدار کے قابل نہیں

چشمِ رحمت چاہیئے بیمارِ الفت پر تیرے
نظرِ قہر و غصہ حالِ زار کے قابل نہیں

سرفرازی ہوگی طیبہ میں بلالو یا رسولؐ
گو تیرا خالدؔ تیرے درباد کے قابل نہیں

[1] ابتر [2] جفا(آزمائش) [3] سولی

(29)

اے نُورِ خدا محبوبِ خدا، میں کیا ہوں ہیں دونوں جہاں قربان
مرا دین فدا ایمان فدا، میں کیا ہوں ہیں دونوں جہاں قربان

اے نورِ مجسم جلوۂ حق، اے مظہرِ یکتا ذاتِ احمد
ہے شان تیری لولاک لما، میں کیا ہوں ہیں دونوں جہاں قربان

ہر اک سے ہے اطہر ذات تیری ہے فخرِ دو عالم شان تیری
واہ صَلِّ علیٰ واہ صَلِّ علیٰ میں کیا ہوں ہیں دونوں جہاں قربان

تیری شان عوالم سے برتر تیری ذات دو عالم میں سائر
وحدت کے مقیم اور بندہ نما میں کیا ہوں ہیں دونوں جہاں قربان

30

محمدؐ باعثِ خلق آفریں[1] ہیں یعنی سب کچھ ہیں
کمالِ عشق ہیں حُسنِ حسین ہیں یعنی سب کچھ ہیں

بتاؤں کیا کہ کیا ہیں، کیا نہیں ہیں یعنی سب کچھ ہیں
میرے مُولا ہیں جو طیبہ نشیں ہیں یعنی سب کچھ ہیں

ہیں محبوبِ خدا فخرِ عوالم مظہرِ یکتا
رسُول اللہ شفیع المذنبین ہیں یعنی سب کچھ ہیں

میں رازِ احدیت[2] کو پالیا ہوں اپنے ہی دل میں
میرے آقا ہی وحدت[3] کے مکیں ہیں یعنی سب کچھ ہیں

دُو عالم نُورِ اطہر ہی سے اِن کے ہو گئے پیدا
حبیبِ کبریا نُورِ مبیں ہیں یعنی سب کچھ ہیں

خدا کا ناز اِن کے رُوئے انور سے ہویدا[4] ہے
نیازِ عبدیت میں نازنیں ہیں یعنی سب کچھ ہیں

کسی کے راز کو پاکر جو ہم خاموش بیٹھے ہیں
سرِ بازار ہیں خلوت نشیں ہیں یعنی سب کچھ ہیں

ہے جس کی یاد اس دل میں وہی رہتے ہیں آنکھوں میں
کہوں کیا میری وہ جانِ حزیں[5] ہیں یعنی سب کچھ ہیں

نہ سمجھو اُن کو تو ہر وقت سب سے دُور رہتے ہیں
جو دیکھو تو وہ شہ رگ سے قریں ہیں یعنی سب کچھ ہیں

ہے جس کا ناز اس سر میں اُسی سے ہے نیاز حاصل
کہ خالدؔ میں وہ خود ہی بالیقیں ہیں یعنی سب کچھ ہیں

۱ قابل مدح (بہتر) ۲ مرتبۂ ذات ۳ اجمالیہ ۴ ظاہر ۵ غمگین

(31)

میں اپنی ذات میں خیر الوریٰ کو دیکھ کر خوش ہوں
میں اپنے میں وجودِ مصطفیٰ کو دیکھ کر خوش ہوں
مٹی دل سے جو ظلمت نُور ہی بس نُور تھا پیدا
سراپا اپنے میں نُورِ خدا کو دیکھ کر خوش ہوں
میرے انداز ہیں ایسے مقید ہو نہیں سکتے
میں ہر انداز میں اُن کی ادا کو دیکھ کر خوش ہوں
کفر[1] ٹوٹا میرا اور ہوگئی تکمیلِ دیں حاصل
میں اپنے میں بُتِ کافر[2] ادا کو دیکھ کر خوش ہوں
جو مارا سر زمیں پر اضطرابِ[3] دل کی حالت میں
میں سجدے میں بس اُن کے نقشِ پا کو دیکھ کر خوش ہوں
کسی کی بے نیازی کو نیازِ عشق میں پاکر
میں اپنی عاجزی میں کبریا کو دیکھ کر خوش ہوں
مرا خود دَرد ہی دَردِ درونِ[4] ہر دُو عالم ہے
میں پہلو میں دلِ دَرد آشنا کو دیکھ کر خوش ہوں
اسیرِ[5] دامِ گیسو کرلیا دونوں عالم کو
میں اُن کے شانوں پر زلفِ دوتا کو دیکھ کر خوش ہوں
جمالِ یار میں حسنِ کمالِ ناز کو پاکر
میں خالدؔ عبدیت میں حق نما کو دیکھ کر خوش ہوں

[1] انانیت [2] صنم (محبوب) [3] بے چینی [4] چھپاہوا [5] مقید

32

محمدؐ مصطفٰی صلِ علیٰ نُورِ خدا تُم ہو
حبیبِ خالقِ مطلق شفیعِ دُوسَرا تُم ہو

جو دیکھے چشمِ باطن سے سراپا آپ کا حضرت
تو ہو معلوم اُس کو نُورِ حق عینِ خدا تُم ہو

تُمہارے نُور نے دونوں جہاں کو نُور بخشا ہے
خدا کے نُور سے تُم ہو حبیبِ کبریا تُم ہو

ہو تُم ہی مظہرِ کون و مکاں نُورِ جہاں مولا
جو سچ پوچھو تو سب کچھ تُم ہی ہو سب سے جُدا تُم ہو

نہیں ہے غیر کوئی بلکہ سب کچھ عینِ ہستی ہے
ہر اک کی ابتدا تُم ہو ہر اک کی انتہا تُم ہو

جو چاہا دیکھنا خود کو خدا پیدا کیا تُم کو
خدا کی شکل تُم ہو خود خدا کا آئینہ تُم ہو

ہو تُم ہی پھول باغِ احدیت کے اور وحدت کے
گلستانِ دُو عالم کی بہارِ جانفزا تُم ہو

نہ تھا سایہ لطافت[1] کس قدر تھی جسمِ اقدس میں
سراپا نُورِ مطلق یا محمدؐ مصطفیٰ تُم ہو

خدا نے خود شبِ معراج میں آئینہ بینی کی
نشانِ احدت تُم ہو سراپائے خدا تُم ہو

کہونگا ظاہرہ سب سے اگر یہ جان بھی جائے
محمدؐ مصطفےٰ صل علیٰ عینِ خدا تُم ہو

نگاہِ لطف کیجئے خالدؔ خستہ پہ ائے مولا
حبیبِ کبریا تُم ہو شفیع دُوسَرا تُم ہو

[1] نورِ مجسم

33

محمدؐ سرورِ عالم شفیع المذنبین تم ہو
ظہورِ دوجہاں ہو رحمۃ للعالمین تم ہو

جو دیکھے چشمِ ظاہر سے ان سے دُور ہو ہر دم
جو دیکھے چشمِ حق بیں سے توشہ رگ سے قریں تم ہو

سراپا ذاتِ مطلق جلوۂ حق مظہرِ کامل
نہاں[1] ہر ایک میں تم ہو اور پھر نورِ مبیں تم ہو

نہ ہوتے تم تو پیدا ہی نہ ہوتی خلقتِ عالم
بِنائے دُو جہاں ہو تم ظہورِ آں و ایں[2] تم ہو

خدا کہنے میں خالدؔ ان کو گرچہ ہے ادب مانع
حبیبِ خالقِ یکتا خدا کے نازنیں تم ہو

[1] پسِ پردہ [2] اشیاء

(34)

تیرے دربار میں کس کی کمی ہے یا رسول اللہ
تیری سرکار سب کو دیکھتی ہے یا رسول اللہ

تیرے صدقے میں میری زندگی ہے یا رسول اللہ
تیری ہی دید[1] میری بندگی ہے یا رسول اللہ

تصرف[2] میں تیرے دونوں جہاں، عالم پہ قبضہ[3] ہے
تُو مالک سب کا جانِ ہاشمی ہے یا رسول اللہ

بِنا[4] سب کی، بَنا سب کا، حبیبِ خالقِ اکبر
تیرے ہی کو تو دنیا مانتی ہے یا رسول اللہ

کمالِ عشق ہے، معشوق عاشق بن گیا تیرا
عجب یہ انجذابِ[5] عاشقی ہے یا رسول اللہ

بگڑتے جاتے ہیں لیکن سنور جاتے ہیں ٹھوکر سے
تیری رحمت کی کیا شانِ غنی ہے یا رسول اللہ

جدھر دیکھوں تیرا رہتا ہے بس پیشِ نظر جلوہ
کچھ ایسی دل میں صورت بس گئی ہے یا رسول اللہ

[1] دیکھتے رہنا [2] اختیار [3] حکومت [4] باعثِ تخلیق [5] جمع الجمع (فنا ہو جانا)

پلا کر جامِ وحدت اپنا متوالا بنا ڈالا
مجھے دونوں جہاں سے بیخودی ہے یا رسول اللہ
گرا ہوں بیخودی میں بھی تو سر ہے تیرے قدموں پر
ہوں نازاں میری حرکت ہوش کی ہے یا رسول اللہ
ہوں دُور اُفتادہ[1] لیکن مجھ کو تیرا ہی تصور ہے
تیری ہی بارگاہ میں حاضری ہے یا رسول اللہ
غریبوں کا تُو حامی ہے بنادیتا ہے تقدیریں
میں قربان جاؤں تُو ایسا دھنی ہے یا رسول اللہ
خدارا وصل سے خالدؔ کو اپنے شاد کردینا
تیری فرقت[2] قیامت بن گئی ہے یا رسول اللہ

[1] باادب کھڑا [2] جُدائی (دُوری)

35

ہو نُورِ خدا محبوبِ خدا یا رسول اللہ یا حبیب اللہ
میں تم پہ فدا میری جان فدا یا رسول اللہ یا حبیب اللہ
جُز آپ کے جائے کس دَر پر؟ آتا ہی نہیں کوئی اور نظر
کچھ اب تو دِلا اپنا صدقہ یا رسول اللہ یا حبیب اللہ
ہے رحمتِ عالم شان تیری، عصیاں کی میرے ہے کیا ہستی[1]
ہوجائے اشارہ عفوِ خطا یا رسول اللہ یا حبیب اللہ
اب کشتی پڑی منجدھار میں ہے اور اس پہ تلاطم[2] طوفاں کا
تُم پار لگادو بیڑا میرا یا رسول اللہ یا حبیب اللہ
کونین کے مالک آپ ہی ہو، ہوجائے وہی جو آپ کہو
میری بگڑی بنادو بہرِ خدا یا رسول اللہ یا حبیب اللہ
یہ اُمتی آپ کا ہے مُولاؐ اس کا نہیں کوئی آپ سِوا
خالدؔ پہ ہو چشمِ کرم کی نگاہ یا رسول اللہ یا حبیب اللہ

[1] وقعت (Value) [2] ہنگامہ

36

خدا کا گھر ہے ساجد تیرے در پر یا رسول اللہ
تیرا دَرعرشِ اعظم سے ہے بڑھ کر یا رسول اللہ
ہو سب اعیان[1] کے تم خاص مظہر یا رسول اللہ
سراپا ہو ظہورِ ربِ اکبر یا رسول اللہ
یہی ہے آرزو دل کی یہی ہے التجا تجھ سے
تیرے نعلین کا سایہ ہو سر پر یا رسول اللہ
ہو تم ہی مرکز ہر دائرۂ[2] واجب و ممکن
ہوے کونین تم سے ہی منور یا رسول اللہ
بنے محبوب حق کے پائے ایسا مرتبہ اعلیٰ
کیا حق انبیاء کے تم کو سرور یا رسول اللہ
تمنائے دلی ہے ایسا سجدہ ہو ادا مجھ سے
جبیں سائی[3] ہو میری تیرا دَر یا رسول اللہ
خدارا میرے پہلو سے صدا لبیک کی دینا
پکارا ہے جب میرے دل نے تڑپ کر یا رسول اللہ

[1] اعیانِ ثابتہ اشیاء [2] قوسین [3] سجدہ ریزی

تمھیں سے سب نے پہچانا خدا کو ورنہ کیا جانے
کہ تم سے پہلے بھی تھا رب اکبر یا رسول اللہ

رہے پیشِ نظر میرے تیرا ہی جلوہ ہر لحظہ
رہے دل میں میرے بس تیرا ہی گھر یا رسول اللہ

تمہارا اُمتی ہوں پُرسشِ روزِ قیامت کا
ہو جب پلّہ[1] پہ تم پھر مجھ کو کیا ڈر یا رسول اللہ

کیا حق اپنی رحمت کو تیرے ہی حکم کے تابع
رکھا تاجِ شفاعت تیرے سر پر یا رسول اللہ

مُجسم نورِ مطلق ہو لطافت[2] کی دلیل ہے یہ
کمر سے پٹکہ[3] جو آیا نکل کر یا رسول اللہ

میرا ایماں و دیں تم ہو نہیں میں جانتا کچھ بھی
ہو تم مذہب میرے اور رب و رہبر یا رسول اللہ

محمدؐ نامِ نامی جو ہے تیرا اس کے میں قربان
لکھا پہلے خدا عرشِ بریں پر یا رسول اللہ

اسی دم اپنے دامانِ شفاعت میں چھپا لینا
پکارے جب یہ خالد روزِ محشر یا رسول اللہ

[1] حمایتی (حامی) [2] نورانیت [3] یہ واقعہ اور معجزہ ہے

37

کونین کے مالک سرورِ دیں سرکار میرے مکی مدنی
قربان یہ دل یہ جانِ حزیں سرکار میرے مکی مدنی
ملا آستاں آپ کا قسمت سے کیا خوب مقدر میرے بنے
سجدے میں رہی مصروف جبیں سرکار میرے مکی مدنی
خود روزِ ازل معراج ہوئی جو یہاں پہ ہوئی وہ آج ہوئی
اے صاحبِ تاجِ عرشِ بریں سرکار میرے مکی مدنی
ہو نُورِ خدا اور ختمِ رُسل محبوبِ اللہؐ مطلوبِ کُل
ہو ساقیٔ کوثر حُسن حسینؐ سرکار میرے مکی مدنی
ہے آپ پہ دل اور جاں فدا، میرا دین فدا ایمان فدا
اے بانیٔ کعبہ طیبہ نشیں سرکار میرے مکی مدنی
جلوؤں کی نمائش میں چھپ کر، کیا بانکی نرالی ادا پائی
وحدت کے مکیں شہہ رگ سے قریں سرکار میرے مکی مدنی
رکھ لاج میری یا شاہِ زمن[1] سلطانِ عوالم نُورِ قدم
میرا آپ سوا اب کوئی نہیں سرکار میرے مکی مدنی
مقصودِ عوالم شان تیری مطلوبِ دو عالم ذات تیری
اے قبلۂ ایماں کعبۂ دیں سرکار میرے مکی مدنی
ذرا دیکھو سگِ دَر ہے، خالدؔ وابستۂ دامن ہے مُولا
کر فضل و کرم اے صاحبِ دیں سرکار میرے مکی مدنی

[1] زمانہ

(38)

نُورِ مجسم جلوۂ یکتا روحی فداک بابی[1] و اُمّی
ساکنِ طیبہ صاحبِ کعبہ روحی فداک بابی و اُمّی
محبوبِ خدا ہیں رحمتِ عالمؑ مطلوبِ دو عالمؑ فخرِ عوالم
زینتِ اکوان[2] ذاتِ معلّٰی[3] روحی فداک بابی و اُمّی
مظہرِ کل سردارِ رُسل ہیں، ساقیٔ کوثر نورِ خدا ہیں
مرأتِ حق[4] ہے صورتِ زیبا روحی فداک بابی و اُمّی
ناز نہ کیوں ہو تیرے کرم پر ُروزِ جزائے شافعِ محشر
کافی ہے مجھ کو تیرا بھروسہ روحی فداک بابی و اُمّی
آپکی رونق افروزی سے رونق ہوئی ہے دونوں جہاں کی
نعلین مزّین[5] عرشِ معلیٰ روحی فداک بابی و اُمّی
فیض ہے تیرا جاری ازل سے جس نے کیا سیراب دو جہاں کو
مجھ کو بھی دے دو ایک ہی جرعہ[6] روحی فداک بابی و اُمّی
خالدؔ عاصی اُمتی تیرا بخش دے اس کو اپنا صدقہ
فضل و کرم کر اس پہ خدارا روحی فداک بابی و اُمّی

[1] تم پہ فدا میرے ماں باپ [2] زینتِ دو جہاں (مظہرِ صفات) [3] مظہرِ ذاتِ حق
[4] آئینۂ حق [5] زینتِ عرش [6] گھونٹ

(39)

ہوں بندۂ ادنیٰ رسولِ عربیؐ　تم میرے ہو مُولا رسولِ عربیؐ
دل و جان تصدق ایمان فدا　میری جان سے پیارا رسولِ عربیؐ
ہو شمع قدم[1] محبوبِ خدا　ہو نور خدا کا رسولِ عربیؐ
ہیں شافع محشر روزِ جزا　بخشش کا اشارہ رسولِ عربیؐ
کونین ہے مملوکِ حضرتؐ　دارین تمہارا رسولِ عربیؐ
عشاق کی نظروں کو ہر دم　حاصل ہے نظارہ رسولِ عربیؐ
خالد کے ہیں مالک سرورِ دین
رحمت کا سراپا رسولِ عربی

1 نورِ الٰہی

(40)

ساغرِ عشق پلا دیجئے طیبہ والے
مست ومتوالا بنا دیجئے طیبہ والے
غیر آئے نہ نظر ذاتِ مقدس کے سوا
ایسی آنکھوں میں ضیاء[۱] دیجئے طیبہ والے
اب عطا کیجئے بندہ کو بقائے[۲] ہستی
غیریت دل سے مٹا دیجئے طیبہ والے
اس غلامِ درِ اقدس پہ رحم فرما کر
جلوہ بے پردہ دکھا دیجئے طیبہ والے
کسمپرسی[۳] میں رہے آپ کا بندہ کب تک
بختِ خفتہ کو جگا دیجئے طیبہ والے
فکر سے دونوں جہاں کی رہوں آزاد مدام[۴]
ایسا دیوانہ بنا دیجئے طیبہ والے
مضطرِ[۵] دید ہوں مولا یہ نقاب واللہ
رُوئے انور سے اُٹھا دیجئے طیبہ والے
جام بھر بھر کے عطا ہووے فنا فی اللہ کا
باغِ وحدت میں بٹھا دیجئے طیبہ والے
میں ہوں موروثی گدا زادہ درِ اقدس کا
اپنا کچھ صدقہ دلا دیجئے طیبہ والے
اُمتی ہے درِ اغیار سے خالدؔ کو ہے ننگ[۶]
درِ اقدس پہ بٹھا دیجئے طیبہ والے

۱ روشنی ۲ عینیتِ ذاتِ حق ۳ حالِ خستہ ۳ سوئے ہوئے مقدر ۴ صدا (ہمیشہ)
۵ بےقرار ۶ شرم (عار)

(41)

خود خدا سے ہو چکی ہے آشنائی آپ کی
ساری خلقت کیوں نہ ہوجائے فدائی آپ کی

تھا نہ سایہ اس لئے حضرت کے جسمِ پاک کا
کیوں کہ حق نے نُور سے صورت بنائی آپ کی

جان سے میں جا رہا تھا پر خدا کا شُکر ہے
نزع میں دَم رُک گیا جب یاد آئی آپ کی

میری بگڑی کو بنادو آپ بہرِ[1] پنجتن
خود خدا ہے آپ کا ساری خدائی آپ کی

رحم کر صورت دکھا خالؔد ہے تیرا نزع[2] میں
سخت مضطر کر رہی ہے اب جدائی آپ کی

[1] بطفیلِ [2] سکرات

42

محمد مصطفیٰ صلِّ علیٰ ہیں روزِ اول سے
حبیبِ کبریا نُورِ خدا ہیں روزِ اول سے

خدا کا خاص مظہر بن کے سب کا بن گئے مرکز
بِنائے ہر دُو عالم مصطفیٰ ہیں روزِ اول سے

کمالِ عشق حاصل ہے کہ روحِ حُسن میں خود ہی
جمالِ کل میں خود جلوہ نما ہیں روزِ اول سے

خدا خود دیکھ کر حُسنِ محمدؐ ہوگیا شیدا
عجب اعجاز کے وہ دلربا ہیں روزِ اول سے

سراپا جلوہ گاہِ دونوں عالم ہیں زمانہ میں
جو سرِمخفی[1] تھے حیرت فزا ہیں روزِ اول سے

تماشہ دیکھ کر جلوؤں کا اُن کے دونوں عالم میں
مُحیّر[2] عقل ہے وہ کیا تھے کیا ہیں روزِ اول سے

ہیں عاصی پُر معاصی دامنِ رحمت سے وابستہ
شفیع المذنبین روزِ جزا ہیں روزِ اول سے

کسی کے در پہ کیوں جائے گا ہوکر آپ کا بندہ
کہ اُس کے آپ ہی حاجت روا ہیں روزِ اول سے

ابد تک در پہ سجدے کرتے رہنا ہی عبادت ہے
کہ خالدِ عبد کے خیرالورا ہیں روزِ اول سے

[1] رازِ حق [2] حیرت زدہ

43

خدا کے ہیں دلدار سرکار میرے　بُروں کے خریدار سرکار میرے
جو سید ہمارے حبیبِ خدا ہیں　نبیوں کے سردار سرکار میرے
خدا ہوگیا آپ پر دل سے شیدا　ہیں ایسے طرحدار سرکار میرے
خدا کی خدائی پہ ہیں مُتصَرف[1]　عوالم کے مختار سرکار میرے
اسی وقت امداد کو آن پہنچے　جو چیخے گنہگار سرکار میرے
جو بخشش کے حامی ہیں محشر میں اُن کی　شفاعت ہے درکار سرکار میرے
اشارہ جدھر ہو اُسے بخش دوں گا　ہے فرمانِ غفار سرکار میرے
زمین آسماں مہہ و خورشید و انجم　ہیں سب تیرے انوار سرکار میرے
عیوب اس قدر ہیں مجھ میں پردہ رکھ لے　دُو عالم کے ستار سرکار میرے
عوالم کی رحمت اُمَم کی شفاعت　تجھے ہے سزاوار سرکار میرے

تُو نظرِ کرم کر تُو لاج رکھ لے
ہے خالدؔ سزاوار سرکار میرے

[1] بااختیار

44

دلِ دردِ آشنا قربان میری جانِ حزیں صدقے
میں تیری شانِ رحمت کے شفیع المذنبین صدقے

شبِ معراج ہے افلاک سے برتر مقام اُن کا
ہوا صد ناز سے نعلین پر عرشِ بریں صدقے

کمالِ عشق حاصل ہے میرے سرکار کو حق سے
خدا ہے آپ پر سے رحمت اللعٰلمین صدقے

کوئی بھی تو بشر خیر البشر سا ہو نہیں سکتا
سراپا ہے خدا تجھ پر سے اے نُورِ مبیں صدقے

ازل سے تا ابد تیری تجلی ریز آنکھوں پر
تصدق ہے دو عالم ایک میں ہی کچھ نہیں صدقے

ملائک اور بشر کا سجدہ گاہ ہے سنگِ در تیرا
تیری چوکھٹ پہ ہے ہر دم یہ خالدؔ کی جبیں صدقے

(45)

میری آنکھوں میں ایسے جم گئے نقشے محمدؐ کے
نظر ہر شئے میں اب آنے لگے جلوے محمدؐ کے

خدا کے بندے تو بندے خدا کے ہیں ارے زاہد
خدا اُن کا ہے جو کہ بن گئے بندے محمدؐ کے

دُو عالم بن گیا ہے ایک پَرتَو میم احمدؐ کا
اُٹھانے سے کہیں اُٹھ سکتے ہیں پردے محمدؐ کے

ابھی کُھل جائے گا تجھ پر یہ سارا راز ہستی کا
ذرا اپنی خودی کو نذر تو کردے محمدؐ کے

میں خالدؔ کیوں نہ ہوجاؤں گا اپنے پِیر پر قرباں
وجودیؒ کے تصدق میں ملے صدقے محمدؐ کے

(46)

اک نظر مجھ پہ بھی وہ تاجِ شفاعت والے
تیرے صدقے میرے اللہ کی صورت والے
صاحبِ کُن فیکون [1] باعثِ تقدیر [2] قدیر
تیرے قران خدائی کی حکومت والے
تُو ہے محبوبِ خدا تیرے ہی ہاتھوں میں ہے سب
میری بگڑی بھی بنادے یدِ [3] قدرت والے
تیری اک ادنیٰ توجہ ہو تو ظلمت مٹ جائے
چشمِ رحمت ہو اِدھر بھی ذرا رحمت والے
حشر میں جب کہ کہیں گے سبھی نفسی نفسی
بخشوائیں گے محمدؐ جو ہیں ہمت والے
سب پریشان قیامت میں رہیں گے لیکن
خوب اُڑائیں گے مزے جو کہ ہیں حضرت والے
تیری امداد کا محتاج بہت ہے خالدؔ
رحم کر رحم غریبوں کی حمایت والے

۱؎ آپ جو فرمادیں ۲؎ مقدر بن جاتا ۳؎ دستِ قدرت

(47)

ہیں لا مکاں والے عرش آشیاں والے
یعنی نبیؐ ہمارے ہیں ایسی شان والے

پیارے نبیؐ ہمارے اللہ کی شان والے
تم پر فدا ہیں ہر دم کون و مکاں والے

نُورِ مجسم ہیں وہ کیوں ہوتا اُن کا سایہ
پَرتو ہیں اُن کے واللہ دونوں جہاں والے

اُن کا ہی ہے تعین ہے جو کہ لا تعین
ہیں خود مکیں مکاں میں وہ لا مکاں والے

شق القمر کو دیکھو کیسا ہے معجزہ یہ
حیران رہ گئے سب کون و مکان والے

یکدم میں جاکے آئے عرش بریں پہ واللہ
یا مرحبا محمدؐ وہ آن بان والے

غیرِ وجودِ احمد کوئی نہیں ہے خالدؔ
یہ ہیں بِنائے عالم نام و نشان والے

48

ہے حال ابتر طیبہ والے
ہو فضل مجھ پر طیبہ والے

گر تیرے سگ سے دوں خود کو نسبت
یہ بھی ہے بڑھ کر طیبہ والے

سب انبیاوں کے مرتبوں سے
آپ ہو برتر طیبہ والے

بگڑے ہوئے جملہ کاموں کو میرے
تم کردو بہتر طیبہ والے

لِلّٰہ اُٹھادو پردہ دوئی کا
پیارے پیمبر طیبہ والے

بگڑی کو میری لِلّٰہ بنادو
ہوں میں کم تر طیبہ والے

ہووے زیارت آپ کے دَر کی
مجھ کو میسر طیبہ والے

آرزو ہے تیرے قدموں پہ ہر دم
ہووے میرا سر طیبہ والے

صلِّ علیٰ کا شور ہے ہر سُو
وردِ زباں پر طیبہ والے

طیبہ کو جانے والو کہنا
خالدؔ ہے ابتر طیبہ والے

لاج رکھو خالدؔ کی خدارا
شافعِ محشر طیبہ والے

49

زبوں حال ہے میرا وہ کملی والے — مجھے اب سِوا تیرے کون سنبھالے
ہے سوزش جگر میں تو پُرنم آنکھیں — تپش دل میں ہے جان میری بچالے
تڑپنے کی طاقت نہ رونے کی قدرت — میری جان کے پڑگئے اب ہیں لالے
بگڑتی ہی جاتی ہے کیوں میری قسمت — پڑاہوں میں کیسی مصیبت کے پالے
پریشانیوں پر پریشانیاں ہے — کرے صبر کب تک کہاں تک سنبھالے
تُو کر میرے حق میں جو چاہے ہوں راضی — کیا ہوں میں اپنے کو تیرے حوالے
میری جو ہے عزت وہ تو نے ہی دی ہے — جو پکڑا میرا ہاتھ اُس کو نبھالے

تو رکھ لاج خالدؔ کی خادم ہے تیرا
وجودیؒ پیا میرے اللہ والے

50

یا محمدؐ میرے دل میں تیری حسرت چاہیئے
میری آنکھوں میں تیری ہر وقت صورت چاہیئے

یا رسول اللہ سر میں تیرا سودا[1] ہو مدام
یا حبیب اللہ دل میں تیری الفت چاہیئے

یا شفیع المذنبین یا رحمۃ للعالمین
ہم گنہگاروں پہ تیری چشمِ رحمت چاہیئے

ہاتھ پکڑے کی تم ہی لاج ہے سُن لو ذرا
چشمِ ظاہر کے عوض چشمِ حقیقت چاہیئے

عرضِ مقصد کرتے کرتے اک زمانہ ہوگیا
خالدِ خستہ پہ اب نظر عنایت چاہیئے

[1] دُھن

51

تُو نُورِ خدا ہے نُورِ مبین تُو نُورِ فشانِ عالم ہے
تُو سرِ خفی تُو رازِ جلی تُو جلوہ کُنانِ عالم ہے

تُو گنجِ خفیٰ سے جب نکلا خود زینتِ اکوان بن کے رہا
محبوبِ خدا کا ہو کر بھی تو راحتِ جانِ عالم ہے

تُو نورِ مجسم مظہرِ حق تُو جلوۂ یکتا ذاتِ احد
واللہ حبیبِ خدا تُو ہے تُو نفسِ جانِ عالم ہے

تُو نورِ جبینِ آدم ہے تُو رونقِ عرشِ آعظم ہے
ہے رحمتِ عالم شان تیری تُو فخرِ زمانِ عالم ہے

تُو منبعِ نورِ دُو عالم ہے تُو مرجعِ ذاتِ عوالم ہے
خود برزخِ کون و مکاں[1] ہو کر تُو فیض رسانِ عالم ہے

ہے صورتِ انسانی تیری کچھ ایسی منور سب سے جُدا
بے سایہ تیرا جسمِ اطہر تُو رُوحِ روانِ عالم ہے

گو مرتبۂ بشریت میں آیا بھی تو سب سے پاک رہا
ہم کو ہے یقین حق پر حق کا پر اور گمانِ عالم ہے

ہر ایک ادا ہے مستانہ ہر ایک ہے تیرا دیوانہ
انداز ہیں معشوقانہ تیرے تو نازِ بتانِ عالم ہے

پھر چشمِ حقیقت دیکھے کسے کوئی اور نہیں جب اُس کے سوا
خالدؔ میں وہ خود ہیں جلوہ نما خالدؔ کا گمانِ عالم ہے

[1] وسیلۂ دارین

(52)

گنہگارو نہ ہو مایوس حضرت کی شفاعت ہے
غضب پر لے گئی ہر وقت سبقت جن کی رحمت ہے

عطا ہوجاتا ہے صدقہ تیرے دربار سے سب کو
تیری سرکار تو کب پوچھتی کیا قابلیت ہے

کوئی محروم ترے در سے واپس ہو نہیں سکتا
سخی سرکار ہے تیری بڑی تیری عنایت ہے

بھروسہ آپ کا دارومدارِ زندگی میرا
فقط اک آپ ہی کے دم قدم سے دل کو ہمت ہے

کبھی کے حالِ خستہ اور بھی میرا زبوں[1] ہوتا
سنبھالے مجھ کو رکھی جو ہے وہ تیری حمایت ہے

عفو کے ہوں میں لایق اور نہ میں بخشش کے قابل ہوں
شفیع المذنبین گر بخش دیں اُن کی عنایت ہے

دُو عالم کے گناہوں سے بھی بڑھ کر اس کے عصیاں ہیں
اِسے تُو بخشدے یہہ ایک ہی محتاجِ رحمت ہے

بھلوں کو تو نبھانا یہ تو ادنیٰ کام ہے تیرا
بُروں کی لاج رکھنا یہ تو ہر دم تیری عادت ہے

[1] خراب (بدتر)

طلب مجھ کو نہ دنیا کی نہ خواہش مجھ کو عقبیٰ کی
میں طالب آپ کا ہوں آپ کی مطلوب اُلفت ہے

تیرا فضل و کرم ہوجائے جس پر اُس کا کیا کہنا
اُسی کے بس میں دُو عالم ہیں اُس کی سب میں عزت ہے

مجھے کیا فکر ہے دارین کی بندے کا بندہ ہوں
بُرا گر حال ہے میرا مگر اچھے سے نسبت ہے

نفی کر کے خودی کی میٹ دے اپنی دوئی کو تو
مواحد بن، خدا ہی کی عبادت کر عبادت ہے

ہماری چشمِ حق بیں رہتی ہے مصروفِ دید ہر دم
بھلا پھر دیدنِ اغیار[1] کی کب اس کو فرصت ہے

وجودیؒ رحم کر اب حال خستہ زار پر میرے
نہیں اب قابلِ اظہار اس خادم کی حالت ہے

پرستارِ جنابِ احمد بے میم ہے خالدؔ
بس اس کو، صدقۂ نعلینِ اقدس کی ضرورت ہے

[1] دوسروں کو دیکھئے

(53)

جمالِ مصطفےٰ پیشِ نظر ہے میرے دل میں محمدؐ کا گھر ہے
بناکر رحمتِ عالم خدا نے کیا تاجِ شفاعت زیبِ سر ہے
بڑھایا مرتبہ سب انبیاء سے بنایا آپ کو خیر البشر ہے
شبِ معراج دیکھو شانِ عالی کہ نعلینِ مبارک عرش پر ہے
اُٹھا کر پردہ جب جبرئیل دیکھے جو تھا یاں فرش پر وہاں عرش پر ہے
تمہارے نُور سے پُر نُور عالم منور چشم و دل روشن جگر ہے
مدینہ مرکزِ محبوبِ حق ہے جہاں ساجد ملک جن و بشر ہے
اَنَا عَبد کہو تو پاؤگے تم نبیؐ میرا جدھر دیکھو اُدھر ہے
حقیقت میں یہی ہے بات حق کی سراپائے خدا خیر البشر ہے
بتاؤں کیا میں اعجازِ محمدؐ اشارے سے ہوا ٹکڑے قمر ہے

مقدر بس اسے کہتے ہیں خالدؔ
جبیں اپنی ہے اور وہ سنگِ دَر ہے

54

نہ پوچھو نہ پوچھو حقیقت کہ کیا ہے
محمدؐ ظہورِ خدا ہے خدا ہے
محمدؐ ہیں باعثِ تخلیقِ عالم
دُو عالم ظہورِ حبیبِ خدا ہے
جدھر دیکھتا ہوں تجھے دیکھتا ہوں
میری چشمِ حق بیں میں تُو رُونما ہے
تخیل میں تُو ہے تصور میں تُو ہے
تُو خود ہی سراپا میرا بن گیا ہے
نظر میں محمدؐ ہیں دل میں محمدؐ
نہیں کوئی عالم میں اُن کے سوا ہے
یہ صورت ہے میری حقیقت میں اُس کی
نہیں ہوں میں مجھ میں وہ بندہ نما ہے
تیرے خالدِ زار کی آرزو ہے
میرے رُوبرو تُو ہے پھر تو کیا ہے

55

میں گنہگار ہوں بالیقین میری لاج تیرے ہی ہاتھ ہے
سرِ حشر مالکِ یوم دین میری لاج تیرے ہی ہاتھ ہے

میں گناہ نہ کرتا قصور تھا میں تو تیری رحمت سے دُور تھا
تُو تو ہے شفیع المذنبین میری لاج تیرے ہی ہاتھ ہے

ہوئی جب ندامتِ معصیت، وہی وجہِ بخششِ حق بنی
تُو ہے رحمۃ اللعالمین میری لاج تیرے ہی ہاتھ ہے

میرے دردِ دل کی دوا تو دے، میرے رنج وغم کو مٹا تو دے
تیرا ادنیٰ بندہ ہوں نازنیں میری لاج تیرے ہی ہاتھ ہے

دو جہاں میں جتنے حسین ہیں وہ تو تیرے حسن کے جلوے ہیں
تُو ہے نُورِ انوارِ مبین میری لاج تیرے ہی ہاتھ ہے

میرا تُو ہی ایک وسیلہ ہے، مجھے تیرا ہی تو سہارا ہے
میرا اجز تیرے تو کوئی نہیں میری لاج تیرے ہی ہاتھ ہے

مرا دل ہے اک آئینہ، تیری رونمائی اسی میں ہے
تُو ہے قلبِ خالدؔ میں مکیں میری لاج تیرے ہی ہاتھ ہے

56

مدینے میں مجھ کو بلا کملی والے
وہ دربار اپنا دکھا کملی والے

ہے دل میں تُو جلوہ نما کملی والے
ہے آنکھوں میں نقشہ تیرا کملی والے

جو دیکھوں میں جلوہ تیرا کملی والے
کروں جان و ایمان فدا کملی والے

تڑپتا ہے بندہ تیرا کملی والے
برائے خدا جلد آ کملی والے

نہ عاشق سے چہرہ چھپا کملی والے
ذرا رُخ سے پردہ اُٹھا کملی والے

ہوں دیکھا تجھے جب سے یا کملی والے
نہیں ہوش باقی رہا کملی والے

خودی کو تُو میری مٹا کملی والے
حجابِ دوئی کو اُٹھا کملی والے

ہو تُم ہی تو نُورِ خدا کملی والے
ہو تُم ہی عیاں جا بجا کملی والے

سماتا نہیں کچھ بھی آنکھوں میں میرے
خدا کی قسم تُم سِوا کملی والے
پلا جام ایسا مجھے حشر تک بھی
نہ آؤں میں اپنے میں یا کملی والے
خدا کے لئے چشم کی راہ سے اب
میرے دل میں تشریف لا کملی والے
حجابِ دوئی اُٹھا کر تو دیکھو
نظر آئیں گے جا بجا کملی والے
پریشان و مضطر ہوں حالت پر میری
کرو رحم بہرِ خدا کملی والے
جو چاہو کرو تُم ہو مختار و مالک
میرے دین و دنیا کے یا کملی والے
میرے دل میں آنکھوں میں ہے تیری صورت
ہے سر میں بھی سودا تیرا کملی والے
دل و جان قدموں پہ ہے تیرے قربان
ہے ایمان بھی تُم پر فدا کملی والے

جو دیکھا ہے تُم کو خدا کو وہ دیکھا
ہے دیدار حق کا تیرا کملی والے
یہی ہے تمنا یہی آرزو ہے
میں ہوجاؤں تجھ میں فنا کملی والے
میرے عیب ظاہر ہوئے جارہے ہیں
تُو کملی میں اپنی چُھپا کملی والے
جو تیرا ہے جلوہ خدا کا ہے جلوہ
خدا کا ہے ملنا تیرا کملی والے
قسم ہے خدا کی تمہارے سبب سے
عیان[1] جملہ عالم ہوا کملی والے
سنبھل جاوں میں دید میں ہوں بیخود
اگر دیکھ لوں تجھ کو یا کملی والے
تُو غفلت کے پَردوں کو آنکھوں سے للہ
اُٹھا دے اُٹھا دے اُٹھا کملی والے
خدا کی قسم ہر اک شئے میں ہو تُم
نہیں ہو کسی سے جُدا کملی والے

[1] ظاہر

فنا ہو کے ذاتِ خدا میں ہمیشہ
ہوں باقی میں تجھ میں یا کملی والے
برائے خدا حل کرو مشکلوں کو
میرے تُم ہو مشکل کُشا کملی والے
مجھے ناز ہے اُمتی ہوں میں تیرا
ہے اچھا مقدر میرا کملی والے
گنہگار ہوں لیک بندہ ہوں تیرا
ہے فخر بس مجھ کو یا کملی والے
نہ دہلیز اقدس کو چھوڑوں گا ہر گز
تیرے در پر ہوں گا فدا کملی والے
نہیں خوف کچھ بھی گناہوں کا واللہ
ہیں شافع روزِ جزا کملی والے
نہیں ہے خبر اب سَر و پا کی جب سے
ہوں دیکھا سراپا تیرا کملی والے
محبت میں اپنے مجھے اب تو للہ
مٹادے مٹادے مٹا کملی والے
نہ ہوتا شریعت کا گر خوف خالدؔ
تو کہتا خدا ہیں خدا کملی والے

مناجات در بارگاہ رسالت مآبؐ

خمسہ

57

پریشان حال ہے اُمت کرم کر کملی والے آ
تُو کرکے دستگیری قعرِ ذلت سے بچالے آ
مدد کر جز تیرے پھر کون اب اُنکو سنبھالے آ
تُو اُنکی لاج رکھ لے ہاتھ پکڑ کے تُو سنبھالے آ
محمدؐ نام والے آ خدا کی شان والے آ

زبوں حالت ہماری ہے کہو اظہار کیسے ہو
مصیبت پر مصیبت ہے بیان اِدبار کیسے ہو
عجب آفت میں جاں ہے عرضِ حالِ زار کیسے ہو
گزر کرنے کی ہے مشکل زندگی سرکار کیسے ہو
محمدؐ نام والے آ خدا کی شان والے آ

ہمارے قلب میں ہے اک تلاطم جوشِ وحشت کا
کسی کروٹ کسی پہلو نہیں آرام ہے ملتا
ہزاروں دشمنِ ایماں و دیں اب ہوگئے پیدا
عدو کرتے ہماری جان پر ہیں اک ستم برپا
محمدؐ نام والے آ خدا کی شان والے آ

سگِ دَر ہیں تیرے پھر ہو کے کیوں تاراج بیٹھے ہیں
ہوئی ناگفتہ یہ حالت بنے محتاج بیٹھے ہیں
ہوئے مجبور بیحد کھو کے اپنا راج بیٹھے ہیں
تھے خوش کل تک مگر غمگین بنکے آج بیٹھے ہیں
محمدؐ نام والے آ خدا کی شان والے آ
سوا تیرے بھلا ہم کس کے آگے ہاتھ پھیلائیں
بجز تیرے بتا ہیں کون کس کے در پر ہم جائیں
جو کچھ پانا ہو ہمکو آستانے سے تیرے پائیں
مدد کر صورتِ پژمردہ اپنی کسکو دکھلائیں
محمدؐ نام والے آ خدا کی شان والے آ
ہماری گم شدہ سب دولت و ثروت عطا کردے
جو پہلے تھی ہماری آبرو و عزت عطا کردے
نہ توڑ اب آس ہم کو فتح و نصرت عطا کردے
خدا کے واسطے اب صدقئہ رحمت عطا کردے
محمدؐ نام والے آ خدا کی شان والے آ

بنا ہے اس قدر بد تر یہہ حالِ زار کیا کہنا
زبوں حالت ہے سب کی سیدِ ابرار کیا کہنا
اُتارا دے تیرا در بارِ گوہر بار کیا کہنا
عطا کر صدقہ خالدؔ کو سخی سرکار کیا کہنا
محمدؐ نام والے آ خدا کی شان والے آ
جو تُو آجائے تو نکبت ہماری ساری مٹ جائے
جو تُو آجائے تو کُلفت ہماری ساری مٹ جائے
جو تُو آجائے تو وحشت ہماری ساری مٹ جائے
جو تُو آجائے تو ظلمت ہماری ساری مٹ جائے
محمدؐ نام والے آ خدا کی شان والے آ
تری سرکار تو سرکار سب سے ہے غنی دیکھو
تیرے دربار میں کس بات کی ہے اب کمی دیکھو
کرم کی ہے جہاں میں دُھوم طیبہ کے دھنی دیکھو
اِدھر بھی اک نظر یا شاہِ بطحیٰ ہاشمی دیکھو
محمدؐ نام والے آ خدا کی شان والے آ

کرم کرنا میرے حاجت روا اب فضل ہوجائے
کہ تُو ہے مخزنِ جُود و عطا اب فضل ہوجائے
میرا کوئی نہیں تیرے سوااب فضل ہوجائے
میری تُو دستگیری کر ذرا اب فضل ہوجائے
محمدؐ نام والے آ خدا کی شان والے آ
تغافل ہم غلاموں سے بھلا کیوں آپ فرمائیں
تامّل کارسازی میں کریں تو ہم کدھر جائیں
تجاہل خادموں سے آپ گر برتیں تو مرجائیں
کریں بے اعتنائی آپ تو ہم کس کے دَر جائیں
محمدؐ نام والے آ خدا کی شان والے آ
بنا ہے اس قدر بدتر یہہ حالِ زار کیا کہنا
زبوں حالت ہے سب کی سیدِ ابرار کیا کہنا
اُتارا دے تیرا دربارِ گوہر بار کیا کہنا
عطا کر صدقہ خالدؔ کو سخی سرکار کیا کہنا
محمدؐ نام والے آ خدا کی شان والے آ

58

آپ ہیں نُورِ خدا ذاتِ خدا خیر الوریٰ
حق کا ہی جلوہ یہ جلوہ ہے جو کچھ آپ کا
آپ گر پیدا نہ ہوتے تو نہ ہوتے دُوسَرا
آپ ہی کے دم قدم سے کُل ظہورِ شئے ہوا
یا محمدؐ مصطفیٰ سن لو ہماری التجا
اب دَرِ اقدس پہ اپنے ہم غلاموں کو بُلا
آپ ہی کے نُور سے روشن ہوئے دونوں جہاں
آپ کی خاطر بنے ہیں یہ زمیں و آسماں
آپ کا جلوہ ہوا ہے ذرے ذرے میں عیاں
ہیں مکینِ لامکاں اور ساکنِ ہر اک مکاں
یا محمد مصطفیٰ میں کیا بتاؤں کیا ہیں آپ
بندہ صورت حق نما ہر ایک کا جلوہ ہیں آپ

ہستیٔ کون و مکاں کا آپ ہی سے ہے ظہور
آپ ہی کا ہے وجود جو کچھ کہ ہے نزدیک و دُور
آپ ہیں ہر ایک کے غائب آپ ہیں سب کے حضور
آپ کے نُورِ قدم سے ہوگئے سب نُور نُور
اس طرف بھی اک نظر چشمِ کرم سے دیکھنا
شان حق خیر البشر چشمِ کرم سے دیکھنا
آپ ہی تھے آدمِ خاکی میں خود جلوہ گر
اس لئے سجدہ کئے سارے ملائک سر بسر
آپ ہیں نُورِ خدا شانِ خدا خیر البشر
آپ پر قربان ہے یہ خالدِ خستہ جگر
رحم کرنا حالتِ خستہ پہ اب بہرِ خدا
ایک مدت سے کھڑا ہے در پہ بندہ آپ کا

59

نورِ رب العلیٰ ہے خدا کی قسم
مظہرِ کبریا ہے خدا کی قسم
جلوہ اللہ کا ہے خدا کی قسم
وہ رسولِ خدا ہے خدا کی قسم
اُن پہ سب کچھ فدا ہے خدا کی قسم

ہوکے خود گنجِ مخفی سے جلوہ نما
وہ ہی خود جلوہ گاہِ دو عالم بنا
جن پہ خود شیفتہ[1] ہوگیا ہو خدا
کیا بتاوں کہ وہ کون ہیں اورکیا
جو کہ خیر الوریٰ ہے خدا کی قسم

کہا لولاک حق آپ کی شان میں
آ گیا حسنِ یکتا جو امکان میں
آپ کا نُور ہے پیدا اعیان[2] میں
دونوں جگ جگمگا اُٹھے اک آن میں
یہ وہ نُورِ خدا ہے خدا کی قسم

[1] شیدا [2] حقائقِ اشیاء

جو ہے محبوبِ حق شانِ اقدس ہو کیا
میمِ احمد میں سب راز پنہاں رہا
جن کا سب سے ہے بالا بلند مرتبہ
گر محمدؐ کہیں ان کو حق ہے بجا
یہ حبیبِ خدا ہے خدا کی قسم

وہ نہیں ہے تو کیا ہے بتاؤ مجھے
جلوہ کس کا ہے کیا ہے بتاؤ مجھے
کون اُن کے سوا ہے بتاؤ مجھے
نقشہ کس کا کھنچا ہے بتاؤ مجھے
اُن سے سب کی بناء ہے خدا کی قسم

جو ہیں شاہِ عرب اُن کا کیا پوچھنا
جو کہ ہیں عینِ رب اُن کا کیا پوچھنا
جن کا سایہ ہیں سب اُن کا کیا پوچھنا
عبد رب ہی ہے رب اُن کا کیا پوچھنا
حق ہی بندہ نما ہے خدا کی قسم

ہیں یہ محبوبِ حق شان اُن کی ہے یہ
شان معشوق کی بے مثالی ہے یہ
جن پہ حق ہے فدا شانِ عالی ہے یہ
اِن کو گر حق کہیں سوئے ادبی ہے یہ
شان اس سے سوا ہے خدا کی قسم

دستِ حق ہے یہ دستِ عطا آپ کا
جس کو جو کچھ بھی چاہا اُسے دے دیا
فیض ہر ایک نے آپ سے پالیا
ان کے درکا صدقہ جو سب کو ملا
یہ درِ مصطفیٰ ہے خدا کی قسم

بے ادب غور کر تیری ہستی ہے کیا
پائے اقدس کو بوسہ نہ دے دیکھنا
سجدہ گاہ جس کا نقشِ کفِ پا بنا
پھر سمجھ اُس کی ہستی ہے سب سے سوا
سجدہ حق کو روا ہے خدا کی قسم

ناز ہے اِس کو ادنیٰ ہے یہ اُمتی
فخر ہے اس کو یہ ہے گدائے نبیؐ
اُس کی عزت جو کچھ بھی ہے ہے آپ کی
لاج رکھ لاج رکھ خالدِ زار کی
آپ ہی پر فدا ہے خدا کی قسم

60

ہے اطہر ہر اک سے تیری شانِ عالی　　دُو عالم ہیں کب نُورِ انور سے خالی
ہے صورت تیری کچھ عجب بھولی بھالی　　ہے بے سایہ پن تیرا خود بے مثالی

انوکھا ہے تو تیری دنیا نرالی

تیری ذات باعثِ تخلیق سب ہے　　عوالم کا بس ایک تُو ہی تو رب ہے
جہاں تیری قدرت سے باہر ہی کب ہے　　تُو محبوبِ رب ہے تُو شانِ عرب ہے

انوکھا ہے تو تیری دنیا نرالی

عقل سے ہے بڑھ کر تیری شان وشوکت　　خرد[1] پاتی کب ہے جو تیری ہے حکمت
ہے حیرت زدہ دیکھ کر تیری صورت　　حقیقت ہے یہ تو ہے سب کی حقیقت

انوکھا ہے تو تیری دنیا نرالی

سراپا ہے تیرا سراپا خدا کا　　دُو عالم کا نقشہ ہے تیرا ہی سایہ
بنایا تجھے اپنا محبوبِ یکتا[2]　　کیا سب سے افضل و ارفع و اعلیٰ

انوکھا ہے تو تیری دنیا نرالی

خدا خود ہے تیرا ہے تیری خدائی　　تیرے نام کے عرش پر ہے دُہائی
ہر اک نے رہائی تیرے ہی سے پائی　　تُو کر فضل خالدؔ ہے تیرا فدائی

انوکھا ہے تُو تیری دنیا نرالی

[1] عقل [2] بے مثل

مسدس

61

باعثِ خلق آفریں چشمِ کرم سے دیکھنا
شانِ رب العالمین چشمِ کرم سے دیکھنا
صاحبِ عرشِ بریں چشمِ کرم سے دیکھنا
مالکِ دنیا و دیں چشمِ کرم سے دیکھنا
یا شفیع المذنبین چشمِ کرم سے دیکھنا
رحمۃ للعالمین چشمِ کرم سے دیکھنا

آپ کی خاطر بنایا حق زمین و آسماں
آپ اگر پیدا نہ ہوتے تو نہ ہوتے دُو جہاں
نُورِ مطلق جلوۂ حق مظہرِ ہر انس و جاں
ہیں مکینِ لا مکان آپ ساکنِ ہر اک مکاں
یا شفیع المذنبین چشمِ کرم سے دیکھنا
رحمۃ للعالمین چشمِ کرم سے دیکھنا

آپ پر قربان میرا دین و ایمان مصطفٰے
آپ پر صدقے میرا دل اور میری جان مصطفٰے
آپ ہیں محبوبِ حق معشوقِ یزداں مصطفٰے
آپ گر چاہیں تو ہر مشکل ہو آسان مصطفٰے
یا شفیع المذنبین چشمِ کرم سے دیکھنا
رحمۃ للعالمین چشمِ کرم سے دیکھنا
آپ ہیں نُورِ مجسم جلوہ گاہِ کوہِ طُور
آپ ہی کے نُور سے سب ہوگئے سرتاپا نُور
آپ ہیں اول و آخر سب کے باطن اور ظہور
آپ ہیں مختارِ کُل سالارِ کُل سب کے حضور
یا شفیع المذنبین چشمِ کرم سے دیکھنا
رحمۃ للعالمین چشمِ کرم سے دیکھنا
آپ ہیں نورِ خدا ذاتِ خدا خیر البشر
آپ کے ادنیٰ اشارے سے ہوا ٹکڑے قمر[1]
آپ کی وہ شانؑ ہیں نعلینِ اقدس عرش پر
آپ گر چاہیں ابھی بن جائیں سب خستہ جگر
یا شفیع المذنبین چشمِ کرم سے دیکھنا
رحمۃ للعالمین چشمِ کرم سے دیکھنا

[1] چاند

آپ گر چاہیں تو ہو دفع پریشانی میری
ہوں جمع اسباب ہر مشکل ہو آسانی میری
رفع ہوجائے ابھی بے ساز و سامانی میری
دُور ہوجائے ابھی سب دل کی حیرانی میری
یاشفیع المذنبین چشمِ کرم سے دیکھنا
رحمۃ للعالمین چشمِ کرم سے دیکھنا
آپ گر چاہیں تو ہوں پوری تمنائے دل
آپ گر چاہیں تو ہوں سامان مہیا اس گھڑی
آپ گر چاہیں تو بن جائے ابھی بگڑی میری
آپ ہی ہاتھ ہے اب لاج حق کے دین کی
یاشفیع المذنبین چشمِ کرم سے دیکھنا
رحمۃ للعالمین چشمِ کرم سے دیکھنا
آپ ہی کے دستِ قدرت میں مقدر ہے میرا
فی الحقیقت دستِ حق ہے دستِ قدرت آپ کا
جان و دل ایمان و دین ہیں آپ پر ہر دم فدا
کیجئے گا اب میری امداد بہرِ کبریا
یاشفیع المذنبین چشمِ کرم سے دیکھنا
رحمۃ للعالمین چشمِ کرم سے دیکھنا

میں یہ مانا میں کسی بھی کام کے قابل نہیں
میں یہ مانا کہ کسی کو مجھ سے کچھ حاصل نہیں
میں یہ مانا میں کسی بھی کام میں کامل نہیں
فضل کر مولا میرے تو حال سے غافل نہیں
یا شفیع المذنبین چشمِ کرم سے دیکھنا
رحمۃ للعالمین چشمِ کرم سے دیکھنا
گرنے والوں کو بچانا آپ ہی کا کام ہے
مِٹنے والوں کو جِلانا آپ ہی کا کام ہے
رونے والوں کو ہنسانا آپ ہی کا کام ہے
ہم غلاموں کو نبھانا آپ ہی کا کام ہے
یا شفیع المذنبین چشمِ کرم سے دیکھنا
رحمۃ للعالمین چشمِ کرم سے دیکھنا
تم سوا میں غیر کو چاہوں یہ ممکن ہی نہیں
تم سوا عالم پر مٹ جاؤں یہ ممکن ہی نہیں
تم سوا میں اور کو پاؤں یہ ممکن ہی نہیں
تم سوا مستی میں آجاؤں یہ ممکن ہی نہیں
یا شفیع المذنبین چشمِ کرم سے دیکھنا
رحمۃ للعالمین چشمِ کرم سے دیکھنا

تم سوا کوئی بھی عالم میں نہ بھاتا ہے مجھے
تم پہ مٹنا تم میں گم ہونا یہ آتا ہے مجھے
ناز جتنا بھی کروں تم پر تو زیبا ہے مجھے
اب تمہاری شانِ رحمت پر بھروسہ ہے مجھے
یا شفیع المذنبین چشمِ کرم سے دیکھنا
رحمۃ للعالمین چشمِ کرم سے دیکھنا
ناز ہے مجھ کو کہ ادنیٰ اُمتی ہوں آپ کا
فخر ہے مجھ کو کہ ہوں میں آپ کے در کا گدا
دیکھنا رسوا نہ ہوجائے کہیں بندہ تیرا
لاج رکھنا خالدؔ عاصی کی اب بہرِ خدا
یا شفیع المذنبین چشمِ کرم سے دیکھنا
رحمۃ للعالمین چشمِ کرم سے دیکھنا

(62)

عجب شان ہے مالکِ بحر و بر کی
عجب شان ہے رحمتِ ہر بشر کی
عجب شان ہے نورِ چشمِ گہر کی
عجب شان ہے ذاتِ خیر البشر کی
سمجھ سے برتر تیری شانِ عالی
تُو محبوبِ حق ہے تُو ہے بے مثالی

تحیر[1] ہے یہ کیسی جادو نظر ہے
ہر اک آنکھ کی جو کہ نورِ بصر ہے
تیری چشمِ مخمور کا یہ اثر ہے
خودی سے ہوا دُور ہر اک بشر ہے
محیر[2] ہے خود عقل میں کیا بتاؤں
سراپا محمدؐ پہ قربان جاؤں

میرا دل ہے قربان میری جان قربان
میرا دین قربان ہے ایمان قربان
دُو عالم ہے تجھ پر سے سو جان قربان
سراپا ہوں تجھ پر سے ہر آن قربان
خدا جس پہ شیدا ہوں اُس کا فدائی
عوالم میں چلتی ہے جس کی دُھائی

[1] حیرت (تعجب) [2] حیران

ہے ارشاد تیرا یہ قرآں ہمارا
ازل سے ہے ہر اک پہ تیرا اجارا
ہے تخلیقِ عالم تیرا اک اشارا
تُو سب کا وسیلہ تُو سب کا سہارا
تُو حق کا دلبر تیری دلربائی
تُو مطلوب سب کا ہے تیری خدائی

تُو کعبہ ہے میرا تُو ایمان میرا
تُو قبلہ ہے میرا تُو ارمان میرا
میں بندہ ہوں تیرا تو سبحان میرا
سدا تجھ پہ رہتا ہے ایقان میرا
تیری سب سے ارفع ہے یہ شان واللہ
تُو مطلوبِ کُل سب کی ہے جان واللہ

تیرے رُخ سے ظاہر تیری شان و شوکت
بلند تر ہے ادراک [1] سے تیری عظمت
تُو رحمتِ عالم خدا کی ہے رحمت
ہے بس کافی خالدؔ کو تیری شفاعت
میرا دین فدا تجھ پہ ایمان صدقے
دُو عالم ہے تجھ پر سے ہر آن صدقے

[1] فہم وگمان

63

تصدق میں تجھ پر میرے کملی والے میں قربان تجھ پر وہ اللہ والے
فدائی ہوں تیرا ہوں تیرے حوالے بجز تیرے پھر کون مجھ کو سنبھالے
میں صدقے تیرے نُور کے تاج والے
مجھے بھی تُو متوالا اپنا بنالے
ازل ہی سے تیرا جہاں ہے فدائی تصدق ہے تجھ پر یہ ساری خدائی
دُو عالم میں چلتی ہے تیری دُھائی تیری فرش سے عرش پر ہے رسائی
میں صدقے تیرے نُور کے تاج والے
مجھے بھی تُو متوالا اپنا بنالے
تیرے آستاں پر سب ہی آ رہے ہیں تیرے دَر ہی سے فیض سب پا رہے ہیں
تیرے فضل سے بگڑے بن جا رہے ہیں کرم سے تیرے تجھ پہ مٹ جا رہے ہیں
میں صدقے تیرے نُور کے تاج والے
مجھے بھی تُو متوالا اپنا بنالے

میں قطرہ ہوں کم تر تُو دَریا بنا دے   میں بندہ ہوں ادنیٰ تُو مُولا بنا دے
میں اسفل ہوں سب سے تُو اعلیٰ بنا دے   میں بدتر ہوں سب سے تُو اچھا بنا دے

میں صدقے تیرے نُور کے تاج والے
مجھے بھی تُو متوالا اپنا بنا لے

ہے کافی مجھے تیرا ہی اک وسیلہ   مجھے بس ہے واللہ تیرا سہارا
ہے خالدؔ تیرا بس تیرا ہی سراپا   اسے بخش دے اک سگِ دَر ہے تیرا

میں صدقے تیرے نُور کے تاج والے
مجھے بھی تُو متوالا اپنا بنا لے

خیالستانِ خالدؔ

مجموعہ نعتِ رسول ﷺ عرفانی

①

اے نورِ محمدؐ نورِ خدا سرکارِ دو عالم روحی فدا
عالم ہے فدائی حق ہے فدا سرکارِ دو عالم روحی فدا

خود وجہہِ وجودِ خدائی ہیں خود جلوۂ ذاتِ الٰہی ہیں
ہیں شکل بشر میں ذاتِ خدا سرکارِ دو عالم روحی فدا

جب نکلے گنجِ خفی[1] سے خود اپنا ہی محمدؐ[2] نام رکھے
ہیں رازِ جہاں و سرِ خدا سرکارِ دو عالم روحی فدا

خود نکتۂ ہر دو عالم تھے جب ہی تو بنے مرجع سب کے
ہر اک میں نہاں ہو کر ہے جُدا، سرکارِ دو عالم روحی فدا

ہیں باعثِ تخلیقِ عالم کونین کے مالک عرش نشیں
ہے ذاتِ سراپا شانِ خدا سرکارِ دو عالم روحی فدا

یہ عرش یہ کُرسی لوح و قلم یہ جن و بشر دونوں عالم
سب آپ کے ہیں محبوبِ خدا سرکارِ دو عالم روحی فدا

ہے شاہِ عرب مطلوبِ خدا معشوقِ خدا محبوبِ خدا
کوئی آپ کا ثانی نہیں بخدا سرکارِ دو عالم روحی فدا

جو آپ کی شانِ اطہر ہے اظہار و بیاں کے باہر ہے
معراج ہے اظہارِ اعلیٰ سرکارِ دو عالم روحی فدا

ہیں رحمتِ عالم آپ شہا ہو نظرِ ترحم خالد پر
یہ عاصی سگِ در ہے مولا سرکارِ دو عالم روحی فدا

[1] مرتبہ احدیت (احد) یا نور خدا [2] مرتبہ وحدت (نور محمدی) یا حقیقتِ محمدی

②

نُور سے تیرے سب کچھ ہے پیدا تو جو نہ ہوتا تو کچھ بھی ہوتا
دونوں جہاں کا تو خود ہے جلوہ تو جو نہ ہوتا تو کچھ بھی نہ ہوتا

میں تو ہوں تیرا ادنیٰ سگِ درتُو تو ہے مولا میرا سراسر [1]
لاج مری تو رکھ لے خدارا' تو جو نہ ہوتا تو کچھ بھی نہ ہوتا

دل میں تیرا ہی تو ہے مسکن [2] چشم ہیں نور سے تیرے روشن
سر میں بھرا ہے تیرا ہی سودا [3] تو جو نہ ہوتا تو کچھ بھی نہ ہوتا

عشق میں جو کچھ راز تھا پنہاں حسن نے اس کو کردیا عریاں
خاموش ہوا جب اُٹھ گیا پردہ تو جو نہ ہوتا تو کچھ بھی نہ ہوتا

احدیت [4] سے وحدت [5] میں آیا واحدیت [6] میں جلوہ دکھایا
جسم ومثال و روح کا نقشہ' تو جو نہ ہوتا تو کچھ بھی نہ ہوتا

سارا زمانہ تیرا فدائی تیری ہی باعث ظہورِ خدائی
تُو تو ہے محبوبِ خالقِ یکتا' تو جو نہ ہوتا تو کچھ بھی نہ ہوتا

خالدؔ عاصی ہے پُر معاصی چشمِ ترحم نظرِ معافی
عفو کر عصیاں بخش اپنا صدقہ تو جو نہ ہوتا تو کچھ بھی نہ ہوتا

[1] بالکل [2] گھر [3] دُھن [4] تعین ذاتی [5،6] تعین صفاتی [7] مرتبہ خارجیہ

(3)

مجھے گر عشق ہو خیرالورا کا　　پسندیدہ بنوں میں بھی خدا کا
مدینے میں ہے گھر اپنے خدا کا　　وہیں دیدار ہوگا کبریا کا
ھوالاول ھوالآخر سے ظاہر　　اشارہ ہے ظہورِ مصطفیٰ کا
یہی طیبہ نشیں ہیں عرش منزل　　یہ ہے اک بھید شانِ کبریا کا
خدا کو دیکھنے والوں نے دیکھا　　سراپا تھا جنابِ مصطفیٰ کا
خدا کہدو خدا کہنے میں ڈر کیا　　خدا بھی نام ہے خیرالورا کا
خدا جانے سمجھ سکتے نہیں ہم　　جو رتبہ ہے شفیعِ دُوسَرا کا
مجھے اُلفت میں تُو ثابت قدم رکھ　　کہ طے ہو مرحلہ تیری رضا کا
حرم سے ہے نہ مطلب بتکدہ سے　　میں ساجد ہوں کسی کے نقشِ پا کا
یہ کس کی آمد آمد کا ہے چرچا　　نبیوں میں ہے غُل صلِ علیٰ کا
ادا نے جانِ مضطر کی خبر لی　　نگاہوں نے دلِ شیدا کو تاکا
نگاہِ ناز نے بسمل [۱] بنایا　　میں کشتہ [۲] ہوں تیری تیغِ ادا کا
اگر مرتا ہوں میں شیرِ خدا پر　　تو عاشق ہوں شہیدِ کربلا کا
مئے عشقِ پیمبرؐ ہیں ہم ایسے　　ہوا عُشاق میں غُل مرحبا کا

عقیدہ ہے یہ خالدؔ کا ازل سے
محمدؐ نامِ نامی ہے خدا کا

۱ زخمی ۲ شکار

4

ظہورِ خدا ہے ظہورا[1] کسی کا[2] دو عالم کا جلوہ ہے جلوہ کسی کا
سراپائے حق ہے سراپا[3] کسی کا خدا کی خدائی میں جلوہ کسی کا
ہے آئینۂ دل میں صورت کسی کی ہے آنکھوں کو حاصل نظارہ کسی کا
زلیخا تجھے عشقِ یوسف مبارک میرا دل ہے والا و شیدا کسی کا
جو دیکھا ہوا محوِ حیرت سراپا تماشائیوں میں تماشہ کسی کا
ہوا دل ازل سے اسیرِ محبت[4] بھرا ہے میرے سر میں سودا[5] کسی کا
بنائے دو عالم ہوئی ذات کس کی لکھا عرش پر نام اللہ کسی کا
ہوا کفر غارت گرے سرنگوں بُت بجا جس گھڑی جگ میں ڈنکا کسی کا
غرض کچھ نہیں مجھکو دیر و حرم سے میرا کعبہ قبلہ ہے کوچہ کسی کا
ہوے جلوہ گر دونوں عالم میں جن سے ہے مولا[6] میرا کملی والا کسی کا

ہوا ہر تقید[7] سے آزاد خالدؔ
پیا جب سے جامِ طہورا کسی کا

[1] (Manifestation) جلوہ [2] رسولِ خدا [3] ہو بہ ہو [4] گرفتارِ [5] عشق
[6] آقا [7] تعین

5

دل کی کیا ہستی[1] ہے میری اُن پہ میری جان فدا
کر چکا ہوں اُن پہ اپنا دین اور ایمان فدا

لذتِ دردِ دلِ ناشاد کا کیا پوچھنا
ہو رہے ہیں سیکڑوں اس پر سے اب درماں[2] فدا

نا اُمیدی کا نہیں ہے دل کو میرے کچھ بھی غم
اک نظر میں کردیا ہوں اُن پہ سب ارماں فدا

جلوہ گاہِ مرکزِ ہستی[3] میں جلوے گم ہوئے
دو جہاں اُن پر تصدق اب ہے ایں و آں[4] فدا

اک زلیخا ہی تھی عاشق یوسفِ کنعان[5] پر
آپ پر سے ہیں ہزاروں یوسفِ کنعان فدا

دیکھ کر اُس کی تجلی ریزیاں شدت کے ساتھ
ہوگئے ہیں اُس پر میرے دیدۂ حیراں فدا

اپنے اِس ادنیٰ سگِ در کی خدارا لاج رکھ
آپ پر خالد ہے ہر دم خواجۂ دوراں[6] فدا

[1] قیمت [2] علاج [3] امام الانبیاء (نورِ محمدی) [4] ہر شئے [5] لقبِ یوسفؑ [6] رسول خداؐ

⑥

جس یار کے جلوہ سے طور جلا' اس یار کا جلوہ کیا کہنا
جو نور ہی نور ہو اللہ کا' اس یار کا جلوہ کیا کہنا

جو منبعِ [1] نورِ دو عالم ہو' جو مرجعِ [2] ذاتِ عوالم ہو
جو برزخِ کون و مکان [3] بنا' اس یار کا جلوہ کیا کہنا

جو رحمتِ عالم نورِ ہدیٰ' ہو شانِ کرم جو فضلِ خدا
جو فیض ہو بحرِ جود و عطا' اس یار کا جلوہ کیا کہنا

کس طرح کروں میں ان کی ثنا' ہستی ہی کیا یہ زبان ہے کیا
حق جن کا محمدؐ نام رکھا' اس یار کا جلوہ کیا کہنا

تخلیقِ عوالم جن سے ہوئی کونین کا مرکز [5] جو کہ بنا
خالدؔ کو فنائے بقا جو کیا اس یار کا جلوہ کیا کہنا

[1] نقطہ (Origin) [2] رجوع [3] وسیلہ دارین [4] محسن [5] نقطہ آغاز

7

خدا خود حبیبِ خدا بنکے آیا — دُو عالم کا نُورِ ضیا[1] بنکے آیا
بِنائے دُو عالم ہیں ذاتِ محمدؐ — ہر اک کا ظہور[2] و خِفا[3] بنکے آیا
تماشائے[4] حیرت بنی ذاتِ وحدت — احد سے جو احمد بنا[5] بنکے آیا
ہوا نُورِ اطہر سے پُر نُور عالم — وہ نکتہ ہی ہر دائرہ بنکے آیا
نہ پوچھو مجھ سے کون ہے ذاتِ احمدؐ — کہوں کیا میں وہ کیا سے کیا بنکے آیا
کمالِ خدا ہے جمالِ[6] محمدؐ — خدا خود ہی بدرالدجیٰ[7] بنکے آیا
پسِ پردہ تھا گنجِ مخفی میں جو کچھ — وہ بے پردہ خود مصطفیٰ بنکے آیا
ہزاروں نبیوں کو مبعوث کرکے — خود ہی خاتم الانبیا بنکے آیا
کیا پرورش سب کو دامن میں اپنے — وہ مربوبِ[8] رَب العلیٰ بنکے آیا

ہے خالدؔ ازل سے مقدر پہ نازاں
سگِ آستاں[9] جو تیرا بنکے آیا

[1] اُجالا (روشنی) [2] ظاہر [3] باطن [4] شیدا [5] حسن [6] اسمِ مبارک
[7] چودھویں کا چاند [8] قاسم [9] در کا کتا (خادمِ غلام)

(8)

وہ میمِ احمدی کا ڈالے نقاب[1] نکلا
سمجھے نہ حق کو کوئی گو بے حجاب نکلا

ظاہر ہوئے جو حضرت حق کو نہ چین آیا
کہہ کے وہ نحن اقرب باپیچ وتاب[2] نکلا

سارے گلاب صدقے حضرت کے ہیں قدم پر
وہ باغِ احدیت کا ایسا گلاب نکلا

حُسنِ ظہور میں جب شانِ وجود آئی
ہر ذرہ ذرہ[3] بن کے خود آفتاب[4] نکلا

دونوں جہاں سے ہٹ کر ہر رِند[5] تیرا ساقی
پی پی کے جامِ وحدت مستِ[6] شراب نکلا

سارے غلام تیرے اچھے ہیں یا محمدؐ
خالدؔ پہ کر فضل یہ سب سے خراب نکلا

۱ حجاب (پردہ) ۲ ساتھ ہی (خودہی) ۳ ہر تقید (بندہ) ۴ محبوب، خدا ۵ دیوانہ
۶ مستِ توحید (فنائے ذات)

9

راز دارِ خدا میاں[1] ہیں آپ — جانتے سب ہیں بے زباں ہیں آپ
آپ اول ہیں اور آخر ہیں — باطن اظہارِ دو جہاں ہیں آپ
ساکنِ ہر مکان ہو کر بھی — صاحبِ عرشِ لامکاں ہیں آپ
عبدیت میں ظہور فرما کر — رَبِّ اربابِ[2] ایں و آں ہیں آپ
پاک ہیں ہر جہت سے سب کچھ ہیں — کیا بتاؤں کہاں کہاں ہیں آپ
کیوں گناہوں کا خوف ہو ہم کو — حامئ جملہ عاصیاں[3] ہیں آپ
اک اشارہ میں کام سب کے بنے — مالک الملک کن فکاں ہیں آپ
عشق کا راز فاش[4] کیوں ہوتا — حُسن والوں[5] پہ مہرباں ہیں آپ

فکر خالدؔ کو کیوں ہو دنیا کی
یا محمدؐ جو پاسباں[6] ہیں آپ

1 فرمانروا (حاکم نیابتی) 2 ممکنات (اشیاءدوجہاں) 3 گناہ گاراں 4 عام 5 اللہ والوں
6 نگہبان

(10)

پردے میں عبدیت کے تو گنجِ خفا[1] ہیں آپ
کیا جانے کوئی آپ کو پردے میں کیا ہیں آپ
حدِ نظر میں دید کے نورِ ضیاء[2] ہیں آپ
نورِ محمدیؐ ہیں کہ نورِ خدا ہیں آپ
گو صورتاً ہیں بندہ مگر کیا بتاؤں میں
دیکھو حقیقتاً بخدا رب نما ہیں آپ
کونین کی نمائش ہے دارین کا ثبوت
آخر ہیں سبکے سبکی تو بس ابتداء ہیں آپ
صورت بغیر ہوگا بھلا کس طرح ظہور
عینِ تقیدات ہیں اور ما سوا ہیں آپ
جلوہ دکھا کے غیر میں محجوب کیوں ہوئے
میں جانتا ہوں آپ کو جلوہ نما ہیں آپ
غیرِ وجودِ ذاتِ خدا کوئی بھی نہیں
موجود رہ کے سب میں ہر اک سے جُدا ہیں آپ
معنےٰ پہ اپنی نظر ہے لفظوں سے کیا غرض
مفہوم ہے خیال میں سمجھا کہ کیا ہیں آپ

[1] عینِ خدا [2] شمع ھدا

حمد و ثنا خدا کی ہے تعریف آپ کی
رہ کے منزّہ[1] سب سے محمدؐ نما ہیں آپ

دل نظر کر چکا تو انہیں جاں بھی دے دیا
جب میں نہیں رہا تو کہو مجھ میں کیا ہیں آپ

خالدؔ کو در سے آپ کے نسبت رہی سدا
صرفِ سجود اُس کا ہے سر سجدہ گہ ہیں آپ

رباعی

آتی نہیں کھوئی ہوئی دولت واپس جاتی نہیں دی ہوئی ذلت واپس
اللہ نے چاہا تو بڑی بات نہیں مل جاتی ہے کھوئی ہوئی عزت واپس

مخمور ہیں سرشار ہیں دولت والے مغرور ہیں بدمست ہیں عزت والے
جانے بھی دو ان لوگوں سے کیا کام ہمیں اللہ کو مرغوب ہیں غربت والے

[1] آزاد

(11)

تیری جو تصور میں سماجاتی ہے صورت[1]
ہر ایک میں تیری ہی نظر آتی ہے صورت

پیدا کیا جب اپنی ہی صورت پہ ہر ایک کو
تخلیقِ ہر آدم میں تیری نظرآتی ہے صورت

تصویریں ہزاروں ہیں خلا اور ملا میں
ان سب میں تو بس تیری نظر آتی ہے صورت

تو دیکھ ذرا چشمِ حقیقت کی نظر سے
ہر موج میں پانی کی نظر آتی ہے صورت

اُٹھ جاتی ہے غفلت تو نظر آتی ہے ہر دم
جلوؤں کی نمائش میں جو چُھپ جاتی ہے صورت

کر غور نظر آئے گی بس اس کی حقیقت
تصویروں میں چُھپ چُھپ کے جوشرماتی ہےصورت

کونین کے ہر گُوشہ میں ہر ایک میں ہر وقت
ہر چشمِ بصیرت تیری پاجاتی ہے صورت

[1] رویت محبوب حق

میں کیا ہوں تیری ایک ہوں تصویر مجسم
تو میری حقیقت ہی میں بن جاتی ہے صورت

دل اُس کا فدائی ہے میری جان ہے قُربان
ایمان تصدق ہے جو دِکھ جاتی ہے صورت

اللہ رے میری شان میں ہوں اُمتی تیرا
قسمت پہ ہوں نازاں مری اِتراتی ہے صورت

صد شُکر کہ خالدؔ کو تیری دید عطا کی
ہر اک میں اسے تیری نظر آتی ہے صورت

رباعی

عزت نہیں گر لاکھ دیں دنیا والے
عظمت نہیں گر لاکھ دیں دنیا والے
عزت وہی عزت ہے جو اللہ نے دی
ذلت نہیں گر لاکھ دیں دنیاوالے

12

اے نورِ ذاتِ مطلق اے جلوۂ حقیقت
تُو نُورِ دُو جہاں ہے جُز تیرے کون حضرت

حق ہی ہے خوب واقف تیرے ہی حال سے بس
کیا خاک کوئی جانے جو کچھ ہے تیری حالت

تُو رازدارِ حق ہے حق رازدار تیرا
تیرے پہ منکشف[1] ہے جو کچھ ہے رازِ اُلفت

نقش ونگارِ عالم سب تیرے ہیں مظاہر
دیکھے جو چشمِ حق سے پائے گا تیری صورت

صدقے میں تیرے ہم کو کونین مل گیا ہے
سب فضل ہے یہ تیرا اور تیری ہی عنایت

حق ہی کو پا رہا ہوں حق ہی کو دیکھتا ہوں
دیکھوں گا غیر کو کیوں اتنی کہاں ہے فرصت

غافل خدا سے رہ کر عادی تو بن گیا ہے
مشغول رہ تُو حق میں اب کر تُو ترکِ عادت

ہے نور دُو جہاں کا واللہ جمال تیرا
خالد کا ہے یہ ایماں خالدؔ کی ہے عقیدت

[1] کھلتا ہے

13

مکانِ لا مکاں میں مکیں ہیں محمدؐ
اِدھر عبد اُدھر حق یقیں ہیں محمدؐ
کچھ اس ناز و انداز کے ہیں وہ حامل
حبیبِ خدا جگ نشیں ہیں محمدؐ
خدا نے بنایا جو خیرالبشر ہے
خدا ہی کے تو نازنین ہیں محمدؐ
عجب شانِ اقدس ہے نورِ خدا ہیں
کہ محبوبِ خلق آفریں ہیں محمدؐ
ہیں اول و آخر و ظاہر و باطن
رسولِ خدا شاہِ دیں ہیں محمدؐ
ہیں باعثِ جلوہ نمائے عوالم
ہر اک شئے میں خود جاگزیں ہیں محمدؐ
دو عالم کی آنکھوں میں گھر آپ کا ہے
ہر اک کے تو دلنشیں ہیں محمدؐ

یہ معراج دیکھو ہے سیرِ عوالم
عروجِ جو عرشِ بریں ہیں محمدؐ

نہ پوچھو نہ پوچھو حقیقت کہ کیا ہے
خدا ہی خدا بالیقیں ہیں محمدؐ

نہ سمجھو تو ہیں دُور ہر اک سے ہر دم
جو دیکھو تو سب سے قریں ہیں محمدؐ

وجودیؒ کے صدقے میں فضلِ خدا ہے
یہ خالدؒ میں پردہ نشیں ہیں محمدؐ

رباعی

عظمت جسے کہتے ہیں وہ عظمت کیا ہے — عزت جسے کہتے ہیں وہ عزت کیا ہے
ذلت جسے کہتے ہیں وہ ذلت کیا ہے — عزت ہے اُسی کی جو ہے مقبولِ خدا

⑭

کونین کا ہے جلوہ شانِ خدا محمدؐ
اللہ کا سراپا خیرالورا محمدؐ

واللہ لا تعین تیرا ہی ہے تعین
حق کا ظہور جلوہ تیرا ہے یا محمدؐ

شمس و قمر سے دن رات ہے روشنی جہان میں
عالم ہیں تجھ سے روشن شمس الضحیٰ محمدؐ

تو مظہرِ[1] اتم ہے تیرے ہیں سب یہ جلوے
سب میں ہے نُور تیرا نُورِ خدا محمدؐ

کیوں تیرا سایہ ہوتا تُو نُورِ کبریا تھا
دونوں جہاں ہیں واللہ پَر تَو تیرا محمدؐ

ظاہر ہوئے ہیں آخر لیکن ہیں سب سے اول
ہر ایک کی ابتداء ہیں اور انتہا محمدؐ

یوسفؑ کی تھی زلیخا، عاشق خدا ہے تجھ پر
یوسفؑ سے ہیں ہزاروں تجھ پر فدا محمدؐ

[1] روح اعظم

سب انبیاء ہیں حالے تو چاند وہ ہیں تارے
رُتبہ ہے تیرا اعلیٰ بدرالدجیٰ محمدؐ

کون و مکاں کے جلوے اس میں ہی دیکھتا ہوں
دل ہوگیا ہے جب سے مسکن تیرا محمدؐ

عصیاں کے ہاتھوں بے حد مجبور ہوگیا ہوں
امداد میری کرنا سرِّ ھُدیٰ محمدؐ

مختارِ دو جہاں ہو قدرت میں تیری سب ہے
بگڑی میری بنادو دستِ خدا محمدؐ

میری یہ التجا ہے طیبہ بُلالو مجھ کو
ہو مستجاب اتنی میری دُعا محمدؐ

خالدؔ کو فکر اپنے عصیاں کی کچھ نہیں ہے
ہیں شافع دو عالم روزِ جزا محمدؐ

(15)

مکینِ ہر مکاں ہیں وہ مقیمِ لامکاں ہو کر
نشاں بن کر رہے سب کا، جو خود تھے بے نشاں ہو کر
بِنائے ہر دو عالم بن کے، خود ہیں مرجعِ عالم
پھر اس عالم میں آ نکلے، کہاں سے وہ کہاں ہو کر
چلے آئے جو دنیا میں، اُنہیں سمجھا نہیں کوئی
بشر بن کر رہے ہیں اس جہاں میں جانِ جاں ہو کر
حقیقت بیں نگاہیں اُن کو، پا لیتی ہیں ہر اک میں
نمایاں ہر تعین سے ہیں، پردوں میں نہاں ہو کر
مُشبہ[1] بن کے شبیہاتِ[2] عالم میں چلے آئے
منزہ[3] کے منزہ رہ گئے، وہ ایں و آں[4] ہو کر
نگارِ دو جہاں ہے، نورِ انور ہی کا خود مرکز
رہی ارشادِ عالی ہی سے دنیا دُرفشاں ہو کر
کمال حاصل ہے جو کہ پالئے اُمتی لقب خالدؔ
ہوا ہے دینِ اکمل نعمتِ ہر دو جہاں ہو کر

[1] تشبیہ [2] مخلوقات (موجودات) [3] آزاد (سب سے جدا) [4] کثرت

16

عاشقِ مصطفیٰ ہوں میں کون و مکاں[1] سے کیا غرض
ہجرِ بتاں[2] سے کام کیا وصلِ بتاں[2] سے کیا غرض

اُس کا سراپا خود ہوں میں جس کی مجھے تلاش تھی
دردِ دروں[3] سے کام کیا سوزِ نہاں سے کیا غرض

آئے تھے سامنے مگر، ہوش اُڑا کے چل دیئے
کردیئے جسم و دل سے دُور، احساسِ جاں سے کیا غرض

مرکزِ کُن فکاں[5] ہوں میں نکتۂ لامکاں[6] ہوں میں
دونوں جہاں سے کام کیا اہل جہاں سے کیا غرض

نام ہے خالدِ حزیں[7] جس کا نشاں کہیں نہیں
عبدِ محض[8] کو آپ کے اس جسم و جاں سے کیا غرض

۱ دنیا و عقبیٰ ۲ غیروں قربت یا دوری ۳ دردِ دل ۴ دل جلنے ۵ منشا تقدیر قدیر
۶ آغاز میں لاتعین ۷ حال خستہ (کمتر) ۸ برائے نام بندہ

17

زیرِ نگیں[1] ہیں میرے جہاں میں امام ہوں
سرکار کے غلاموں کا ادنیٰ غلام ہوں

ہے ناز مجھ کو میں سگِ عالی مقام ہوں
بندہ ہوں لیکن آپ کا خیرالانام ہوں

دنیا سے کام ہے نہ تو دین سے ہے کچھ غرض
بس دھن میں آپ کی شہہ عالی مقام ہوں

کونین پر تصرف[2] و دارین زیرِ دست
یہ اس لئے کہ آپ کا ادنیٰ غلام ہوں

میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہاں ہوں میں
قاصر[3] ہے فہم میں وہ مکینِ مقام ہوں

۱ ماتحت (تصرف میں) ۲ اختیار ۳ عاجز

جو آپ کی نوازشِ بے پایاں مجھ پہ ہے
زندہ ہوں میں مقیم جو دارالسلام ہوں

روحی فداک سیدی مولائے دو جہاں
میں آپ ہی کا اب تو سراپا تمام ہوں

جلوے کسی کے جذبِ نظر ہو نہیں سکے
یوں محو دید[1] آپ کا میں صبح و شام ہوں

پابندِ کیفِ مئے[2] نہیں میرا نشہ ہے اور
بے مئے ہے کیف جس کا، میں اُسی کا ہی جام ہوں

خالدؔ ہے نام اور ہوں میں عبدِ مصطفیٰ
عالم میں یوں زبان زدِ[3] خاص و عام ہوں

۱ دید میں گم ۲ نشۂ شراب ۳ مشہور (معروف)

(18)

کیوں ہوں میں فلک[1] کا مشقِ ستم، کیوں تیرِ جفا کا مرکز ہوں
تیرا ہوں میں کیوں ہے حال تباہ، کس واسطے یوں تاراج ہوں میں

دیکھو تو میری بگڑی قسمت، ہر روز نئی ہے اک آفت
ہو ساقیِ کوثر نظرِ کرم، آلام کی اک معراج ہوں میں

یہ فضل و کرم یہ جود و عطا، یہ شانِ سخاوت کیا کہنا
اک ذرۂ عاجز کل تک تھا، اور صاحبِ قدرت آج ہوں میں

یہ ذرہ نوازی ہے اُن کی، یہ فیضِ کرم ہے سب اُن کا
الآن ہے حاصل وصل مجھے، گو عبدِ شہہِ معراج ہوں میں

نعلین کے صدقے میں تیرے، میں کون تھا کیا تھا اب کیا ہوں
یہ فخر ہے ہوں تیرا سگِ در، اور بے نیازِ تاج ہوں میں

اک عاصی سگِ در خالدؔ تھا، ہے شافعِ محشر کا صدقہ
دی قدرتِ بخشش شانِ عطا، جو قاسم تخت و تاج ہوں میں

[1] مقدر

⑲

محبوبِ خدا کہ نورِ خدا وہ یار نہیں تو کچھ بھی نہیں
تخلیقِ دو عالم کی یہ بِنا وہ یار نہیں تو کچھ بھی نہیں

کُن کہتے ہی جو اظہار ہوا یہ ذاتِ احد یہ نورِ خدا
یہ رازِ نہاں یہ گنجِ خفیٰ وہ یار نہیں تو کچھ بھی نہیں

بے نقشہ[1] کا جو نقشہ[2] بنا اطلاق[3] و تقید[4] کی ہے بنا[5]
ہر اک میں ہے جو جلوہ نما وہ یار نہیں تو کچھ بھی نہیں

ہے روزِ ازل سے تا بہ ابد ظاہر میں وہی باطن میں وہی
ہر ذرہ محمدؐ پر ہے فدا وہ یار نہیں تو کچھ بھی نہیں

یہ آدمِ خاکی سارے مَلک یہ عرشِ معظم لوح و قلم
ہیں نُورِ محمدؐ سے پیدا وہ یار نہیں تو کچھ بھی نہیں

یہ نارِ جہنم خُلدِ بریں یہ خیر و شر کی نیرنگی
یہ عرصۂ محشر روزِ جزا وہ یار نہیں تو کچھ بھی نہیں

اسلام و کفر و دیر و حرم یہ مذہب و ملت دینِ صنم
یہ بندشِ تارِ زلفِ دو تا وہ یار نہیں تو کچھ بھی نہیں

[1] لاتعین [2] تعین [3] فنا [4] بقا [5] بنیاد

جب رب ہی سراپا[1] جس کا بنا تو دونوں جہاں بھی اس کے بنے
جو عبدِ محض[2] ہیں صَلِّ علیٰ وہ یار نہیں تو کچھ بھی نہیں

جلوؤں کی نمائش ہے جنکی کونین کو زینت ہے جس سے
یہ قبلہ گاہِ اربابِ[3] صفا وہ یار نہیں تو کچھ بھی نہیں

سرکار پہ دل اور جاں صدقے قربان یہ دیں ایمان فدا
ہے روئے منور کعبہ میرا وہ یار نہیں تو کچھ بھی نہیں

بس جلوے خدا کے دیکھتے رہ، تو شیخ میں اپنے سب ہے تیرا
خالدؔ تو یہی کہتا جا سدا، وہ یار نہیں تو کچھ بھی نہیں

رباعی

عزت جو دیں یہ لوگ تو ذلت ہے میری ذلت جو دے عالَم تو یہ عزت ہے میری
عالَم ہو میرا دست جو ہو فضلِ خدا عظمت جسے کہتے ہیں یہ عظمت ہے میری

[1] خود [2] محضِ عبد (معصوم) [3] صحابہ اہلِ صفا

20

لوح و قلم عرش و زمیں، گر وہ نہیں تو کچھ نہیں
وہ ہے مکان[1] وہ ہے مکیں[2] گر وہ نہیں تو کچھ نہیں

اول ہے وہ آخر ہے وہ ظاہر ہے وہ باطن ہے وہ
اور وہ ہے شہ رگ سے قریں، گر وہ نہیں تو کچھ نہیں

محبوب حق کے بن کے خود کونین کو ظاہر کئے
سب میں ہیں وہ طیبہ نشیں گر وہ نہیں تو کچھ نہیں

آنکھوں میں ہے وہ جلوہ گر، دل میں بھی ہے وہ خوب تر
اور وہ ہے خود جانِ حزیں[3] گر وہ نہیں تو کچھ نہیں

اسلام کے بازو ہیں وہ ایمان کی قوت ہیں وہ
دستِ خدا ہے بالیقیں گر وہ نہیں تو کچھ نہیں

معراج میں نعلینِ حضرت اپنے اوپر دیکھ کر
کہنے لگا عرشِ بریں گر وہ نہیں تو کچھ نہیں

جلوہ اس کا سب میں ہے بندہ میں اور رب میں ہے
سب میں ہے وہ نورِ مبین گر وہ نہیں تو کچھ نہیں

اللہ کے محبوب ہیں ہر ایک کے مطلوب ہیں
مختارِ کل ہیں یوم دیں گر وہ نہیں تو کچھ نہیں

میں ہوں نہیں اللہ ہے وہ، میں کیا بتلاؤں کیا ہے وہ
خالدؔ میں ہے وہ نازنین گر وہ نہیں تو کچھ نہیں

[1] ظاہر (بندہ) [2] باطن (حقیقتِ بندہ) [3] میری جانِ ناتواں

(21)

جز تمہارے دونوں عالم میں عیاں کوئی نہیں
تم سوا کونین میں اے جانِ جاں کوئی نہیں

آپ اپنے ہو نشاں ہم کیا نشاں دیں آپ کا
آپ سا اہلِ نشاں اور بے نشاں کوئی نہیں

غیر کہتے ہیں جسے وہ بھی تو ہے نام آپ کا
غیر سے مطلب بجز وہم و گماں کوئی نہیں

فی الحقیقت دونوں عالم میں بجز سالارِ دین
مظہرِ ذاتِ خداوندِ جہاں کوئی نہیں

یا محمدؐ دین و دنیا کی ہر اک تکلیف میں
تم سوا پشت و پناہِ بیکساں کوئی نہیں

ذاتِ خالدؔ میں نہاں اور روئے خالدؔ سے عیاں
جز مکینِ لا مکاں و ہر مکاں کوئی نہیں

(22)

ہے عرش خدا کا یہی ایوانِ[1] مدینہ
لا ریب[2] خدا[3] ہیں میرے سلطانِ مدینہ

حوروں کا ہے وہ گھر تو یہ محبوبِ خدا کا
فردوس سے بہتر ہے گلستانِ مدینہ

مر جاؤنگا مر جاؤنگا مرنے سے بھی پہلے
اللہ دکھادے مجھے ایوانِ مدینہ

تھوڑا بھی اگر میرے تڑپنے میں اثر ہے
بن جائے گا مدفن سرِ میدانِ مدینہ

کہہ دے کوئی کعبہ ہوا گھر کب سے خدا کا
پیدا ہوئے جب شمعِ شبستانِ مدینہ

کھٹکا مجھے دوزخ کا نا جنت کی پروا
سر پر ہے میرے سایۂ دامانِ مدینہ

کعبہ سے زیادہ بخدا عرش سے افضل
اللہ نے کیا رتبۂ ایوانِ مدینہ

[1] دربار [2] بلاشبہ [3] مولا وآقا

جلوے یہیں ہوجاتے ہیں دن رات میسر
احسان ہے تیرا وہ غمِ ارمانِ مدینہ
پروا نہیں گردن میری کاٹے کوئی خالدؔ
کہتا ہوں خدا[1] ہیں میرے سلطانِ مدینہ

رباعی

اللہ دے عزت نہ مٹا سکتا کوئی ذلت کا دھبہ نہ لگا سکتا کوئی
دنیا میں خدا جس کو دیدے عظمت پھر اُسکو ذلیل کس طرح بنا سکتا کوئی

عزت میری اللہ کی قدرت میں ہے
ذلت میری اللہ کی قدررت میں ہے
دنیا کے ان کٹ پتلوں کے ہاتھوں میں ہے کیا
قسمت میری اللہ کی قدرت میں ہے

[1] مولا و آقا (رب الارباب)

(23)

گنج مخفی نورِ حق ذاتِ خدا تم ہی تو ہو
جانتا ہوں سب کے مظہر مصطفےٰ تم ہی تو ہو

تم نہ ہوتے تو نہ ہوتے جلوہ گر دونوں جہاں
لا و الا کی بِنا خیرالوریٰ تم ہی تو ہو

تم سوا ممکن نہیں غیروں کا دل میں ہو گزر
دیکھ کر جس کو میں اپنا دل دیا تم ہی تو ہو

آنکھ تم سے ملتے ہی رخصت ہوئے ہوش وحواس
دیکھ کر جس کو میں بیخود بن گیا تم ہی تو ہو

کیا بتاؤں میں اثر چشمِ خمار و ناز کا
بھا گئی جس کی ادا وہ مہہ لقا[1] تم ہی تو ہو

ایک میں کیا سیکڑوں ہیں دامِ گیسو کے اسیر[2]
مبتلائے ہجر کے حق میں بَلا[3] تم ہی تو ہو

میں جہاں رہتا ہوں تم رہتے ہو میرے ساتھ ہی
کیا بتاؤں قرب سب کچھ بَرملا[4] تم ہی تو ہو

[1] نہایت حسین [2] گرفتار [3] آزمائش [4] صاف (ظہورِ خدا)

لامکاں و ہر مکاں میں تم ہی تو خود ہیں مکیں
دیکھتا ہوں ہر جگہ جلوہ نما تم ہی تو ہو

ہے احاطت[1] ذات کی ایسی رکھی باقی نہ کچھ
خود محیط[2] و خود محاط و دائرہ[3] تم ہی تو ہو

دیکھتا ہوں جس طرف آتے ہو ہر شئے میں نظر
ناظر و منظور تم پردہ پیا تم ہی تو ہو

ہر تقید سے منزہ ہر تعین سے جُدا
لا تعین ذاتِ مطلق سے سوا تم ہی تو ہو

خالدِ عاصی کے مُولا مالکِ کون و مکاں
جانِ حق جانِ جہاں روحی فدا تم ہی تو ہو

رباعی

دنیا کرے عظمت نہیں کچھ اس سے غرض
مخلوق دے ذلت نہیں کچھ اس سے غرض
منت کشِ عالَم نہیں عزت میرے
عالَم جو دے عزت نہیں کچھ اس سے غرض

[1] ادراک ذات (نور محمدی کا باعث تخلیق ہونا) [2] نہاں باطن [3] عیاں ظاہر

(24)

حضرت کے اک اشارۂ معجز اثر کو دیکھ
دُو ٹکڑے ہوگیا ہے ذرا تُو قمر کو دیکھ

ہر اسم کا مسمیٰ[1] ہے ہر ذات کا وجود
اللہ کو دیکھنا ہو تو خیر البشر کو دیکھ

اعیان[2] میں ان کی صورتِ زیبا کا ہے ظہور
ہے چشمِ سر[3] کی بات یہی چشمِ سر[4] کو دیکھ

نکتہ[5] ہے نُورِ ارض و سمٰوات کا یہی
اپنی نظر میں گھوم[6] کے حدِ نظر[7] کو دیکھ

ہم تو مکیں کو دیکھتے ہیں ہر مکان میں
لفظ آشنا ہے تُو ارے زاہد تو گھر کو دیکھ

تھامے ہوئے جگر وہ میرے پاس آگئے
تاثیرِ عشق، نالوں کے میرے اثر کو دیکھ

میں عرضِ حال کیا کروں روشن ہے تجھ پہ سب
صورت سوکھی ہے تو میری چشمِ تر کو دیکھ

کچھ تو علاج کیجئے مسیحائے دو جہاں
خالدؔ کے حالِ زار کو دردِ جگر کو دیکھ

[1] موصوف (شخص) [2] حقیقتِ اشیاء (معلوماتِ الٰہیہ) [3] بصیرت
[4] بصارت [5] مرکز (آغاز) [6] پلٹ کر (ہٹ کر) [7] حقیقت (باطن)

25

ہوں ادنیٰ تمہارا غلام اللہ اللہ مفخر ہوں اس پر مدام اللہ اللہ
ہوا ہے ان ہی سے ظہورِ دو عالم محمدؐ خدا کا ہے نام اللہ اللہ
نہ ہوا ہے نہ ہوگا کوئی تم سا پیدا ہو تم ہی تو خیرالانام اللہ اللہ
جو نعلین سے عرش پر جا کے ٹھیرے تمہارا ہی ہے یہ مقام اللہ اللہ
کمالِ محبت ہے معشوق بننا ہو محبوبِ حق لا کلام اللہ اللہ
سراپا خدا ہے جمالِ محمدؐ خدا ہی خدا ہے تمام اللہ اللہ

گِرا نقشِ پا پر جو سجدے میں خالدؔ
محمدؐ ہیں اُس کے امام اللہ اللہ

رباعی

گر مجھ کو ذلیل عبدِ خدا کوئی کہے گو خوار و خستہ و گدا کوئی کہے
محبوبِ خدا کا ہوں میں اک دیوانہ پروا نہیں گر لاکھ بُرا کوئی کہے

26

تو مخفی اک خزانہ ہے، کیا شان بیان کروں تیری
پھر نقش و نگارِ[1] زمانہ ہے، کیا شان بیان کروں تیری
ہر ذرہ[2] حجابِ دید[3] بنا' ہر پردہ اُٹھا کے دیکھ لیا
ہر اک سے تو بیگانہ[4] ہے کیا شان بیان کروں تیری
انداز عجب ہیں جان لیوا' ہیں ناز و ادا حیرت افزا
ہر ایک تیرا دیوانہ ہے کیا شان بیان کروں تیری
ہے بزمِ جہاں میخانہ تیرا' چلتا ہے یہاں پیمانہ تیرا
ہر میکش اک مستانہ ہے' کیا شان بیان کروں تیری
تو دید میں اپنی کرکے محوؔ' ہر ایک کو اپنا کر ہی لیا
کیا سحرِ نظر جاناناں ہے کیا شان بیان کروں تیری
جب شمع[5] ہوئی روشن دیکھو' پروانے اُڑے گر گر کے جلے
خود شمع تیری پروانہ ہے کیا شان بیان کروں تیری
دل تجھ پہ تصدق جان قربان' میرا دین فدا ایمان فدا
تقویٰ بھی تیرا نذرانہ ہے کیا شان بیان کروں تیری

[1] زینت (نمائش) [2] شئے [3] آنکھوں کا پردہ [4] سب میں رہ کر سب سے جدا
[5] نورِ خدا

تیری جود و سخا تیرا فضل و کرم، تیری مہر و عطا جانِ عالم
محتاج تیرا تو زمانہ ہے کیا شان بیان کروں تیری

آزاد[1] رہا تو ہر اک سے، کیا خاک کوئی تجھ کو سمجھے
کیا خوب روشِ[2] رِندانہ ہے کیا شان بیان کروں تیری

تو عینِ عرب محبوبِ خدا، تو مظہرِ رب مطلوبِ الٰہ
تو جلوۂ نورِ یگانہ ہے کیا شان بیان کروں تیری

سرکارؐ کی کملی دوش پہ ہے، خالد تیرا تاج ہے کفشِ[3] نبیؐ
اندازِ فقر شاہانہ ہے کیا شان بیان کروں تیری

رباعی

مجھ کو نہیں کچھ عزت و خواری سے کام　　عصیاں سے نہ دنیا کی نکوکاری سے کام
ہوں مست شرابِ حبِ نبی پی پی کر　　بیخود کو نہیں ہے اس دنیاداری سے کام

[1] منزہ [2] حیاتِ ظاہری [3] نعلین مبارک

(27)

جب چشمِ محمدؐ بندے پہ نگاہ ڈالی
جتنی تھی خودی اُس کی ہستی سے مٹا ڈالی

اُس یار کی صورت کو خواجہ نے دِکھا ڈالی
اغیار کی تصویریں آنکھوں سے ہٹا ڈالی

جب احمد مُرسل کا اس دل میں ہوا مسکن
جتنی تھی خودی میری سب مجھ سے مٹا ڈالی

جب تک نہ مٹے غفلت دیکھے گا اُسے کیوں کر
وحدت نے تو کثرت میں اپنے کو چھپا ڈالی

پہلے تو ہوا ظاہر حق صورتِ احمد[1] میں
پھر شانِ محمدؐ[2] سے کونین بنا ڈالی

دکھتا ہی نہیں کوئی جز تیرے کہ خواجہ[3] نے
تصویر تیری ایسی آنکھوں میں جما ڈالی

جب ذاتِ حق خالدؔ احمد میں ہوئی ظاہر
تب ذاتِ محمدؐ نے عالم کی بِنا ڈالی

[1] محبّ [2] نورِ محمدی (محبوب وعبدِ محض) [3] پیرومرشد

28

نہ پوچھو نہ پوچھو حقیقت کہ کیا ہے
محمدؐ ظہورِ خدا ہے خدا ہے

محمدؐ ہیں باعثِ تخلیقِ عالم
دو عالم ظہورِ حبیبِ خدا ہے

جدھر دیکھتا ہوں تجھے دیکھتا ہوں
میری چشمِ حق بیں میں تو رُونما ہے

تخیل میں تو ہے تصور میں تو ہے
تو خود ہی سراپا میرا بن گیا ہے

نظر میں محمدؐ ہیں دل میں محمدؐ
نہیں کوی عالم میں اُن کے سوا ہے

یہ صورت ہے میری حقیقت میں اُس کی
نہیں ہوں میں مجھ میں وہ بندہ نما ہے

تیرے خالدِ زار کی آرزو ہے
میرے روبرو تو رہے تو پھر کیا ہے

29

یا محمدﷺ جو گدا[1] آپ کے در کا ہوجائے
ہُوا خدا اسکا ہی طالب وہ خدا کا ہوجائے

ابھی مٹ جائیگی یہ ظلمتِ عصیاں ساری
چشمِ رحمت سے اگر ایک اشارہ ہوجائے

دم نکل جائے میرا ذکر محمدﷺ کرتے
یوں سفر دار فنا[2] سے میرا مولا ہوجائے

یہ تو ممکن ہی نہیں غیر کا دل میں ہو گزر
بن کے شیدائی تیرا اور کسی کا ہوجائے

حرم و دیر کی خواہش نہ کبھی دل میں رہے
مرے حق میں مرا کعبہ تیرا کوچہ ہوجائے

دل میرا مولا فقط آپ کا مسکن بن جائے
میری آنکھوں میں نہاں صورتِ زیبا ہوجائے

ہووے اس سال سفر مجھ کو مدینہ کا نصیب
فضل اللہ کا مرے حال پہ اتنا ہوجائے

قیس و فرہاد کریں گے مرا ہر وقت طواف
زلفِ احمدﷺ کا جو سر میں میرے سودا[3] ہوجائے

[1] فقیر (بھکاری) یا خادم [2] دنیا [3] وارفتگی

اے مسیحائے زماں تیری توجہ گر ہو
درد اُٹھنے سے قبل میرا مداوا[1] ہوجائے

خالدِ زار کی اب حالتِ خستہ پہ ذرا
اک نظر چشمِ کرم کی میرے خواجہ ہوجائے

رباعی

ہو عمر دراز ساقیٔ میخانہ کی
اور حشر تک گردش رہے پیمانہ کی
دے جام پہ جام ایسا کہ بیخود کردے
رکھ لاج خدا کے لئے مستانہ کی

بندہ کا وسیلہ نہیں جز تیرے کوئی
دارین میں تیرا ہی سہارا ہے نبیؐ
خالدؔ ہے تیرے فضل و کرم کا محتاج
تو اگر چاہے تو بن جائیگی بگڑی میری

[1] علاج

30

سراپائے احمد ہے جو کبریا ہے
دو عالم ظہورِ حبیبِ خدا ہے

ہر اک شئے میں جلوہ محمدؐ کا دیکھا
نظر تو حقیقت میں حق آشنا ہے

تو مختار ہے کر جو چاہے ہوں راضی
مقدر میرا جو ہے منشا تیرا ہے

لگادے میرا بیڑا اب پار خواجہ
میری کشتی کا اک تو ہی ناخدا ہے

بتاؤں میں کیا اپنی دیوانگی کو
ذرا حال دیکھو کہ کیا ہوگیا ہے

ذرا چشمِ حق بیں سے دیکھو ہو ظاہر
وجودیؔ ہی خالدؔ میں جلوہ نما ہے

(31)

یہ ناز یہ انداز و ادا اور ہی کچھ ہے
یہ شانِ محمدؐ بخدا اور ہی کچھ ہے

لاکھوں کے دلِ مردہ ہوئے زندہ یہ سن کر
اِس نامِ محمدؐ کی صدا[1] اور ہی کچھ ہے

سجدے ہی کئے جاؤ 'یہ دل سیر نہ ہوگا
سرکار کی چوکھٹ کا مزا اور ہی کچھ ہے

ہم کعبۂ دل میں بھی پاتے ہیں انہی کو
یاں مسکنِ محبوبِ خدا اور ہی کچھ ہے

معراج سرِعرش گئے حق سے مل آئے
سرکار کے نعلین کی جا اور ہی کچھ ہے

ہم دیکھ ہی لیتے ہیں حقیقت کی نظر سے
ہر ایک میں دیدار تیرا اور ہی کچھ ہے

سرکار پہ خود جان فدا ہوتی ہے ہر دم
یہ شان و پھبن[2] نامِ خدا اور ہی کچھ ہے

اللہ ہی اللہ ہے محمدؐ ہی محمدؐ
یہ رازِ حقیقت کہوں کیا اور ہی کچھ ہے

دنیا کی ہے خواہش نہ تو عقبیٰ کی طلب ہے
خالدؔ کا تو منشا جُدا اور ہی کچھ ہے

[1] آواز [2] جمال (حسن)

(32)

تصدق محمدؐ کا کیا مل گیا ہے
دُو عالم ملے ہیں خدا مل گیا ہے

رسولِ خدا مرکزِ دُو جہاں ہیں
اُنہیں کا مجھے آسرا مل گیا ہے

نہ پوچھو مرے دردِ اُلفت[1] کی لذت
مجھے درد خود لادَوا مل گیا ہے

ہزاروں ہوں طوفان تو کیا خوف مجھ کو
محمدؐ سا جب ناخدا مل گیا ہے

وہ ہیں سامنے سر ہے قدموں پہ اُن کے
عبادت کا مجھ کو مزا مل گیا ہے

سگِ در ہوں میں آستاں پر پڑا ہوں
سکوں دل کو اب برملا مل گیا ہے

جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تیرا جلوہ
نظرکو نظر کا صلہ مل گیا ہے

قفس[2] میں ہوں پھر بھی ہوں آزاد سب سے
مقید کو مطلق خدا مل گیا ہے

میں خالدؔ وجودیؔ پہ قربان جاؤں
وہ کیا مل گئے کہ خدا مل گیا ہے

[1] اضطراب عشق [2] بقید حیات

33

محمدؐ مُصطفیٰ خود جلوہ فرما ہیں خدائی[1] میں
خدا خود کار فرما ہے نبیؐ کی مُصطفائی[2] میں

وہ نورِ حق جو ہے خیرالبشر ساری خدائی میں
ہے احمدؐ بن کے برزخ[3] میں خدا کی کبریائی میں

رُخِ روشن کا جس کے ایک عالم ہے تماشائی
وہ محبوبِ خدا ہیں دلبری میں دلربائی میں

بنائے ہر دو عالم ہو کے بھی ہیں بےمثل عالم میں
جو بن کر مرکزِ انوار آئے ہیں خدائی میں

فراقِ مصطفیٰ میں جل کے جو اکسیر[4] ہو جائے
وہ پھر اپنے کو پائے گا جہاں کی کیمیائی[5] میں

تڑپ کر یوں نہ کر بدنام تو نام محبت کو
صدائے ساز بن جا عشق کی نغمہ سرائی[6] میں

میں اپنی ہی خودی کو ذات میں جب غرق پاتا ہوں
اُنہیں موجود پاتا ہوں میں اپنی خودنمائی[7] میں

جمالِ یار خود ہے بے خودی میں رُوبرو میرے
نہیں کچھ کم تصور سے مری نظریں رسائی میں

۱ حقیقت ۲ ظاہر (Manifestively) ۳ وسیلہ کبریٰ ۴ فنافی الرسول ۵ تخلیق
۶ گیت گانے ۷ مشخص (اپنے آپ)

ہے میرے سوز و درد و عشق کا اظہار نا ممکن
جو نکلے اُف تو جل جائے زباں بھی لب کشائی میں

نہ وہ ہوتے نہ میں ہوتا نہ ہوتا یہ جہاں پیدا
قدم رنجہ نہ فرماتے اگر وہ جگ نمائی میں

کرم ہے اُن کا اُن کی نظرِ رحمت کا تصدق ہے
وجودیؒ بن گیا خالدؔ وجودیؒ کی جُدائی میں

رباعی

صد ناز ہے مُولا میرا طیبہ کا دھنی ہے
بندہ ہوں میں اُن کا جو کہ اُمی لقبی ہے
مخمورِ محبت کو نہیں کام کسی سے
پیمانۂ دل میں ہے بھرا حُب نبی ہے

اللہ کے محبوب سے الفت کرے بندہ
بندہ کو محبت کرے اللہ بھی واللہ
وہ دل نہیں جس دل میں نہو حُب محمدؐ
وہ سر نہیں سودا نہیں جس سر میں نبیؐ کا

34

مظہرِ کون و مکاں مرشدِ پاکان تُو ہے
ہر تعین سے میری جان نمایاں تُو ہے
بُوئے گُل رنگِ ثمر شانِ گلستاں تُو ہے
کوہ و صحرا ہے توہی خارِ بیابان تُو ہے
دل ہے تو جسم ہے تو اور میری جان تُو ہے
مجھ میں پنہاں ہے توہی مجھ سے نمایاں تُو ہے
میرا طالب میرا مطلوب میری عینِ طلب
میری خواہش میرا ارمان میرا خوہاں تُو ہے
جُز تیری ذات کے پیدا نہیں عالم میں کوئی
آسماں تُو ہے زمیں تُو ہے بیاباں تُو ہے
پردہ دارِ احد و پردۂ احمد ہے تُو
نُورِ پوشیدہ ہے تُو نُورِ نمایاں تُو ہے
توہی لیلیٰ توہی مجنوں توہی عذرا وامق
یہ زلیخا ہے تو یہ یوسفِ کنعان تُو ہے
توہی راہرو ہے توہی راہ ہے منزل ہے توہی
راہ گُم کردہ ہے تُو خضرِ بیاباں تُو ہے
تُو ہے اللہ کا ظاہر تیرا باطن اللہ
حق تیرا طالب و اللہ کا خواہاں تُو ہے
بحرِ عصیاں کے تلاطم سے بچا خالؔد کو
یا محمدؐ میری کشتی کا نگہباں تُو ہے

مسدس

35

تُو تو نورِ خدا ہے خدا ساقیا[1] تو حبیبِ خدا ہے خدا ساقیا
تو رسولِ خدا ہے خدا ساقیا تو ظہورِ خدا ہے خدا ساقیا
تونہیں ہے خدا ہے خدا ساقیا
حق کو سجدہ روا ہے روا ساقیا

گنجِ مخفی سے آتا ہے وحدت میں تو ہوگیا آ کے موجود کثرت میں تو
اپنی خلوت سے آیا جو جلوت میں تو سب حوادث میں آیا حقیقت میں تو
تونہیں ہے خدا ہے خدا ساقیا
حق کو سجدہ روا ہے روا ساقیا

دیکھتے ہیں جو تجھکو عبادت ہے یہ تجھ پہ مٹ جاتے جو ہیں ریاضت ہے یہ
بندگی کرتے جو ہیں اطاعت ہے یہ ان کا مذہب ہے یہ انکی ملت ہے یہ
تونہیں ہے خدا ہے خدا ساقیا
حق کو سجدہ روا ہے روا ساقیا

[1] قاسم (دینے والا)

آئے وحدت میں جب احدیت کے مکیں ہوا اظہارِ واحدیت آں و ایں

کوئی کیا جانے گا رازِ طیبہ نشیں کفش[1] پا پر ہے نازاں جو عرشِ بریں

تو نہیں ہے خدا ہے خدا ساقیا

حق کو سجدہ روا ہے روا ساقیا

تو مکیں دل میں ہے دل ہے خانہ تیرا بایقیں دونوں عالم ہیں سایہ تیرا

نازنین سب سے بڑھکر ہے پایا[2] تیرا مجھکو بندہ خدا نے بنایا تیرا

تو نہیں ہے خدا ہے خدا ساقیا

حق کو سجدہ روا ہے روا ساقیا

چشمِ میگوں سے پیتے ہی وحدت کا جام باقی رہتا نہیں ہوش ان کا مدام

مست و سرشار رہتے ہیں یہ صبح شام وِرد رہتا زباں پر ہے بس تیرا نام

تو نہیں ہے خدا ہے خدا ساقیا

حق کو سجدہ روا ہے روا ساقیا

رباعی

سخت یہ بے ادب ہیں ملحد یا رب ہے حُسنِ شفاعت پہ انہیں ضد یا رب

دوزخ کو ذرا اور بھی وسعت دیدے پھیلے ہیں بہت غیر مقلد یا رب

[1] نعلین [2] مقام (مرتبہ)

(36)

مثلث

جن سے پیدا ہوگیا کُل عالمِ امکان[1] ہے
فخرِ آدم رحمتِ عالم تو اُنکی شان ہے
نامِ نامی ہے محمدؐ زینتِ اکوان[2] ہے

جان و دل کیا میں ہوں سراپا فدائی آپ کا
زہد و تقویٰ دین و ایمان آپ پر سے ہے فدا
آپ پر سے میں ہی کیا سارا جہاں قربان ہے

دیکھتا ہوں آپ میں جلوہ خدا کا آشکار[3]
پا رہا ہوں آپ میں نقشہ خدا کا آشکار
آپ ہی کا رُوئے انور مصحفِ قرآن ہے

جاہلِ مطلق جو تھا علمِ حقیقی پالیا
خادمِ ادنیٰ کو اپنے آپ نے سب کچھ دیا
آپ کے نعلین کا ہی صدقہ ہے فیضان ہے

[1] کائینات [2] دارین [3] ظاہر (صاف)

لوم و لائم[1] کا اثر ہوتا نہیں ہے قلب پر
مطمئن رہتا ہے دل میرا جو اَب شام و سحر
آپ کا یہ فضل ہے یہ آپ کا احسان ہے
سب کے آگے اس کو جب اللہ نے خود رکھدیا
ساری مخلوقات نے اِنکار جس سے کردیا
حاملِ بارِ امانت ہوگیا انسان ہے
خُم[2] پہ خُم پینے پہ بھی مستی کبھی چھائی نہ ہو
جامِ وحدت پی کے جس کو لغزشِ پائی نہ ہو
ایسے متوالے کی سچ پوچھو نرالی شان ہے
آپ کی چشمِ کرم سے آپکو میں پالیا
آپ ہی کا سب میں جلوہ دیکھتا ہوں برملا
چشم میری آپ ہی کی دید میں حیران ہے
جس کسی انسان میں اوصافِ حمیدہ گر نہ ہوں
جس کسی انسان میں اخلاقِ عظیمہ گر نہ ہوں
صورتاً انسان ہے لیکن بدتر از حیوان ہے
میں نہیں ہوں آپ ہیں کیا بتاؤں حالِ زار
میں سراپا ہوگیا ہوں آپ ہی پر سے نثار
میری صورت سے عیاں بس آپکی ہی شان ہے

[1] ملامت کرنے والے کے ملامت [2] گھڑا بھر (بے حساب)

میرے دل میں ہوگی کیوں اغیار کی اب آرزو
کس طرح کرتا پھروں گا اور کی میں جستجو
جب کہ دل میں آپ ہی ہیں آپ کا ارمان ہے
کور چشم[1] ہیں ان کا مُردہ دل ہے اور مُردہ جسد
جن کے دل میں ہے عداوت بغض کینہ اور حسد
یہ منافق ہیں منافق کی یہی پہچان ہے
مرضِ اُلفت کا مداوا[2] غیر سے ممکن نہیں
دردِ اُلفت کا مداوا اور سے ممکن نہیں
جس کا ہے بیمار ہوگا اس سے ہی درمان[3] ہے
یہ پریشانی مصیبت سے مرا ہوتا ہے کیا
بے سروسامانی میرا کیا بگاڑے گی بھلا
آپ جب سے مل گئے ہیں عیش کا سامان ہے
پردۂ غفلت کو تو آنکھوں سے اب سرکا کے دیکھ
بندہ تو بندہ ہے خالدؔ رب کو رب سے پا کے دیکھ
بس یہ ہے علمِ تصوف بس یہی عرفان ہے

[1] دل کے اندھے [2] علاج [3] علاج (شفا)

خمسہ

37

میرے اللہ میاں[1] تم ہو میرے اللہ میاں تم ہو

میری آنکھوں میں دل میں جسم میں جانِ جہاں تم ہو
دو عالم میں نہاں تم ہو عوالم سے عیاں تم ہو
ہراک کے اول و آخر سراپا بے گماں تم ہو
ظہورِ[2] دو جہاں تم ہو مکینِ لامکاں[3] تم ہو
میرے اللہ میاں تم ہو میرے اللہ میاں تم ہو

ہو تم نُورِ خدا اور منبعِ[4] انوار کیا کہنا
کیا دُنیا کو روشن عالم اظہار کیا کہنا
رہا باقی نہ سایہ سایۂ سرکار کا کہنا
دو عالم بن گیا پَرتَو[5] گل و گلزار کیا کہنا
میرے اللہ میاں تم ہو میرے اللہ میاں تم ہو

1 فرمانروا 2 کثرت میں 3 وحدت میں 4 مرکز 5 زیراثر (تجلی ریز)

تمہارے نور سے پُر نور ہیں ذراتِ دو عالم
تجلیاتِ کوہِ طور ہیں ذراتِ دو عالم
تمہارے حُسن سے معمور ہیں ذراتِ دو عالم
تمہارے جلوؤں میں مستور[1] ہیں ذراتِ دو عالم
میرے اللہ میاں تم ہو میرے اللہ میاں تم ہو

تمہاری شانِ ستاری عیوبِ خلق کو ڈھانکی
تمہاری شانِ غفاری ہر ایک کے جُرم کو بخشی
تمہاری شانِ فضل ہر ایک پر فضل و کرم کردی
تمہاری شانِ رحمانی کی ہے سب رحم فرمائی
میرے اللہ میاں تم ہو میرے اللہ میاں تم ہو

تمہاری شان ہے سب سے نرالی کیا بتاؤں میں
تمہاری آن ہے سب سے انوکھی کیا بتاؤں میں
تمہاری ذات ہے ہر اک میں ساری کیا بتاؤں میں
تمہارا حسن ہے اک پاک ہستی کیا بتاؤں میں
میرے اللہ میاں تم ہو میرے اللہ میاں تم ہو

[1] چھپے

جمالِ خالق یکتا تمہاری پیاری صورت ہے
بِنائے دو جہاں تخلیقِ عالَم شانِ قدرت ہے
نبی خود مرجعِ فیضِ عوالم ذاتِ وحدت ہے
شفاعت کی تمہاری عاصی خالدؔ کو ضرورت ہے
میرے اللہ میاں تم ہو میرے اللہ میاں تم ہو

رباعی

جام پی ایسا کہ پستی نہ رہے مست ہو ایسا کہ مستی نہ رہے
نیست ہو ایسا کہ نابود نہ ہو ہست ہو ایسا کہ ہستی نہ رہے

یا غوث بہت عاجز و بیمار ہوں میں رنجوں میں بلاؤں میں گرفتار ہوں میں
کچھ فضل و کرم یا شہ جیلاں کیجئے تم قادر و مختار ہیں نا چار ہوں میں

38

خمسہ

بس ازل ہی سے بھرا ہے سر میں سودا آپ کا
دل میں الفت آپکی ہے جانگزیں بتلاؤں کیا
جان و دل کیا میں ہوں سرتاپا فدائی آپ کا
زہد و تقویٰ دین و ایمان آپ پر سے ہیں فدا
آپ پر سے میں ہی کیا سارا جہاں قربان ہے

چشمِ میگوں کا ہے مست، مستِ صحبائی نہ ہو
آپ کا دیوانہ بن کے پھر تماشائی نہ ہو
خُم پہ خُم پینے پہ بھی مستی کبھی چھائی نہیں
جامِ وحدت پی کہ جس کو لغزشِ پائی نہ ہو
ایسے متوالے کی سچ پوچھو نرالی شان ہے

رنگ غم سے کیوں موثر ہوگا دل میرا بتا
درد سے دکھ سے ہو کیوں یہ قلب اب مضطر میرا
یہ پریشانی مصیبت سے مرا ہوتا ہے کیا
بے سروسامانی میرا کیا بگاڑے گی بھلا
آپ جب سے مل گئے ہیں عیش کا سامان ہے

جو نہ ہونا تھا ہوا جو کچھ نہ ملنا تھا ملا
آپ کی قدرت کو میں اچھی طرح ہوں جانتا
جاہلِ مطلق جو تھا علمِ حقیقی پالیا
خادمِ ادنیٰ کو اپنے آپ نے سب کچھ دیا
آپ کے نعلین ہی کا صدقہ و فیضان ہے
چشمِ حق بیں کھول کر تو دیدِ حق میں جا کے دیکھ
حق کو پانا ہے حقیقت میں تو حق میں آ کے دیکھ
پردۂ غفلت کو تو آنکھوں سے اب سرکا کے دیکھ
بندہ تو بندہ ہے خالدؔ رب کو رب سے پا کے دیکھ
بس یہ ہے علمِ تصوف بس یہی عرفان ہے

رباعی

دھرتا کوئی حرف نکو کاروں پر　　پھٹکار ہے سبکی تو خطاواروں پر
بخشو جو نہ تم رحمتِ عالم ہو کر　　پھر کون کرے رحم گنہگاروں پر

(39)

مسدس

ابر کے مانند آنکھیں زار زار　　مثلِ لالہ کے جگر بھی داغدار
دل ہے بے قابو تو جی ہے بے اختیار　　چاک ہے اب دامنِ صبر و قرا

کس طرح اپنی نبھاوں یا نبیؐ
کس سے میں امداد چاہوں یا نبیؐ

دن گزرتا ہے پریشانی میں اب　　شب بسر ہوتی ہے حیرانی میں اب
کیا کہوں نا گفتہ بہ حالت میری　　گھٹ رہی ہے عزت و حُرمت میری

کس طرح اپنی نبھاوں یا نبیؐ
کس سے میں امداد چاہوں یا نبیؐ

یارسول اللہ اُنظُر حَالَنَا　　یاحبیب اللہ اِسمَع قَالَنَا
اِنَّنِیْ فِیْ بِحرِ غَمٍّ مُغرَقٍ　　خُذْ یَدِیْ سَهِّلْ لَنَا اَشکَالَنَا

کس طرح اپنی نبھاوں یا نبیؐ
کس سے میں امداد چاہوں یا نبیؐ

خیالستان خالدؒ

مجموعہ کلامِ فارسی

(1)

بدیدہ روئے انور بیقرارم یا رسول اللہ
بکُن غرقِ جمالش دلفگارم یا رسول اللہ
مکینِ گنجِ مخفی بود ایں سرے کہ من دانم
چرا پردہ کنی من راز دارم یا رسول اللہ
نمی دانم کسے جز تو دارین کون و مکاں واللہ
ترایا بم ز جملہ اُستگارم یا رسول اللہ
مرا کئے فکر دامنگیر گشتہ من ترا دارم
امورِ خود ترا ہر دم سپارم یا رسول اللہ
شدم چوں گردِ راہِ خاکِ پایش فخری کردم
ہمیں نازم بریں نسبت کہ دارم یا رسول اللہ
نمی دارد کسے خالدؔ بجز تو رحمتِ عالم
نگاہِ رحمت کن بر حالِ زارم یا رسول اللہ

(2)

دو عالم زیرِ قدمت تو قیامِ لا مکاں داری
تصرف بر جمیعِ کائینات و انس و جاں داری

تو ز ان روحِ روانِ احدیت آئی بہ ایں عالم
عدیم المثل با شی باوجودِ جسم و جاں داری

کند ہر کس مقید دام گیسوئے تو ہر لحظہ
مکن آزاد مارا در کمندے ہم چناں داری

مرا کن مست تا یا بم نجاتِ دیں و دنیا را
کہ در ہر گوشۂ چشم تو اک مستی نہاں داری

شود در جسم جاں لرزاں بود بر ہر نفسی رقصاں
کہ در یک یک اشارہ تو تماشائے جہاں داری

بود ہر فانی و باقی ز تیغِ ناز تو بسمل
کہ در دستِ تصرف قدرتِ ہر کُن فکاں داری

کہ اندر قبضہ تو بود ہر آن مقصدِ خالدؔ
بکن مقصد برآری تو کہ قدرت بیکراں داری

3

چوں نظر بہ بدرالدجیٰ کردم ایں چشم پشیماں می بینم
چوں بار بدیدم شمس الضحیٰ ایں دیدار حیراں می بینم

اندازِ تو از چشم پُرسی آں نازِ تو داند ایں دلِ من
اے نازِ بتانِ عشوہ گری ہر نازِ تو عریاں می بینم

چوں قلبِ کرا تسخیر کنی یا ساکنِ قلبِ کسے باشی
ہمہ ناز و ادائے تو من ہر دم درآں بندۂ جاناں می بینم

از جامِ سرورِ تو دلشادم و ز کیفِ مئے بیخود گشتم
چوں بگذرم از احساسِ جہاں ہستی را نمایاں می بینم

من شکر کنم من فخر کنم ہر لحظہ بریں احسان و عطا
کہ دردِ دل و چشم جانِ من آں روئے تو تاباں می بینم

از فضلِ تو یا رب العزت آلان کما کانم باقی
دارین بدستِ خود دارم کونین بہ داماں می بینم

ہر آن چو کردی فضل و کرم بر حالِ غلامانِ اقدس
مسرور شدہ ہر خادم را وابستۂ دامان می بینم

از فضلِ خدائے عزوجل در آئینۂ دل ہر لحظہ
من عکسِ رُخِ زیبائے ترا اے شاہِ شہیداں می بینم

آں چہرۂ پیر مغانِ من در صورتِ خالؔد پیدا شد
از روئے وجودیؒ من ہر دم آں شمس درخشان می بینم

4

خیالِ کس نہ درد دل بود شب جائیکہ من بودم
مرا آں یار حاصل بود شب جائیکہ من بودم
رسیدم چوں بہ آں مجلس محو کردد ہراک مشکل
شود آسان چو مشکل بود شب جائیکہ من بودم
چوں بینم آں کہ بر حالِ رقیباں می کند لطفے
سراپا درد ایں دل بود شب جائیکہ من بودم
نمی بینم کسے در ہوش از آں اثرِ جانانا
عجب اندازِ محفل بود شب جائیکہ من بودم
نہ کردی رحم بر ایں حالِ زارم من فنا گشتہ
بدامن خوں شدہ دل بود شب جائیکہ من بودم
بوقتِ قتل دیدہ حالِ زارم چشمِ پُر نم شد
بگفتہ ایں چہ بسمل بود شب جائیکہ من بودم
قدیم ولم یزل دیدم بشکلِ احمدِ مرسل
کہ در دل عرش منزل بود شب جائیکہ من بودم
ہراک در ذاتِ اقدس گم شدہ ساکت شرد ماند
محمدؐ جانِ محفل بود شبِ جائیکہ من بودم
چوں بینم فضلِ بے پایانِ اُو بر خالدؔ عاصی
کہ دریا عینِ ساحل بود شب جائیکہ من بودم

5

بقا یابی فدا کن زندگئی مستعار اینجا
اجل اینجا حیات اینجا ممات اینجا قرار اینجا

سگِ در چوں شوم حاصل شود صد افتخار اینجا
بیابم من نجاتِ دائمی عز و وقار اینجا

منم در داغہائے سینہ دیدم روئے جاناں را
گل اینجا حُور اینجا تُو اینجا صد بہار اینجا

خوشا قسمت کہ مستم از نگاہِ ساقئی کوثر
بغیرِ منتِ جام و سبو یابم شمار اینجا

چوں بینم آستانِ پاکِ تو جانم کنم قرباں
قیام اینجا قعود اینجا سُجود اینجا مزار اینجا

سرم در پائے اقدس کئے نہادم جائے بے ادبیست
غبارِ راہ بنگر مرکزِ دارالقرار اینجا

چوں دیدم نقشِ پائے احمدِ مرسل کنم سجدہ
سجودِ ہر مَلک اینجا سرِ ذی اقتدار اینجا

شدم چوں خاکِ پائے ذاتِ اقدس فخر می کردم
سُکونِ قلب اینجا اطمینان اینجا قرار اینجا

اگرچہ دور ہستم یاد کردم قدح می نوشم
چوں دیدم دردلم یا بم قیامِ یارِ غار اینجا

نگاہِ تو بود چارہ گرِ ہر زخمِ پنہاں
شود کوئے تو بس دارالشفاء دل را قرار اینجا

کجا آں پائے ناز ایں سرکجا مانع ادب سجدہ
تو خاکِ رہ گزر شو عیشِ جنت بر قرار اینجا

منم از دستِ ساقی جام نوشم خالدؔ مستم
شعور اینجا سرور اینجا قرار اینجا خمار اینجا

6

بدیدم چوں منم آں چشمِ مستِ یار می رقصم
ندارم ہوش کس اندر جہاں سرشار می رقصم

جمالِ خود جمالِ یار دیده بیخودم مستم
نمی یابم کسے جز یار من ہر بار می رقصم

منم حق دانم و حق دیدم و حق یافتم آخر
انا الحق بگفتم بر سرِ دار می رقصم

چوں گذرم از تیز رو جہاں می یافتم اُو را
نمی بینم بجز آں یار پیشِ یار می رقصم

مرا آں ساغرِ وحدت بتِ کافر عطا کردی
کہ اندر زینتِ ایں جُبہ و دستار می رقصم

منم خُمہائے میخانہ بہ نوشم با خبر ہستم
چوں ساقی پیشِ من باشد من ہشیار می رقصم

تُرا دیدم نمی بینم کسے جز تو دریں عالم
سراپا دید باشم ھم دمِ دیدار می رقصم

لطافت در ظہورِ ہر کثافت می شود پیدا
منم آں قطرۂ نسیاں کہ در دُردار می رقصم

نماند عقل و ہوشِ من چوں اک جرعہ کہ می نوشم
مرا مدہوش کردی من قلندر دار می رقصم

منم بر ہر مقام آں یار دیدہ بگذرو رفتم
منم در باغِ امکاں بر گُل بر خار می رقصم

منم در عشقِ اُو خالدؔ ز احساسات می گذرم
ہمہ آں یارِ من باشد بہ یارِ غار می رقصم

(7)

کہ اندر چشمِ حق بیں عالمِ اظہار کئے ماند
شود چوں یارہم پیدا بگو اغیار کئے ماند
نظر کن بر قدیم و بگذرد باد حوادث را
کہ در دستِ گرفتِ تو صبا بسیار کئے ماند
منم اندر لباسِ دیگراں آں یار می بینم
چوں اندر خود بدیدم یار غیر یار کئے ماند
نسیمِ صبحدم آمد کہ ہر گل تازہ می گردد
زَلالِ شبنم شب بیں بہ نوک خار کئے ماند
انا لحق گفت بر دار آمدہ غافل نہ شد از حق
بگو یارانِ ظاہر بیں کہ رسن و دار کے ماند
منم از ہر مقامِ دید می گذرم بحمداللہ
کہ اکنون یار باشم حسرتِ دیدار کے ماند
نظر از دیدنِ ہر رنگ و بو چوں بگذرد خالدؔ
در آں چشمِ حقیقت ایں گل وگلزار کے ماند

(8)

صلِ علیٰ محمدؐ ذیشان برآمده یعنی خدا بصورتِ جاناں برآمده
در گنجِ عشق حُسنِ خراماں برآمده ائے حَبَّذا کہ آں شہ خوباں برآمده
نُورے کہ بود شمع تجلی بہ کوہِ طُور در چشمِ شاہِ ختمِ رسولاں برآمده
رونق فزائے عرشِ بود کفشِ پائے تو او در ردائے زینتِ اکواں برآمده
چوں گفت کُن بغرض نمایش بہ کائینات کونین از دو چشم تو لرزاں برآمده
بنگر کہ اوست جملہ سراپائے دہ جہاں ذاتِ خدا بصورتِ انساں برآمده
بہرِ فنائے ظلمتِ عالم بہ یک نگاہ نوری بشکلِ شمع شبستاں برآمده
نورے کہ بود باعثِ تخلیقِ دو جہاں از گنجِ عشق حُسن خراماں برآمده
بہرِ نجاتِ امتِ عاصی بروزِ حشر اے مرحبا کہ شافعؑ عصیاں برآمده
نورِ احد چوں کرد تجلی ز لامکاں احمد شدہ بعالمِ امکاں برآمده
چوں کرد عزم جلوہ گری ذاتِ منفرد در کثرتِ جہاں بہ بیں خود آن برآمده
در قصرِ کعبہ کرد ظہور شاہِ بو تراب از بابِ کعبہ کعبۂ ایمان برآمده
بہرِ بقائے مذہبِ اسلام دینِ حق در کربلا کہ شاہِ شہیداں برآمده
در دستِ قدرتِ دو جہاں دستِ ما بگیر دستِ تو دستگیرِ غریباں برآمده
آں نورِ احمدی متجلیٰ ز روئے شمسؒ در صورتِ وجودیؒ درخشاں بر آمده

صد شکر حق تعالیٰ کہ خالدؔ غلام تو
در حشر زیرِ سائیہ داماں برآمده

⑨

منم ہر لحظہ از ذاتے چو بستم وجودیؒ یم گہ من شمس ہستم
حدیثِ دیگراں جز تو نہ گویم ترا دیدم ترا یابم و مستم
خیالِ تو مرا کرد غرقِ ہستی ز احساسِ جہاں آزاد گشتم
مددگارے نہ دارم جز کسے تو کرم کن من را دیدم ومستم
نہ دارم در جہاں جز تو حبیبیؐ رحم کن من پرستارِ تو ہستم
چو خالدؔ من سگِ دربار شمسمؒ
ہمہ قدرت بدارم من بدستم

10

مردنم بہتر بجز مردن چو اکنون کار نیست
چیست لطفِ زندگانی گر بہ پہلو یار نیست

رفتم از خود احتیاجِ سبحہ و زنار نیست
رستم از قیدِ تعلق ایں و آں درکار نیست

اے خوشا قسمت کہ مقبولِ جفائیش گر شود
راضیم از سر فدا کردم مرا انکار نیست

ما طلبگارِ رضائے آں حبیبِ مُطلقم
از سُرورِ وصل و از اندوہِ ہجراں کار نیست

تو چہ دانی حالِ ما از ما مپرس ناداں طبیب
ما بدل دردے کہ دارم لایقِ اظہار نیست

یک نظر بر من فگن تا مشکلے آساں شود
گو بمن دشوار ہست آ ما بتو دشوار نیست

اے وجودیؒ حسبِ قولِ خسروِؒ عالی مقام
کافرِ عِشقم مسلمانی مرا درکار نیست